بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جنایات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ط اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالعَبْدِ وَ الْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ط فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَاءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ ط ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِنْ رَبِّکُمْ وَ رَحْمَۃٌ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ o وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُوْلِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ o(پ۲ع۶)اللہ

ترجمہ: اے ایمان والو! قصاص یعنی جو ناحق قتل کئے گئے ان کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا۔آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہو تو بھلائی سے تقاضہ کرے اور اچھی طرح سے اس کو ادا کر دے۔یہ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے لیے آسانی ہے اور تم پر مہربانی ہے، اب اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے اور تمہارے لیے خون کا بدلہ لینے میں زندگی ہے۔اے عقل والو تاکہ تم بچو۔

اور فرماتا ہے۔

وَکَتَبْنَا عَلَیْھِمْ فِیْھَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِہٖ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ ط وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُوْلٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ

ترجمہ: اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔پھر جو معاف کر دے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو اللہ کے نازل کیئے پر حکم نہ کرے وہ ہی لوگ ظالم ہیں۔

حدیث: امام بخاری اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا **کتب علیکم القصاص فی القتلی**(الایہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں،عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کرے اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ بھلائی سے طلب کرے اور قاتل اچھی طرح ادا کرے۔

اور فرماتا ہے: مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ج کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا(پ۶ع۸)

اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو زندہ رکھا تو گویا اس نے سب انسانوں کو زندہ رکھا۔ اور فرماتا ہے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ج وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاءً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ط فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ط وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ج فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (پ۵ ع۹)

ترجمہ: اور مسلمان کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر غلطی کے طور پر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک غلام مسلم کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو دیا جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ پھر وہ اگر اس قوم سے ہے جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مسلمان ہے۔ تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کیا جائے اور ایک مسلمان مملوک کو آزاد کیا جائے۔ پھر جو نہ پائے وہ لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اللہ سے اس کی توبہ ہے اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ اس میں مدتوں رہے اور اللہ نے اس پر غضب فرمایا اور اس پر لعنت کی اور اس پر بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حدیث ۱: امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان مرد کا جو لا الہ الا اللہ کی گواہی اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے۔ خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہے۔ (۱) نفس کے بدلے میں نفس، (۲) ثیب زانی اور (۳) اپنے مذہب سے نکل کر جماعت اہل اسلام کو چھوڑ دے (مرتد ہو جائے یا باغی ہو جائے)۔

حدیث ۲: امام بخاری اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے دین کی سبب کشادگی میں رہتا ہے جب تک کوئی حرام خون نہ کرلے۔

حدیث ۳: صحیحین میں عبداللہ بن مسعور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون ناحق کے بارے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔

حدیث ۴: امام بخاری اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس

نے کسی معاہد (ذمی) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پہنچتی ہے۔

حدیث ۵،۶: امام ترمذی اور نسائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک دنیا کا زوال اللہ پر آسان ہے۔ایک مردمسلم کے قتل سے "۔

حدیث ۷،۸: امام ترمذی ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اگر آسمان وزمین والے ایک مردمومن کے خون میں شریک ہوجائیں تو سب کو اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھا کر کے ڈال دے گا۔

حدیث ۹: امام مالک نے سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ یا سات نفر کو ایک شخص کو دھوکا دے کر قتل کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا اور فرمایا کہ اگر صنعا کے سب لوگ اس خون میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسی کے مثل ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

حدیث ۱۰: دارقطنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک مرد دوسرے کو پکڑ لے اور کوئی اور آکر قتل کر دے تو قاتل قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔

حدیث ۱۱: امام ترمذی اور امام شافعی حضرت ابی شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اے قبیلۂ خزاعہ ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا اب میں اس کی دیت خود دیتا ہوں،اس کے بعد جو کوئی کسی کو قتل کرے تو مقتول کے گھر والے دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کریں اگر پسند کریں تو قتل کریں اور اگر وہ چاہیں تو خوں بہا لیں۔

حدیث ۱۲: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضرت ربیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھیں ایک انصاریہ عورت کے دانت توڑ دیئے تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔حضور نے قصاص کا حکم فرمایا۔حضرت انس کے چچا انس بن النضر نے عرض کی یارسول اللہ،قسم اللہ کی ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کا حکم قصاص کا ہے،اس کے بعد وہ لوگ راضی ہوگئے اور انہوں نے دیت قبول کر لی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

حدیث ۱۳: امام بخاری اپنی صحیح میں ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا،کیا

تمہارے پاس کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جو قرآن میں نہیں، تو انہوں نے فرمایا "قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا، ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن میں ہے مگر اللہ نے جو قرآن کی سمجھ کسی کو دے دی اور ہمارے پاس وہی ہے جو اس صحیفہ میں ہے "۔ میں نے کہا، اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو فرمایا، دیت اور اس کے احکام اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کوئی مسلم کسی کافر (حربی) کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

حدیث ۱۴: ابوداؤد و نسائی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور ان کے ادنی کے ذمہ کو پورا کیا جائے گا اور جو دور والوں نے غنیمت حاصل کی ہو وہ سب لشکریوں کو ملے گی اور وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک ہیں۔ خبردار کوئی مسلمان کسی کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی، جب تک وہ ذمہ میں باقی ہے۔

حدیث ۱۵: ترمذی اور دارمی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حدیں مسجد میں قائم نہ کی جائیں اور اگر باپ نے اپنی اولاد کو قتل کیا ہو تو باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

حدیث ۱۶: ترمذی سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور باپ کے قصاص میں بیٹے کو قتل کرتے اور بیٹے کے قصاص میں باپ کو قتل نہ کرتے یعنی اگر باپ نے قتل کیا تو بیٹے سے قصاص لیتے اور باپ نے بیٹے کو قتل کیا ہو تو باپ سے قصاص نہ لیتے۔

حدیث ۱۷: ابوداؤد و نسائی ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے دریافت کیا، یہ کون ہے؟ میرے والد نے کہا، یہ میرا لڑکا ہے آپ اس کے گواہ رہیں۔ حضور نے فرمایا، خبردار نہ یہ تمہارے اوپر جنایت کر سکتا ہے اور نہ تم اس پر جنایت کر سکتے ہو (بلکہ جو جنایت کرے گا وہی ماخوذ ہوگا)۔

حدیث ۱۸: امام ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی ابوامامہ بن سہیل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا جب باغیوں نے محاصرہ کیا تو کھڑکی سے جھانک کر فرمایا کہ میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مرد مسلم کا خون حلال نہیں ہے۔ مگر تین وجہوں سے احصان کے بعد زنا سے یا اسلام کے بعد کفر سے یا کسی نفس کو بغیر کسی نفس کے قتل کر دینے سے انہیں وجوہ سے قتل کیا جائے گا۔ قسم خدا کی نہ میں نے زمانۂ کفر میں زنا کیا اور نہ زمانۂ اسلام میں اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی مرتد نہیں ہوا اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا، قتل نہیں کیا پھر تم مجھے کیوں قتل

کرتے ہو۔

حدیث ۱۹: ابوداوٗدحضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن تیز رو اور صالح رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرلے اور جب حرام خون کرلیتا ہے تو اب وہ تھک جاتا ہے۔

حدیث ۲۰: ابوداوٗدانہیں سے اور نسائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امید ہے کہ گناہ کو اللہ بخش دے مگر اس شخص کو نہ بخشے گا جو مشرک ہی مرجائے یا جس نے کسی مرد مومن کو قصداً ناحق قتل کیا (اس کی تاویل آگے آئے گی)۔

حدیث ۲۱: امام ترمذی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ناحق جان بوجھ کر قتل کیا وہ اولیائے مقتول کو دے دیا جائے گا۔ پس وہ اگر چاہیں قتل کریں اور اگر چاہیں دیت لیں۔

حدیث ۲۲: دارمی نے ابن شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو اس بات کے ساتھ مبتلا ہو کہ اس کے یہاں کوئی قتل ہوگیا یا زخمی ہوگیا تو تین چیزوں میں سے ایک اختیار کرے۔ اگر چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑلو (یعنی روک دو) یہ اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کرے یا دیت لے پھر ان تینوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

حدیث ۲۳: ابوداوٗد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کو معاف نہیں کروں گا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا۔

حدیث ۲۴: امام ترمذی و ابن ماجہ نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے پھر وہ اس کا صدقہ کردے (معاف کردے) تو اللہ اس کا ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔

حدیث ۲۵: امام بخاری اپنی صحیح میں عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کون سا گناہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کا کوئی شریک بتائے، حالاں کہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔ عرض کی پھر کون سا گناہ؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی۔ کہا۔ پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا، پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پس اللہ نے اس کی تصدیق فرمائی: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُضٰعَفْ لَهُ

اَلْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا o اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُوْلٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط و کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاo(پ۱۹،ع۴)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ناحق قتل نہیں کرتے، اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا، اس کے لیے چند در چند عذاب کیا جائے گا۔اور وہ اس میں مدتوں ذلت کے ساتھ رہے گا، مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے۔ اللہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ مغفرت والا رحم والا ہے۔

حدیث ۲۶: امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ان نقبا سے ہوں جنہوں نے (لیلۃ العقبہ) میں رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور زنا نہ کریں گے اور خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم کو جنت دی جائے گی اور اگر ان میں سے کوئی کام ہم نے کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔

حدیث ۲۷: امام بخاری اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ مبغوض تین شخص ہیں۔(۱) حرم میں الحاد کرنے والا اور (۲) اسلام میں طریقہء جہالت کا طلب کرنے والا اور (۳) کسی مسلمان شخص کا ناحق خون طلب کرنے والا تاکہ اسے بہائے۔

حدیث ۲۸: امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قصاص میں قتل تلوار ہی سے ہوگا۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ ۱: قتل ناحق کی پانچ صورتیں ہیں۔(۱) قتل عمد (۲) قتل شبہ عمد (۳) قتل خطا (۴) قائم مقام خطا (۵) قتل بالسبب۔ قتل عمد یہ ہے کہ کسی دھاردار آلے سے قصداً قتل کرے۔ آگ سے جلا دینا بھی قتل عمد ہی ہے۔ دھاردار آلہ مثلاً تلوار، چھری یا لکڑی اور بانس کی کھپچی میں دھار نکال کر قتل کیا یا دھاردار پتھر سے قتل کیا، لوہا، تانبا اور پیتل وغیرہ کی کسی چیز سے قتل کرے گا، اگر اس سے جرح یعنی زخم ہوا تو قتل عمد ہے، مثلاً چھری، خنجر، تیر، نیزہ، بلم وغیرہ کہ یہ سب آلہ جارحہ ہیں۔ گولی اور چھرے سے قتل ہوا، یہ بھی اسی میں داخل ہے۔ (ہدایہ جلد۴، ص ۵۵۹، درمختار و شامی ص ۴۶۶ جلد۵، بحرالرائق ص ۲۸۷، جلد۸، تبیین الحقائق ص ۹۷، ج۶، طحطاوی ص ۲۵۷ جلد۴)

مسئلہ ۲: قتل عمد کا حکم یہ ہے کہ ایسا شخص نہایت سخت گنہ گار ہے (درمختار و شامی ج ۵، ص ۴۶۷، تبیین ص ۹۸ جلد ۶، بحر

الرائق ص ۲۸۸، جلد ۸، طحطاوی ص ۲۵۸ جلد ۴، دررغرر ص ۸۹ جلد ۲، عالمگیری ص ۲ جلد ۶۔) کفر کے بعد تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ قتل ہے۔قرآن مجید میں فرمایا۔ مَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیۡهَا(پ ۵ ع ۹) جوکسی مومن کوقصداً قتل کرے اس کی سزا جہنم میں رہنا ہے ایسے شخص کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں اس کے متعلق صحابہ کرام میں اختلاف ہے جیسا کہ کتب حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔صحیح یہ ہے کہ اس کی توبہ بھی قبول ہوسکتی ہےاور صحیح یہ ہے کہ ایسے قاتل کی بھی مغفرت ہوسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے۔اگر وہ چاہے تو بخش دے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِهٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ (پ ۵ ع ۴) شرک یعنی کفر کو تو نہیں بخشے گا۔اس سے نیچے جتنے گناہ ہیں جس کے لیے چاہے گا مغفرت فرمادے گا اور پہلی آیت کا یہ مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ مومن کو جو بحیثیت مومن قتل کرے گا یا اس کے قتل کو حلال سمجھے گا وہ بے شک ہمیشہ جہنم میں رہے گا یا خلود سے مراد بہت دنوں تک رہنا ہے۔

مسئلہ ۳: قتل عمد کی سزا دنیا میں فقط قصاص ہے یعنی یہی متعین ہے۔ہاں اگر اولیائے مقتول معاف کردیں یا قاتل سے مال لے کر مصالحت کرلیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے مگر بغیر مرضی قاتل اگر مال لینا چاہیں تو نہیں ہوسکتا۔یعنی قاتل اگر قصاص کو کہے تو اولیائے مقتول اس سے مال نہیں لے سکتے۔مال پر مصالحت کی صورت میں دیت کے برابر یا کم یا زیادہ تینوں ہی صورتیں جائز ہیں۔یعنی مال لینے کی صورت میں یہ ضروری نہیں کہ دیت سے زیادہ نہ ہو اور جس مال پر صلح ہوئی وہ دیت کی قسم سے ہو یا دوسری جنس سے ہو دونوں صورتوں میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔(عالمگیری ص ۳ جلد ۶، طحطاوی ص ۲۵۸ جلد ۴، تبیین ص ۹۸ جلد ۶، بحر الرائق ص ۲۹۰ جلد ۸، درمختار و شامی ص ۴۶۷ ج ۵)

مسئلہ ۴: قتل عمد میں قاتل کے ذمے کفارہ واجب نہیں۔(طحطاوی ص ۲۵۸ ج ۴، بحر الرائق ص ۲۹۱ ج ۸، تبیین ص ۹۹ ج ۶، درمختار و شامی ص ۴۶۷ ج ۵، دررغرر ص ۸۹ ج ۲، عامہ متون)

مسئلہ ۵: اگر اولیاء میں سے کسی ایک نے معاف کردیا تو بھی باقی کے حق میں قصاص ساقط ہوجائے گا لیکن دیت واجب ہوجائے گی۔(تبیین الحقائق ص ۹۹، ج ۶)

مسئلہ ۶: اولیائے مقتول نے اگر نصف قصاص معاف کردیا تو کل ہی معاف ہوگیا، یعنی اس میں تجزی نہیں ہوسکتی، اب اگر یہ چاہیں کہ باقی نصف کے مقابل میں مال لیں، یہ نہیں ہوسکتا (شلبی برتبیین ص ۹۹، ج ۶)

مسئلہ ۷: قتل کی دوسری قسم شبہ عمد ہے۔وہ یہ کہ قصداً قتل کرے مگر اسلحہ سے یا جو چیزیں اسلحہ کے قائم مقام ہوں ان سے قتل نہ کرے مثلاً کسی کو لاٹھی یا پتھر سے مار ڈالا یہ شبہ عمد ہے اس صورت میں بھی قاتل گنہ گار ہے اور اس پر کفارہ

واجب ہے اور قاتل کے عصبہ پر دیت مغلظہ واجب جو تین سال میں ادا کریں گے۔ دیت کی مقدار کیا ہوگی اس کو آئندہ ان شاءاللہ بیان کیا جائے گا۔(طحطاوی ص ۲۵۸ جلد ۵، بحرالرائق ص ۲۹۱ ج ۸، تبیین ص ۱۰۰ ج ۶، درمختار وشامی ص ۴۶۸ ج ۵، درغرر ص ۹۰ ج ۲)

مسئلہ۸: شبہ عمد مار ڈالنے ہی کی صورت میں ہے۔ اور اگر وہ جان سے نہیں مارا گیا بلکہ اس کا کوئی عضو تلف ہوگیا مثلاً لاٹھی سے مارا اور اس کا ہاتھ یا انگلی ٹوٹ کر علیحدہ ہوگئی تو اس کو شبہ عمد نہیں کہیں گے بلکہ یہ عمد ہے اور اس صورت میں قصاص ہے۔ (درغرر ص ۹۰ ج ۲، بحرالرائق ص ۲۸۷ ج ۸۷، درمختار وشامی ص ۴۶۸ ج ۵، طحطاوی ص ۲۵۹ ج ۴، عالمگیری ص ۳ ج ۶)

مسئلہ۹: تیسری قسم قتل خطا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے گمان میں غلطی ہوئی، مثلاً اس کو شکار سمجھ کر قتل کیا اور یہ شکار نہ تھا بلکہ انسان تھا یا حربی یا مرتد سمجھ کر قتل کیا حالاں کہ وہ مسلم تھا دوسری صورت یہ ہے کہ اس کے فعل میں غلطی ہوئی مثلاً شکار پر یا چاند ماری پر گولی چلائی اور لگ گئی آدمی کو کہ یہاں انسان کو شکار نہیں سمجھا بلکہ شکار ہی کو شکار سمجھا اور شکار ہی پر گولی چلائی مگر ہاتھ بہک گیا۔ گولی شکار کو نہیں لگی بلکہ آدمی کو لگی۔ اسی کی یہ دو صورتیں بھی ہیں۔ نشانہ پر گولی لگ کر لوٹ آئی اور کسی آدمی کو لگی یا نشانہ سے پار ہو کر کسی آدمی کو لگی یا ایک شخص کو مارنا چاہتا تھا دوسرے کو لگی یا ایک شخص کے ہاتھ میں مارنا چاہتا تھا دوسرے کی گردن میں لگی یا ایک شخص کو مارنا چاہتا تھا مگر گولی دیوار پر لگی پھر ٹپا کھا کر لوٹی اور اس شخص کو لگی یا اس کے ہاتھ سے لکڑی یا اینٹ چھوٹ کر کسی آدمی پر گری اور وہ مر گیا یہ سب صورتیں قتل خطا کی ہیں (درمختار وشامی ص ۴۶۹ جلد ۵، طحطاوی ص ۲۵۹ جلد ۴، تبیین ص ۱۰۱ جلد ۶، بحر الرائق ص ۲۹۲ جلد ۸)

مسئلہ۱۰: قتل خطا کا حکم یہ ہے کہ قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہے جو تین سال میں ادا کی جائے۔ قتل خطا کی دو صورتیں ہیں اور ان میں اس کے ذمے قتل کا گناہ نہیں۔ یہ تو ضرور گناہ ہے کہ اس نے آلے کے استعمال میں بے احتیاطی برتی، شریعت کا حکم ہے کہ ایسے موقعوں پر احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ (درغرر ص ۹۰ ج ۲، طحطاوی ص ۲۶۰ ج ۴، بحرالرائق ص ۲۹۲ ج ۸، تبیین ص ۱۰۱ ج ۶، درمختار وشامی ص ۴۶۹ ج ۵)

مسئلہ۱۱: مقتول کے جسم کے جس حصے پر وار کرنا چاہتا تھا وہاں نہیں لگا۔ دوسری جگہ لگا یہ خطا نہیں ہے بلکہ عمد ہے اور اس میں قصاص واجب ہے (بحرالرائق ص ۲۹۱ ج ۸، تبیین ص ۱۰۱ ج ۶، درمختار ص ۴۶۹ ج ۵، عالمگیری ص ۳ ج ۶ و ہدایہ)

مسئلہ۱۲: قتل کی ان تینوں قسموں میں قاتل میراث سے محروم ہوتا ہے یعنی اگر کسی نے اپنے مورث کوقتل کیا تو اس کا ترکہ اس کو نہیں ملے گا بشرطیکہ جس سے قتل ہوا وہ مکلّف ہو اور اگر مجنوں یا بچہ ہے تو میراث سے محروم نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۳ ج۶، بحرالرائق ص۲۹۳ ج۸، تبیین ص۱۰۲ ج۶، درمختار و شامی ص۴۷۰ ج۵، شلبی بر تبیین ص۹۸ ج۶، طحطاوی صفحہ ۲۶۰ جلد۴)

مسئلہ۱۳: چوتھی قسم قائم مقام خطا جیسے کوئی شخص سوتے میں کسی پر گر پڑا اور یہ مر گیا اسی طرح چھت سے کسی انسان پر گرا اور مر گیا قتل کی اس صورت میں بھی وہی احکام ہیں جو خطا میں ہیں یعنی قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت اور قاتل میراث سے محروم ہوگا اور اس میں بھی قتل کرنے کا گناہ نہیں، مگر یہ گناہ ہے کہ ایسی بے احتیاطی کی جس سے ایک انسان کی جان ضائع کی (عالمگیری ص۳ جلد۶، بحرالرائق ص۲۹۲ ج۸، درمختار و شامی ص۴۶۹ جلد ۵، تبیین ص۱۰۱ جلد۶، درغرر ص۹۱ جلد۲)

مسئلہ۱۴: پانچویں قسم قتل بالسبب، جیسے کسی شخص نے دوسری کی ملک میں کنواں کھدوایا یا پتھر رکھ دیا یا راستہ میں لکڑی رکھ دی اور کوئی شخص کنوئیں میں گر کر یا پتھر وغیرہ یا لکڑی سے ٹھوکر کھا کر مر گیا۔ اس قتل کا سبب وہ شخص ہے جس نے کنواں کھودا تھا اور پتھر رکھ دیا تھا۔ اس صورت میں اس کے عصبہ کے ذمے دیت ہے۔ قاتل پر نہ کفارہ ہے نہ قتل کا گناہ، اس کا گناہ ضرور ہے کہ پرائی ملک میں کنواں کھدوایا یا وہاں پتھر رکھ دیا (درمختار ص۴۶۹ جلد۵، تبیین ص۱۰۲ جلد۶، بحرالرائق ص۲۹۳ ج۸، عالمگیری ص۳ جلد۲)

کہاں قصاص واجب ہوتا ہے کہاں نہیں

مسئلہ۱: قتل عمد میں قصاص واجب ہوتا ہے کہ ایسے کو قتل کیا جس کے خون کی محافظت ہمیشہ کے لئے ہو۔ جیسے مسلم یا ذمی کہ اسلام نے ان کی محافظت کا حکم دیا ہے۔ بشرط یہ کہ قاتل مکلّف ہو، یعنی عاقل بالغ ہو۔ مجنون یا نابالغ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ اگر قتل کے وقت عاقل تھا اور بعد میں مجنون ہوگیا۔ اگر قتل کے لئے ابھی تک حوالے نہیں کیا گیا ہے۔ قصاص ساقط ہو جائے گا اور اگر قصاص کا حکم ہو چکا اور قتل کرنے کے لئے دیا جا چکا ہے اس کے بعد مجنون ہو گیا تو قصاص ساقط نہیں ہوگا اور ان صورتوں میں بجائے قصاص اس پر دیت واجب ہوگی (بحرالرائق ص۲۹۴ ج ۸، شامی ص۴۷۰ ج۵)

مسئلہ۲: جو شخص کبھی مجنون ہو جاتا ہے اور کبھی ہوش میں آ جاتا ہے۔ اس نے اگر حالت افاقہ میں کسی کو قتل کیا ہے تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ ہاں اگر قتل کے بعد اسے جنون مطبق ہو گیا تو قصاص ساقط ہو گیا اور جنون مطبق نہیں

ہے تو قتل کیا جائے گا (بزازیہ برہندیہ ص۳۸۱ ج ٦، درمختار وشامی ص۴۷۰ ج ۵، قاضی خاں برہندیہ ص۳۸۱ ج ۳)

مسئلہ۳: قصاص کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ قاتل ومقتول کے مابین شبہ نہ پایا جاتا ہو۔ مثلاً باپ بیٹا اور آقا وغلام کہ یہاں قصاص نہیں اور اگر مقتول نے قاتل کو کہہ دیا ہے کہ مجھے قتل کرڈال، اس نے قتل کردیا اس میں بھی قصاص واجب نہیں۔ (درمختار وشامی ص۴۷۰ ج ۵)

مسئلہ۴: آزاد کو آزاد کے بدلے میں قتل کیا جائے گا اور غلام کے بدلے میں بھی قتل کیا جائے گا اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور آزاد کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ مرد کو عورت کے بدلے میں اور عورت کو مرد کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ مسلم کو ذمی کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حربی اور مستامن کے بدلے مین نہ مسلم سے قصاص لیا جائے گا نہ ذمی سے............اسی طرح مستامن سے مستامن کے مقابل میں قصاص نہیں۔ ذمی نے ذمی کو قتل کیا، قصاص لیا جائے گا اور قتل کے بعد قاتل مسلمان ہوگیا جب بھی قصاص ہے۔ (شامی ودرمختار ص۴۷۱ ج ۵، بحرالرائق ص۲۹٦ ج ۸، عالمگیری ص۳ ج ٦)

مسئلہ۵: مسلم نے مرتد یا مرتدہ کو قتل کیا اس صورت میں قصاص نہیں۔ دو مسلمان دارالحرب میں امان لے کر گئے اور ایک نے دوسرے کو وہیں قتل کردیا قصاص نہیں (قاضی خاں برعالمگیری ص۴۴۱ ج ۳، بحرالرائق ص۲۹٦ ج ۸، عالمگیری ص۳ ج ٦)

مسئلہ٦: عاقل سے مجنون کے بدلے میں اور بالغ سے نابالغ کے بدلے میں اور انکھیارے سے اندھے کے بدلے میں اور ہاتھ پاؤں والے سے لنجے یا جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں اس کے بدلے میں تندرست سے بیمار کے بدلے میں اور مرد سے عورت کے بدلے میں قصاص لیا جائے گا۔ (درمختار وشامی ص۴۷۲ ج ۵، بحرالرائق ص۲۹٦ ج ۸، عالمگیری ص۳ ج ٦، قاضی خاں برعالمگیری ص۴۳٦ ج ۳)

مسئلہ۷: اصول نے فروع کو قتل کیا مثلاً ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی نے بیٹے یا پوتے یا نواسے کو قتل کیا اس میں قصاص نہیں بلکہ خود اس قاتل سے دیت دلوائی جائے گی بلکہ باپ کے ساتھ اگر بیٹے کے قتل میں کوئی اجنبی بھی شریک تھا تو اس اجنبی سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ اس سے بھی دیت ہی لی جائے گی۔ اس کا قاعدہ کلیئہ یہ ہے کہ دو شخصوں نے مل کر اگر کسی کو قتل کیا اور ان میں سے ایک وہ ہے کہ اگر وہ تنہا کرتا تو قصاص واجب ہوتا اور دوسرا وہ ہے کہ اگر تنہا قتل کرتا تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوتا تو اس پہلے سے بھی قصاص واجب نہیں، مثلاً اجنبی اور باپ دونوں نے

قتل کیا یا ایک نے قصداً قتل کیا اور دوسرے نے خطا کے طور پر۔ایک نے تلوار سے قتل کیا، دوسرے نے لاٹھی سے، ان سب صورتوں میں قصاص نہیں ہے بلکہ دیت واجب ہے۔ (عالمگیری ج ٦ ص ٤، بحرالرائق ج ٨ ص ٢٩٧، قاضی خان برہندیہ ج ٣ص ٤٤١،شامی ج ٥ص ٤٧٢)

مسئلہ٨: مولٰے نے اپنے غلام کو قتل کیا اس میں قصاص نہیں۔اسی طرح اپنے مدبر یا مکاتب یا اپنی اولاد کے غلام کو قتل کیا یا اس غلام کو قتل کیا جس کے کسی حصہ کا قاتل مالک ہے (درمختار ص ٤٧٢ ج ٥، عالمگیری ص ٤ ج ٦، بحرالرائق ص ٢٩٧ ج ٨، تبیین ص ١٠٥ ج ٦)

مسئلہ٩: قتل سے قصاص واجب تھا مگر اس کا وارث ایسا شخص ہوا کہ وہ قصاص نہیں لے سکتا تو قصاص ساقط ہوگیا مثلاً وہ قاتل اس وارث کے اصول میں سے ہے تو اب قصاص نہیں ہوسکتا۔جیسے ایک شخص نے اپنے خسر کو قتل کیا اور اس کی وارث صرف اس کی لڑکی ہے یعنی قاتل کی بیوی۔پھر یہ عورت مرگئی اور اس کا لڑکا وارث ہوا جو اسی شوہر سے ہے تو قصاص کی صورت میں بیٹے کا باپ سے قصاص لینا لازم آتا ہے،لہذا قصاص ساقط (درمختار وشامی ص ٤٧٣ ج ٥، تبیین ص ١٠٦ ج ٦)

مسئلہ١٠: مسلم نے اگر مسلم کو مشرک سمجھ کر قتل کیا،مثلاً جہاد میں ایک مسلم کو کافر سمجھا اور مار ڈالا،اس صورت میں قصاص نہیں بلکہ دیت وکفارہ ہے کہ یہ قتل عمد نہیں بلکہ قتل خطا ہے اور اگر مسلم صف کفار میں تھا اور کسی مسلم نے قتل کر ڈالا تو دیت وکفارہ بھی نہیں (درمختار وشامی ص ٤٧٤ ج ٥)

مسئلہ١١: جن اگر ایسی شکل میں آیا جس کا قتل جائز ہے۔مثلا سانپ کی شکل میں آیا تو اس کے قتل میں کوئی مواخذہ نہیں (درمختار وشامی ص ٤٧٤ ج ٥)

مسئلہ١٢: قصاص میں جس کو قتل کیا جائے تو یہ ضرور ہے کہ تلوار ہی سے قتل کیا جائے اگرچہ قاتل نے اسے تلوار سے قتل نہ کیا ہو بلکہ کسی اور طرح سے مار ڈالا ہو جس سے قصاص واجب ہوتا ہو۔خنجر یا نیزہ سے یا دوسرے اسلحہ سے قتل کرنا بھی تلوار ہی کے حکم میں ہے۔لہذا اگر اسلحہ کے سوا کسی اور طرح سے قصاص یں قتل کیا،مثلا کنوئیں میں گرا کر مار ڈالا یا پتھر وغیرہ سے قتل کیا تو ایسا کرنے سے تعزیر کا مستحق ہے (ہدایہ ص ٥٦٣ ج ٤، درمختار وشامی ص ٤٧٤ ج ٥)

مسئلہ١٣: کسی کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور وہ مرگیا تو قاتل کی گردن تلوار سے اڑادی جائے یہ نہیں کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ دیں۔اسی طرح اگر اس کا سر توڑ ڈالا اور مرگیا تو قاتل کی گردن تلوار سے کاٹ دی جائے گی۔ (عالمگیری ص ٤ ج ٦، درمختار وشامی ص ٤٧٧ ج ٥)

مسئلہ۱۴: بعض اولیائے مقتول نے قصاص لے لیا تو باقی اولیاء اس سے ضمان نہیں لے سکتے (درمختار وشامی ص ۴۷۷ ج ۵)

مسئلہ۱۵: دو شخص ولی مقتول تھے، ان میں سے ایک نے معاف کر دیا اور دوسرے نے قاتل کو قتل کر ڈالا، اگر اسے یہ معلوم تھا کہ بعض اولیاء کے معاف کر دینے سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر نہیں معلوم تھا تو اس سے دیت لی جائے گی۔ (قاضی خاں بر ہندیہ ص ۴۴۱ ج ۳، درمختار وشامی ص ۴۷۷ ج ۵)

مسئلہ۱۶: مقتول کے بعض اولیاء بالغ ہیں اور بعض نابالغ تو قصاص میں یہ انتظار نہیں کیا جائے گا کہ وہ نابالغ بالغ ہو جائیں بلکہ جو ورثا بالغ ہیں وہ ابھی قصاص لے سکتے ہیں (ہدایہ ص ۵۶۵ ج ۴، درمختار وشامی ص ۴۷۶ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۰۰ ج ۸، عالمگیری ص ۸ ج ۶، قاضی خاں بر ہندیہ ص ۴۴۲ ج ۳)

مسئلہ۱۷: قاتل کو کسی اجنبی شخص نے (یعنی اس نے جو مقتول کا ولی نہیں ہے) قتل کر ڈالا، اگر اس نے عمداً قتل کیا ہے تو اس قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ اور خطا کے طور پر قتل کیا ہے تو اس قاتل کے عصبہ سے دیت لی جائے گی، کیوں کہ اس اجنبی کے لئے اس کا قتل حلال نہ تھا، اب اگر مقتول اول کا ولی یہ کہتا ہے کہ میں نے اس اجنبی سے قتل کرنے کو کہا تھا لہٰذا اس سے قصاص نہ لیا جائے تو جب تک گواہ نہ ہوں۔ اس کی بات نہیں مانی جائے گی اور اس اجنبی سے قصاص لیا جائے اور بہرصورت جب کہ قاتل کو اجنبی نے قتل کر ڈالا تو ولی مقتول کا حق ساقط ہو گیا یعنی قصاص تو ہو ہی نہیں سکتا کہ قاتل رہا ہی نہیں اور دیت بھی نہیں لی جا سکتی کہ اس کے لئے رضامندی درکار ہے اور وہ پائی نہیں گئی۔ جس طرح قاتل مر جائے تو ولی مقتول کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں (درمختار وشامی ص ۴۷۶ ج ۵)

مسئلہ۱۸: اولیائے مقتول نے گواہی سے یہ ثابت کیا کہ زید نے اسے زخمی کیا اور قتل کیا ہے اور زید نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ خود مقتول نے یہ کہا ہے کہ زید نے نہ مجھے زخمی کیا نہ قتل کیا تو انھیں گواہوں کو ترجیح دی جائے گی (درمختار وشامی ص ۴۷۷ ج ۵)

مسئلہ۱۹: مجروح نے یہ کہا کہ فلاں نے مجھے زخمی نہیں کیا ہے، یہ کہہ کر مر گیا تو اس کے ورثا اس شخص پر قتل کا دعوی نہیں کر سکتے۔ مجروح نے یہ کہا کہ فلاں شخص نے مجھے قتل کیا۔ یہ کہہ کر مر گیا اب اس کے ورثاء دوسرے شخص پر دعوی کرتے ہیں کہ اس نے قتل کیا ہے۔ یہ دعوی مسموع نہیں ہوگا۔ (درمختار وشامی ص ۴۷۸ ج ۵)

مسئلہ۲۰: جس کو زخمی کیا گیا۔ اس نے مرنے سے پہلے معاف کر دیا یا اس کے اولیاء نے مرنے سے پہلے معاف کر دیا یہ معافی جائز ہے۔ یعنی اب قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (درمختار ص ۴۷۸ ج ۵)

مسئلہ۲۱: کسی کو زہر دے دیا۔ اسے معلوم نہیں اور لاعلمی میں کھا پی گیا تو اس صورت میں نہ قصاص ہے نہ دیت، مگر زہر دینے

والے کو قید کیا جائے گا اور اس پر تعزیر ہوگی اور اگر خود اس نے اس کے منہ میں زہر زبردستی ڈال دیا یا اس کے ہاتھ میں دیا اور پینے پر مجبور کیا تو دیت واجب ہوگی (درمختار وشامی ص ۴۷۸ ج ۵، بزازیہ برہندیہ ص ۳۸۵ ج ۶، بحرالرائق ۲۹۴ ج ۸)

مسئلہ ۲۲: یہ کہا کہ میں نے اپنی بددعا سے فلاں کو ہلاک کردیا یا باطنی تیروں سے ہلاک کیا یا سورہ انفال پڑھ کر ہلاک کیا تو یہ اقرار کرنے والے پر قصاص وغیرہ لازم نہیں۔ اسی طرح اگر وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالی کے اسمائے قہریہ پڑھ کر اس کو ہلاک کردیا، اس کہنے سے بھی کچھ لازم نہیں۔ نظر بد سے ہلاک کرنے کا اقرار کرے اس کے متعلق کچھ منقول نہیں (شامی ص ۴۷۸ ج ۵)

مسئلہ ۲۳: کسی نے اس کا سر توڑ ڈالا اور خود اس نے بھی اپنا سر توڑا اور شیر نے اسے زخمی کیا اور سانپ نے بھی کاٹ کھایا اور یہ مر گیا تو اس شخص پر جس نے سر توڑا ہے تہائی دیت واجب ہوگی (عالمگیری ص ۴ ج ۶)

مسئلہ ۲۴: ایک شخص نے کئی شخصوں کو قتل کیا اور ان تمام مقتولین کے اولیاء نے قصاص کا مطالبہ کیا تو سب کے بدلے میں اس قاتل کو قتل کیا جائے گا اور فقط ایک کے ولی نے مطالبہ کیا اور قتل کردیا گیا تو باقیوں کا حق ساقط ہوجائے گا۔ یعنی اب ان کے مطالبہ پر کوئی مزید کاروائی نہیں ہوسکتی۔ (عالمگیری ص ۴ ج ۶)

مسئلہ ۲۵: ایک شخص کو چند شخصوں نے مل کر قتل کیا تو اس کے بدلے میں یہ سب قتل کئے جائیں گے۔ (عالمگیری ص ۵ ج ۶، بزازیہ برہندیہ ص ۳۸۲ ج ۶، قاضی خاں برہندیہ ص ۴۴۰ ج ۳)

مسئلہ ۲۶: ایک سے زیادہ مرتبہ جس نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا اس کو بطور سیاست قتل کیا جائے اور گرفتاری کے بعد اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس کا وہی حکم ہے جو جادوگر کا ہے (درمختار وشامی ص ۴۸۱ ج، بحرالرائق ص ۲۹۴ ج ۸)

مسئلہ ۲۷: کسی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر شیر یا درندے کے سامنے ڈال دیا اس نے مار ڈالا، ایسے شخص کو سزا دی جائے اور مارا جائے اور قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ وہیں قید خانہ ہی میں مرجائے اسی طرح اگر ایسے مکان میں کسی کو بند کردیا جس میں شیر ہے جس نے مار ڈالا یا اس میں سانپ ہے جس نے کاٹ لیا۔ (درمختار وشامی ص ۴۸۰ ج ۵)

مسئلہ ۲۸: بچہ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ یا برف پر ڈال دیا اور وہ مر گیا تو ان دونوں صورتوں میں دیت ہے اور اگر آگ میں ڈال کر نکال لیا اور تھوڑی سی زندگی باقی ہے مگر کچھ دنوں بعد مر گیا تو قصاص ہے اور اگر چلنے پھرنے لگا پھر مر گیا تو قصاص نہیں ہے (عالمگیری ص ۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۲۹۴ ج ۸)

مسئلہ۲۹: ایک شخص نے دوسرے کا پیٹ پھاڑ دیا کہ آنتیں نکل پڑیں۔ پھر کسی اور نے اس کی گردن اڑادی تو قاتل یہی ہے جس نے گردن ماری۔ اگر اس نے عمداً کیا ہے تو قصاص ہے اور خطا کے طور پر ہو تو دیت واجب ہے اور جس نے پیٹ پھاڑا اس پر تہائی دیت واجب ہے اور اگر پیٹ اس طرح پھاڑا کہ پیٹھ کی جانب زخم نفوذ کر گیا تو دیت کی دو تہائیاں۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ پیٹ پھاڑنے کے بعد وہ شخص ایک دن یا کچھ کم زندہ رہ سکتا ہو، اور اگر زندہ نہ رہ سکتا ہو اور مقتول کی طرح تڑپ رہا ہو تو قاتل وہ ہے جس نے پیٹ پھاڑا، اس نے عمداً کیا ہو تو قصاص ہے اور خطا کے طور پر ہو تو دیت ہے اور جس نے گردن ماری اس پر تعزیر ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص نے ایسا زخمی کیا کہ امید زیست نہ رہی۔ پھر دوسرے نے اسے زخمی کیا تو قاتل وہی پہلا شخص ہے۔ اگر دونوں نے ایک ساتھ زخمی کیا تو دونوں قاتل ہیں۔ اگر چہ ایک نے دس وار کئے اور دوسرے نے ایک ہی وار کیا ہو (بزازیہ برہندیہ ص ۳۸۱ ج ۶، عالمگیری ص ۶ ج ۶، شامی ص ۴۸۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۲۹۵ ج ۸)

مسئلہ۳۰: کسی شخص کا گلا کاٹ دیا۔ صرف حلقوم کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور ابھی جان باقی ہے دوسرے نے اسے قتل کر ڈالا تو قاتل پہلا شخص ہے دوسرے پر قصاص نہیں کیوں کہ اس کا میت میں شمار ہے لہذا اگر مقتول اس حالت میں تھا اور مقتول کا بیٹا مر گیا تو بیٹا وارث ہوگا یہ مقتول اپنے بیٹے کا وارث نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص ۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۲۹۵ ج ۸)

مسئلہ۳۱: جو شخص حالت نزع میں تھا اسے قتل کر ڈالا اس میں بھی قصاص ہے۔ اگر چہ قاتل کو یہ معلوم ہو کہ اب زندہ نہیں رہے گا۔ (درمختار و شامی ص ۴۸۰ ج ۵)

مسئلہ۳۲: کسی کو عمداً زخمی کیا گیا کہ وہ صاحب فراش ہو گیا اور اسی میں مر گیا تو قصاص لیا جائے گا۔ ہاں اگر کوئی ایسی چیز پائی گئی جس کی وجہ سے یہ کہا گیا ہو کہ اسی زخم سے نہیں مرا ہے تو قصاص نہیں۔ مثلاً کسی دوسرے نے اس مجروح کی گردن کاٹ دی تو اب مرنے کو اس کی طرف نسبت کیا جائے گا یا وہ شخص اچھا ہو کر مر گیا تو اب یہ نہیں کہا جائے گا کہ اسی زخم سے مرا (درمختار و شامی ص ۴۸۰ ج ۵، تبیین ص ۱۰۹ ج ۶)

مسئلہ۳۳: جس نے مسلمانوں پر تلوار کھینچی ایسے کو اس حالت میں قتل کر دینا واجب ہے یعنی اس کے شر کو دفع کرنا واجب ہے، اگر چہ اس کے لئے قتل ہی کرنا پڑے اسی طرح اگر ایک شخص پر تلوار کھینچی تو اسے بھی قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہی شخص قتل کرے جس پر تلوار اٹھائی یا دوسرا شخص۔ اسی طرح اگر رات کے وقت شہر میں لاٹھی سے حملہ کیا یا شہر سے باہر دن یا رات میں کسی وقت بھی حملہ کیا اور اس کو کسی نے مار ڈالا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں (ہدایہ ص

۵۶۷ ج ۴، درمختار وشامی ص ۴۸۱ ج ۵، عالمگیری ص ۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۰۲ ج ۸، تبیین ص ۱۱۰ ج ۶)

مسئلہ ۳۴: مجنون نے کسی پر تلوار کھینچی اوراس نے مجنون کو قتل کردیا تو قاتل پر دیت واجب ہے جوخود اپنے مال سے ادا کرے۔ یہی حکم بچہ کا ہے کہ اس کی بھی دیت دینی ہوگی اور اگر جانور نے حملہ کیا اور جانور کو مارڈالا تواس کی قیمت کا تاوان دینا ہوگا۔(ہدایہ ص ۵۶۸ ج ۴، درمختار وشامی ص ۴۸۲ ج ۵، عالمگیری ص ۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۰۲ ج ۸، تبیین ص ۱۱۰ ج ۶)

مسئلہ ۳۵: کوئی شخص تلوار مار کر بھاگ گیا کہ اب دوبارہ مارنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ پھراسے کسی نے مارڈالا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ یعنی اسی وقت اس کو قتل کرنا جائز ہے جب وہ حملہ کررہا ہو یا حملہ کرنا چاہتا ہے بعد میں جائز نہیں۔ (تبیین ص ۱۱۰ ج ۶، عالمگیری ص ۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۰۲ ج ۸، ہدایہ ص ۵۶۸ ج ۴)

مسئلہ ۳۶: گھر میں چور گھسا اور مال چرا کر لے جانے لگا صاحب خانہ نے پیچھا کیا اور چور کو مارڈالا۔ تو قاتل کے ذمہ کچھ نہیں مگر یہ اس وقت ہے کہ معلوم ہے کہ شور کرے گا اور چلائے گا تو مال چھوڑ کر نہیں بھاگے گا اور اگر معلوم ہے کہ شور کرے گا تو مال چھوڑ کر بھاگ جائے گا تو قتل کرنے کی اجازت نہیں بلکہ اس وقت قتل کرنے سے قصاص واجب ہوگا (عالمگیری ص ۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۰۲ ج ۸، تبیین ص ۱۱۱ ج ۶، ہدایہ ص ۵۶۸ ج ۴)

مسئلہ ۳۷: مکان میں چور گھسا اور ابھی مال لے کر نکلا نہیں اس نے شوروغل کیا مگر وہ بھاگا نہیں یا اس کے مکان میں یا دوسرے کے مکان میں نقب لگا رہا ہے اور شور کرنے سے بھاگتا نہیں، اس کو قتل کرنا جائز ہے۔ بشرط یہ کہ چور ہونا اس کا مشہور ومعروف ہو۔ (درمختار وشامی ص ۴۸۲ ج ۵)

مسئلہ ۳۸: ولی مقتول نے قاتل کو یا کسی دوسرے کو قصاص ہبہ کردیا۔ یہ ناجائز ہے۔ یعنی قصاص ایسی چیز نہیں جس کا مالک دوسرے کو بنایا جاسکے اوراس کو ہبہ کرنے سے قصاص ساقط نہیں ہوگا (درمختار وشامی ص ۴۸۳ ج ۵)

مسئلہ ۳۹: ولی مقتول نے معاف کردیا یہ صلح سے افضل ہے اور صلح قصاص سے افضل ہے اور معاف کرنے کی صورت میں قاتل سے دنیا میں مطالبہ نہیں ہوسکتا ہے نہ اب قصاص لیا جاسکتا ہے نہ دیت لی جاسکتی ہے (درمختار وشامی ص ۴۸۴ ج ۵) رہا مواخذہ اخروی، اس سے بری نہیں ہوا، کیوں کہ قتل ناحق میں تین حق اس کے ساتھ متعلق ہیں۔ ایک حق اللہ، دوسرا حق مقتول، تیسرا حق ولی مقتول، ولی کو اپنا حق معاف کرنے کا اختیار تھا سواس نے معاف کردیا مگر حق اللہ اور حق مقتول بدستور باقی ہیں۔ ولی کے معاف کرنے سے وہ معاف نہیں ہوئے (درمختار وشامی ص ۴۸۴ ج ۵)

مسئلہ ۴۰: مجروح کا معاف کرنا صحیح ہے یعنی معاف کرنے کے بعد مرگیا تو اب ولی کو قصاص لینے کا اختیار نہیں رہا (درمختار ص

۴۸۴ ج ۵)

مسئلہ۴۱: قاتل کی توبہ صحیح نہیں جب تک وہ اپنے کو قصاص کے لئے پیش نہ کردے۔یعنی اولیائے مقتول کو جس طرح ہوسکے راضی کرے۔خواہ وہ قصاص لے کر راضی ہوں یا کچھ لے کر مصالحت کریں یا بغیر کچھ لئے معاف کردیں۔اب وہ دنیا میں بری ہوگیا اور معصیت پر اقدام کرنے کا جرم وظلم یہ توبہ سے معاف ہوجائے گا۔(درمختار وشامی ص ۴۸۴ ج ۵)

اطراف میں قصاص کا بیان

مسئلہ۱: اعضا میں قصاص وہیں ہوگا جہاں مماثلت کی رعایت کی جاسکے۔یعنی جتنا اس نے کیا ہے اتنا ہی کیا جائے۔یہ احتمال نہ ہو کہ اس سے زیادتی ہوجائے گی۔(درمختار ص ۴۸۵ ج ۵)

مسئلہ۲: ہاتھ کو جوڑ پر سے کاٹ لیا ہے، اس کا قصاص لیا جائے گا،جس جوڑ پر سے کاٹا ہے اسی جوڑ پر سے اس کا بھی ہاتھ لیا جائے۔اس میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ اس کا ہاتھ چھوٹا تھا اور اس کا بڑا ہے کہ ہاتھ ہاتھ دونوں یکساں قرار پائیں گے۔(درمختار وشامی ص ۴۸۵ ج ۵)

مسئلہ۳: کلائی یا پنڈلی درمیان میں سے کاٹ دی یعنی جوڑ پر سے نہیں کاٹی بلکہ آدھی یا کم وبیش کاٹ دی اس میں قصاص نہیں کہ یہاں مماثلت ممکن نہیں اس طرح ناک کی ہڈی کل یا اس میں سے کچھ کاٹ دی یہاں بھی قصاص نہیں۔(درمختار و شامی ص ۴۸۵ ج ۵)

مسئلہ۴: پاؤں کاٹا یا ناک کا نرم حصہ کاٹا یا کان کاٹ دیا۔ان میں قصاص ہے اور اگر ناک کے نرم حصے سے کچھ کاٹا ہے تو قصاص واجب نہیں اور ناک کی نوک کاٹی ہے تو اس میں حکومت عدل ہے۔کاٹنے والی کی ناک اس کی ناک سے چھوٹی ہے۔ تو جس کی ناک کاٹی ہے اس کو اختیار ہے کہ قصاص لے یا دیت اور اگر کاٹنے والے کی ناک میں کوئی خرابی ہے مثلاً وہ اخشم ہے جسے بو محسوس نہیں ہوتی یا اس کی ناک کچھ کٹی ہوئی ہے یا اور کسی قسم کا نقصان ہے تو اس کو اختیار ہے کہ قصاص لے یا دیت (درمختار وشامی ص ۴۸۵ ج ۵)

مسئلہ۵: کان کاٹنے میں قصاص اس وقت ہے کہ پورا کاٹ لیا ہو۔یا اتنا کاٹا ہو جس کی کوئی حد ہوتا کہ اتنا ہی اس کا کان بھی کاٹا جائے۔اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو قصاص نہیں کہ مماثلت ممکن نہیں۔کاٹنے والے کا کان چھوٹا ہے اور اس کا بڑا تھا۔یا کاٹنے والے کے کان میں چھید ہے یا یہ پھٹا ہوا ہے اور اس کا کان سالم تھا،تو اسے اختیار ہے کہ قصاص لے یا دیت (شامی ص ۳۶۵ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۴۵ ج ۸)

هذا ماتيسرلى الى الان وماتوفيقى الا بالله هو حسبى و نعم الوكيل نعم المولى و نعم النصير والله

المسئول ان یوفقنی لعمن اھل السعادة و یرزقنی حسن الخاتمة علی الکتاب والسنة وانا لفقیر الحقیر ابو العلاء محمد امجد علی الاعظمی غفرله ولوالدیه ولمحبیه ولاساتذه

(نوٹ:۔ یہاں سے جدید تصنیف کا آغاز ہوتا ہے۔)

مسئلہ۱: زخموں کا قصاص صحت کے بعد لیا جائے گا (شامی ص۴۸۵ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۲۸ ج۶، بحرالرائق ص۳۴۰ ج۸، بدائع صنائع ص۳۱۰ ج۷، طحطاوی ص۲۶۸ ج۴)

مسئلہ۲: داہنے ہاتھ کی جگہ بایاں ہاتھ اور تندرست کی جگہ ایسا شل ہاتھ جو ناقابل انتفاع ہو اور عورت کے ہاتھ کے بدلے مرد کا ہاتھ اور مرد کے ہاتھ کے بدلے میں عورت کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (عالمگیری ص۹ ج۶، درمختار وشامی ص۴۸۸ ج۵، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۳۳ ج۳، بحرالرائق ص۳۰۳ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۱۲ ج۶، مبسوط ص۱۳۶ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۷ ج۷)

مسئلہ۳: آزاد کا ہاتھ غلام کے ہاتھ کے بدلے میں اور غلام کا ہاتھ آزاد کے ہاتھ کے بدلے میں نہیں کاٹا جائے گا اور غلام کے ہاتھ کے بدلے میں غلام کا ہاتھ بھی نہیں کاٹا جائے گا (عالمگیری ص۹ ج۶، درمختار وشامی ص۴۸۸ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۱۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۰۶ ج۸، فتح القدیر ص۲۷۱ ج، مبسوط ص۱۳۶ ج۲۶، بدائع صنائع ص۳۰۸ ج۷، مجمع الانہر ص۶۲۵ ج۲، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۳ ج۳)

مسئلہ۴: مسلمان اور ذمی ایک دوسرے کے اعضاء کاٹ دیں تو ان میں قصاص لیا جائے گا اور یہی حکم ہے۔ دو آزاد عورتوں اور مسلمہ وکتابیہ اور دونوں کتابیہ عورتوں کا (عالمگیری ص۹ ج۶، شامی ص۴۸۸ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۱۲ ج۶، مجمع الانہر ص۶۲۶ ج۲)

مسئلہ۵: بالوں سر اور بدن کی کھال اور رخساروں اور ٹھڈی، پیٹ اور پیٹھ کے گوشت میں قصاص نہیں ہے (عالمگیری ص۹ ج۶، طحطاوی علی الدر ص۲۶۷ ج۴، بدائع صنائع ص۲۹۹ ج۷)

مسئلہ۶: تھپڑ مارا یا گھونسہ مارا یا دبوچا تو ان کا قصاص نہیں ہے (عالمگیری ص۹ ج۶)

مسئلہ۷: دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہیں ہے (عالمگیری ص۹ ج۶، درمختار وشامی ص۴۸۶ ج۵، بحرالرائق ص۳۰۶ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۱۱ ج۶، عنایہ وفتح القدیر ص۲۷۰ ج۸، مبسوط ص۳۵ ج۲۶، درغرر غنیّۃ ص۹۶ ج۲)

آنکھ کا بیان

مسئلہ۸: کسی نے کسی کی آنکھ پر ایسی ضرب لگائی کہ جس سے صرف روشنی جاتی رہی اور بظاہر آنکھ میں اور کوئی عیب نہیں ہے تو اس طرح قصاص لیا جائے گا کہ مارنے والے کی آنکھ کی روشنی زائل ہو جائے اور کوئی دوسرا عیب پیدا نہ ہو (بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۰ ج۶، عالمگیری ص۹ ج۶، درمختار وشامی ص۴۸۶ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۱۱ ج۶، بحرالرائق ص۳۰۳ ج۴، مبسوط ص۱۵۲ ج۲۶، بدائع صنائع ص۳۰۸ ج۷، دررغرر شرنبلالی ص۹۵ ج۲)

مسئلہ۹: اگر آنکھ نکال لی یا اس طرح مارا کہ اندر دھنس گئی تو قصاص نہیں ہے، کیوں کہ مماثلت نہیں ہو سکتی (درمختار ص۴۸۶ ج۵، عالمگیری ص۹ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۳۸ ج۳، بحرالرائق ص۳۰۳ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۱۱ ج۶، ہدایہ فتح القدیر ص۲۷۰ ج۸، مبسوط ص۱۵۲ ج۲۶)

مسئلہ۱۰: اعضاء میں جہاں قصاص واجب ہوتا ہے وہاں ہتھیار سے مارنا اور غیر ہتھیار سے مارنا برابر ہے۔ (عالمگیری ص۹ ج۶، درمختار وشامی ص۴۶۸ ج۵، بدائع صنائع ص۳۱۰ ج۷، بحرالرائق ص۲۸۷ ج۸، عنایہ ص۲۵۳ ج۸، علی الہدایہ وفتح القدیر، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۰ ج۶)

مسئلہ۱۱: اگر ضرب لگا کر آنکھ کا ڈھیلا نکال دیا، اور جس کا ڈھیلا نکالا گیا وہ کہتا ہے کہ میں اس پر تیار ہوں کہ جانی کی آنکھ پھوڑ دی جائے اور ڈھیلا نہ نکالا جائے، تو بھی ایسا نہیں کیا جائے گا (عالمگیری ص۹ ج۶، بدائع صنائع ص۳۰۸ ج۷)

مسئلہ۱۲: اگر کسی نے کسی کی داہنی آنکھ ضائع کر دی اور جانی کی بائیں آنکھ نہیں ہے تو بھی اس کی داہنی آنکھ پھوڑ کر اس کو اندھا کر دیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۹ ج۶، درمختار ص۴۸۶ ج۵، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۸ ج۳، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۰ ج۶)

مسئلہ۱۳: بھینگے کی ایسی آنکھ جس میں پوری روشنی تھی، قصداً پھوڑ دی تو اس کا قصاص لیا جائے گا اور اگر اتنا بھینگا ہے کہ کم دیکھتا ہے تو اس صورت میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۹ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۹ ج۳، درمختار وشامی ص۴۸۶ ج۵، طحطاوی علی الدرص۲۶۸ ج۴، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۰ ج۶)

مسئلہ۱۴: کم نظر بھینگے نے کسی کی اچھی آنکھ پھوڑ دی تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے اور نقصان پر راضی ہو جائے اور چاہے تو جانی کے مال سے آدھی دیت لے لے۔ (عالمگیری ص۹ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۹ ج۳، طحطاوی علی الدرص۲۶۹ ج۴، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۰ ج۶)

مسئلہ۱۵: جس شخص کی داہنی آنکھ میں جالا ہے اور وہ اس سے کچھ دیکھتا ہے اس نے کسی شخص کی داہنی آنکھ ضائع کر دی تو جس کی

آنکھ ضائع کی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ اس کی ناقص آنکھ ضائع کردے یا آنکھ کی دیت لے لے اور اگر وہ جالے والی آنکھ سے کچھ نہیں دیکھتا تو قصاص نہیں ہے۔ اور اگر اس شخص نے جس کی آنکھ ضائع ہوئی تھی ابھی کچھ اختیار نہیں کیا تھا کہ کسی اور شخص نے اس آنکھ پھوڑنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو پہلے والے کا حق اس کی آنکھ میں باطل ہو گیا اور اگر پہلے جس کی آنکھ پھوڑی گئی تھی۔ اس نے دیت اختیار کر لی تھی، پھر کسی شخص نے جانی کی آنکھ پھوڑ دی تو اگر اس کا اختیار صحیح تھا تو اس کا حق آنکھ سے دیت کی طرف منتقل ہو جائے گا اور آنکھ کے ضائع ہونے سے اس کا حق باطل نہیں ہوگا اور اگر اس کا اختیار صحیح نہیں تھا تو اس کا حق باطل ہو جائے گا۔ اختیار صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جنایت کرنے والے نے اختیار دیا ہو اور اگر اس نے خود ہی دیت کو اختیار کر لیا ہے تو اختیار صحیح نہیں ہے اور اس صورت میں جس میں اختیار صحیح نہیں ہے اگر جانی کی جالے والی آنکھ میں روشنی آ گئی تو پھر قصاص لے سکتا ہے اور اس صورت میں جس میں اختیار صحیح ہے قصاص کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری ص ۱۰ ج ۶)

مسئلہ ۱۶: کسی کی جالے والی ایسی آنکھ کو نقصان پہنچایا جس میں روشنی ہے اور جانی کی آنکھ بھی ایسی ہے تو قصاص نہیں ہے۔ (شامی ص ۴۸۶ ج ۵، عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، طحطاوی علی الدر از محیط ص ۲۶۸ ج ۴)

مسئلہ ۱۷: اگر کسی کی آنکھ پر اس طرح ضرب لگائی کہ کچھ پتلی پر جالا آ گیا یا آنکھ کو زخمی کر دیا یا اس میں چھالا یا جالا آ گیا یا آنکھ میں کوئی ایسا عیب پیدا کر دیا کہ اس سے روشنی کم ہو گئی تب بھی انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا (شامی عن تاتارخانیہ ص ۴۸۶ ج ۵، عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، شامی درمختار از خانیہ ص ۴۸۶ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۲۵ ج ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ ج ۷)

مسئلہ ۱۸: اگر کسی کی بائیں آنکھ پھوڑ دی تو جانی کی داہنی آنکھ سے اور اگر داہنی آنکھ پھوڑ دی تو بائیں آنکھ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (شامی ص ۴۸۶ ج ۵، عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۰ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۲۵ ج ۲، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۳ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۰۳ ج ۸)

مسئلہ ۱۹: کسی کی آنکھ پر مارا کہ جالا آ گیا پھر جالا جاتا رہا اور وہ دیکھنے لگا تو مارنے والے پر کچھ نہیں ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب پوری نظر واپس آ جائے لیکن اگر بینائی میں نقصان رہا تو انصاف سے تاوان لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۲۵ ج ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴، شامی ص ۴۸۶ ج ۵)

مسئلہ ۲۰: اگر کسی بچے کی آنکھ پیدائش کے فوراً بعد یا چند روز بعد پھوڑ دی اور جانی کہتا ہے کہ بچہ آنکھ سے نہیں دیکھتا تھا یا کہتا ہے کہ مجھے اس کے دیکھنے یا نہ دیکھنے کا علم نہیں تو اس کی بات مان لی جائے گی اور اسے تاوان دینا ہوگا جس کا فیصلہ انصاف سے

کیا جائے گا اور اگر یہ علم ہو جائے کہ بچے نے اس آنکھ سے دیکھا ہے۔ اس طرح کہ دو گواہ بچے کی آنکھ کی سلامتی کی گواہی دیں تو غلطی سے پھوڑنے کی صورت میں نصف دیت اور قصدا پھوڑنے کی صورت میں قصاص ہے (عالمگیری ص۱۰ ج۶، قاضی خان ص۴۳۹ ج۳، بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۹ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۳۵ ج۶)

مسئلہ۲۱: جس کی آنکھ پھوڑی گئی اس کی آنکھ پھوڑنے والے کی آنکھ سے چھوٹی ہو یا بڑی بہرصورت قصاص لیا جائے گا (شامی ص۴۸۶ ج۵، عالمگیری ص۱۰ ج۶، مجمع الانہر ص۶۲۵ ج۲، طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ ج۴، بحرالرائق ص ۳۰۳ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۱۱ ج۶، بزازیہ ص۳۹۰ ج۶)

مسئلہ۲۲: کسی کی آنکھ میں چوٹ لگ گئی یا زخم آ گیا۔ ڈاکٹر نے اس شرط پر علاج کیا کہ اگر روشنی چلی گئی تو میں ضامن ہوں پھر اگر روشنی چلی گئی تو وہ ضامن نہیں ہوگا (بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۱ ج۶)

(کان)

مسئلہ۲۳: جب کسی کا پورا کان قصدا کاٹ دیا جائے تو قصاص ہے اور اگر کان کا بعض حصہ کاٹ دیا جائے اور اس میں برابری کی جاسکتی ہو تو بھی قصاص ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری ص۱۰ ج۶، شامی ص۴۸۶ ج۵، طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ ج ۴، بحرالرائق ص۳۰۲ ج۸، بدائع صنائع ص۳۰۸ ج۷، غنیۃ ص۹۵ ج۲، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۸ ج۶)

مسئلہ۲۴: کسی نے کسی کا کان قصداً کاٹا اور کاٹنے والے کا کان چھوٹا یا پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہے اور جس کا کان کاٹا گیا اس کا کان بڑا یا سالم ہے تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے وہ قصاص لے اور چاہے تو نصف دیت لے اور اگر جس کا کان کاٹا گیا ہے اس کا کان ناقص تھا تو انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔ (شامی ص۴۸۶ ج۵، عالمگیری ص۱۰ ج۶، بحرالرائق ص۳۰۳ ج۸، طحطاوی علی الدرص۲۶۸ ج۴)

مسئلہ۲۵: اگر کسی شخص نے کان کھینچا اور کان کی لو جدا کر لی تو اس میں قصاص نہیں۔ اس پر اپنے مال میں دیت ہے۔ (عالمگیری ص۱۰ ج۶، بحرالرائق ص۳۰۳ ج۸، طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ ج۴)

(ناک)

مسئلہ۲۶: اگر ناک کا نرم حصہ پورا قصداً کاٹ دیا تو اس میں قصاص ہے اور اگر بعض حصہ کاٹا تو اس میں قصاص نہیں ہے (شامی ص۴۸۵ ج۵، عالمگیری ص۱۰ ج۶، طحطاوی علی الدرص ۲۶۸ ج۴، بدائع صنائع ص۳۰۸ ج۷)

مسئلہ۲۷: اگر ناک کے بانسے یعنی ہڈی کا کچھ حصہ عمداً کاٹ دیا تو قصاص نہیں ہے۔ (شامی ص۴۸۵ ج۵، عالمگیری ص۱۰ ج

۶، بدائع صنائع ص ۳۰۸ ج ۷، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۵ ج ۳، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴)

مسئلہ ۲۸: اگر ناک کی پھنک یعنی نرم حصہ کا بعض کاٹ دیا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، شامی ص ۴۸۵ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۳۵ ج ۳، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ ج ۷)

مسئلہ ۲۹: اگر ناک کاٹنے والے کی ناک چھوٹی ہے تو مقطوع الانف کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص اور چاہے ارش لے۔ (عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، شامی ص ۴۸۵ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴)

مسئلہ ۳۰: اگر ناک کاٹنے والے کی ناک میں سونگھنے کی طاقت نہیں یا اس کی ناک کٹی ہوئی ہے یا اس کی ناک میں اور کوئی نقص ہے تو جس کی ناک کاٹی گئی ہے، اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کی ناک کاٹ لے اور چاہے تو دیت لے لے (عالمگیری ص ۱۰ ج ۶، شامی ص ۴۸۵ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص ۲۶۸ ج ۴)

ہونٹ

مسئلہ ۳۱: اگر کسی نے کسی کا پورا ہونٹ قصداً کاٹ دیا تو قصاص ہے، اوپر کے ہونٹ میں اوپر کے ہونٹ سے، اور نیچے کے ہونٹ میں نیچے کے ہونٹ سے قصاص لیا جائے گا اور اگر بعض ہونٹ کاٹ دیا تو قصاص نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۱۱ ج ۶، ہدایہ ص ۵۵۵ ج ۴، بحرالرائق ص ۳۰۳ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ ج ۶، طحطاوی علی الدر ص ۲۷۰ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ ج ۷)

زبان

مسئلہ ۳۲: زبان پوری کاٹی جائے یا بعض اس میں قصاص نہیں ہے (عالمگیری ص ۱۱ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۰۶ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ ج ۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۳۷ ج ۳، درمختار و شامی ص ۴۸۹ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۲۶ ج ۲، طحطاوی علی الدر ص ۲۷۰ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ ج ۷)

دانت

مسئلہ ۳۳: دانت میں مماثلت کے ساتھ قصاص ہے یعنی داہنے کے بدلے میں بایاں اور بائیں کے بدلے میں دایاں اوپر والے کے بدلے میں نیچے والا اور نیچے والے کے بدلے میں اوپر والا نہیں توڑا جائے گا۔ سامنے والے کے بدلے میں سامنے والا، کیلے کے بدلے میں کیلا اور ڈاڑھ کے بدلے میں ڈاڑھ توڑی جائے گی (عالمگیری ص ۱۱ ج ۶، درمختار و شامی ص

۴۸۸ ج ۵، بحرالرائق ص۳۰۴ ج ۸، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۱ ج ۶)

مسئلہ۳۴: دانت میں چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔ چھوٹے کے بدلے میں بڑا اور بڑے کے بدلے میں چھوٹا توڑا جائے گا۔ (عالمگیری ص۱۱ ج ۶، درمختار وشامی ص۴۸۶ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۸ ج ۳، بحرالائق ص۳۰۴ ج ۸، مجمع الانہر ص۶۲۵ ج ۲، طحطاوی علی الدر ص۲۶۹ ج ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۲ ج ۶)

مسئلہ۳۵: سن زائد (فالتو دانت) میں قصاص نہیں ہے۔ اس میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۱۱ ج ۶، شامی ص۴۸۶ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص۲۶۹ ج ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۱ ج ۶، بحرالرائق ص۳۰۴ ج ۸)

مسئلہ۳۶: اگر کسی نے دانت کا بعض حصہ قصداً توڑ دیا تو اگر مماثلت کے ساتھ قصاص ممکن ہو تو قصاص لیا جائے گا، ورنہ دیت لازم ہوگی (عالمگیری ص۱۱ ج ۶، شامی ص۴۸۷ ج ۵، طحطاوی ص۲۶۹ ج ۴، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۲ ج ۶، بحرالرائق ص۳۰۴ ج ۸)

مسئلہ۳۷: اگر کسی کے دانت کا بعض حصہ توڑ دیا اور بعد میں بقیہ بعض خود گر گیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے۔ (شامی ص۴۸۷ ج ۵، تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج ۶، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۴ ج ۶، عالمگیری ص۱۱ ج ۶)

مسئلہ۳۸: کسی شخص کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت ہل گیا مگر اکھڑا نہیں۔ پھر دوسرے شخص نے اس کو اکھیڑ دیا تو اس صورت میں ایک پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے (شامی ص۴۸۷ ج ۵، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۲ ج ۶)

مسئلہ۳۹: دانت کا بعض حصہ توڑ دیا۔ پھر باقی حصہ کالا یا سرخ یا سبز ہو گیا یا اس میں کوئی عیب اس کے توڑنے کی وجہ سے پیدا ہو گیا تو قصاص نہیں ہے۔ دیت ہے۔ (عالمگیری ص۱۱ ج ۶ طحطاوی ص۲۶۹ ج ۴، درمختار وشامی ص۴۸۷ ج ۵، مجمع الانہر ص۶۴۷ ج ۲، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۱ ج ۶، بحرالرائق ص۳۰۴ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج ۶)

مسئلہ۴۰: دو شخص اکھاڑے میں اس لئے اترے تھے کہ مکے بازی کریں گے پس ایک نے دوسرے کو اس طرح مارا کہ اس کا دانت اکھڑ گیا تو مارنے والے پر قصاص ہے اور اگر ہر ایک نے دوسرے سے کہا کہ مار مار اور ایک نے دوسرے کو مکہ مار کر دوسرے کا دانت توڑ دیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ (عالمگیری ص۱۱ ج ۶، بحرالرائق ص۳۰۵ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج ۶)

مسئلہ۴۱: اگر کسی نے قصداً کسی کے سامنے کے دانت اکھیڑ دیئے اور اکھیڑنے والے سے قصاص لے لیا گیا۔ پھر جس سے قصاص لیا گیا تھا اس کے دانت دوبارہ نکل آئے تو اس کے دانت دوبارہ نہیں اکھیڑے جائیں گے۔ (عالمگیری ص۱۱

ج۶، بحرالرائق ص۳۰۵ ج۸)

مسئلہ۴۲: زید نے بکر کا دانت اکھیڑ دیا اور بکر نے قصاص میں زید کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد بکر کا دانت اگ گیا۔ تو زید کو بکر دانت کی دیت دے گا۔ اور اگر دانت ٹیڑھا اگا تو بکر انصاف کے ساتھ زید کو تاوان دے گا اور اگر آدھا اگا تو نصف دیت دے گا۔ (عالمگیری ص۱۱ ج۶، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص۴۳۷ ج۳، بحرالرائق ص۳۰۵ ج۸، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۵ ج۶، فتح القدیر، ہدایہ عنایہ ۳۲۰ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج۶)

مسئلہ۴۳: کسی کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت کالا ہو گیا اور مارنے والے کے دانت کالے یا پیلے یا سرخ یا سبز ہیں تو جس پر جنایت کی گئی ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے لے اور چاہے تو دیت لے لے (شامی ص۴۸۶ ج۵، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص۴۳۸ ج۳، عالمگیری ص۱۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۰۵ ج۸)

مسئلہ۴۴: کسی کے دانت کو ایسا مارا کہ دانت کالا ہو گیا، پھر دوسرے شخص نے یہ دانت اکھیڑ دیا تو پہلے والے پر پوری دیت لازم ہے اور دوسرے پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے۔ (شامی ص۴۸۷ ج۵، قاضی خان برحاشیہ عالمگیری ص۴۳۸ ج۳، بحرالرائق ص۳۰۵ ج۸)

مسئلہ۴۵: کسی شخص کا عیب دار دانت توڑا تو اس میں انصاف کے ساتھ تاوان ہے (شامی ص۴۸۶ ج۵، عالمگیری ص۱۲ ج۶، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۰۵ ج۸)

مسئلہ ۴۶: اگر کسی کے دانت پر مارا اور دانت گر گیا تو قصاص لینے میں زخم کے مندمل ہونے کا انتظار کیا جائے گا، لیکن ایک سال تک انتظار نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۱۱ ج۶، شامی ص۴۸۷ ج۵، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۲ ج۶، طحطاوی علی الدر ص۲۶۹ ج۴، تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج۶، فتح القدیر ص۳۲۰ ج۸)

مسئلہ۴۷: اگر کسی نے بچے کے دانت اکھیڑ دیئے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا اور چاہیئے کہ جنایت کرنے والے سے ضامن لے لیں پھر اگر اکھڑے دانت کی جگہ سے دوسرا دانت اگ آئے تو کچھ نہیں اور اگر دانت نہیں اگا تھا اور ایک سال پورا ہونے سے پہلے بچہ مر گیا تو بھی کچھ نہیں ہے۔ (شامی ص۴۸۷ ج۵، عالمگیری ص۱۱ ج۶، طحطاوی علی الدر ص۲۶۹ ج۴، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۲ ج۶، فتح القدیر ص۳۲۱ ج۸)

مسئلہ۴۸: کسی نے کسی کے دانت پر ایسا مارا کہ دانت ہل گیا تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ عام ازیں کہ جس کو مارا ہے وہ بالغ ہو یا نابالغ، ایک سال تک اگر دانت نہ گرا تو مارنے والے پر کچھ نہیں اور اگر سال کے اندر گر گیا اور قصداً مارا تھا تو قصاص واجب ہے اور اگر خطاء مارا ہے تو دیت واجب ہے (عالمگیری ص۱۱ ج۶، طحطاوی علی الدر ص۲۶۹ ج۴)

مسئلہ۴۹: دانت ہلنے کی صورت میں قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی اور سال پورا ہونے سے پہلے مضروب کہتا ہے کہ اسی ضرب کی وجہ سے میرا دانت گر گیا۔مگر ضارب کہتا ہے کہ کسی دوسرے کے مارنے سے اس کا دانت گرا ہے تو مضروب کا قول معتبر ہے اور اگر سال پورا ہونے کے بعد مضروب نے یہ دعوی کیا تو ضارب کا قول معتبر ہوگا۔ (عالمگیری ص۱۲ ج ۶، بحرالرائق ص۳۰۴ ج ۸، بدائع صنائع ص۳۱۶ ج ۷، تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج ۶)

مسئلہ۵۰: کسی کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس کے دانت اکھڑ گئے تو دانتوں کا تاوان نہیں ہے (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۷ ج ۳، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۵ ج ۶)

مسئلہ۵۱: کسی شخص کے کپڑے کو دانتوں سے پکڑ لیا اور اس نے اپنا کپڑا کھینچا اور کپڑا پھٹ گیا تو دانتوں سے پکڑنے والا کپڑے کا نصف تاوان دے گا اور اگر کپڑا دانتوں سے پکڑ کر کھینچا کہ پھٹ گیا تو کپڑے کا کل تاوان دے گا۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۷ ج ۳)

مسئلہ۵۲: کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد نصف دانت اگ آیا تو قصاص نہیں ہے بلکہ نصف دیت ہے اور اگر پیلا اگا یا ٹیڑھا اگا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (درمختار وشامی ص۵۱۵ ج ۵، بحرالرائق ص۳۰۵ ج ۸، طحطاوی ص۲۸۴ ج ۴، مجمع الانہر وملتقی الابحر ص۶۴۷ ج ۲)

مسئلہ۵۳: اگر کسی نے کسی کے بتیسوں دانت توڑ دیئے تو اس پر ۱ ۳/۵ دیت لازم ہوگی۔ (بحرالرائق ص۳۰۴ ج ۸، درمختار وشامی ص۵۰۹ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص۲۸۱ ج ۴، مجمع الانہر وملتقی الابحر ص۶۴۲ ج ۲، عالمگیری ص۲۵ ج ۶، بزازیہ ص۳۹۱ ج ۶، بدائع صنائع ص۳۱۵ ج ۷، تبیین الحقائق ص۱۳۱ ج ۶)

مسئلہ۵۴: اگر کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد اس کا پورا دانت صحیح حالت میں دوبارہ نکل آیا تو جانی پر قصاص ودیت نہیں ہے مگر علاج معالجہ کا خرچہ اس سے وصول کیا جائے گا۔ (بحرالرائق ص۳۰۵ ج ۸، طحطاوی علی الدر ص۲۶۹ ج ۴، درمختار وشامی ص۵۱۵ ج ۵، بزازیہ ص۳۹۱ ج ۶، مبسوط ص۷۱ ج ۲۶، ہدایہ وعنایہ علی الفتح ص۳۲۰ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج ۶)

مسئلہ۵۵: اگر کسی نے کسی کا کوئی دانت اکھیڑ دیا اور اس وقت اکھیڑنے والے کا وہ دانت نہیں تھا مگر جنایت کے بعد نکل آیا تو قصاص نہیں ہے، دیت ہے، خواہ جنایت کے وقت جانی کا یہ دانت نکلا ہی نہ ہو، یا نکلا ہو مگر اکھڑ گیا ہو، (بحرالرائق ص۳۰۵ ج ۸)

مسئلہ۵۶: مریض نے ڈاکٹر سے دانت اکھیڑنے کو کہا، اس نے ایک دانت اکھیڑ دیا، مگر مریض کہتا ہے کہ میں نے دوسرے

دانت کو اکھیڑنے کے لئے کہا تھا تو مریض کا قول یمین کے ساتھ مان لیا جائے گا اور مریض کے قسم کھانے کے بعد ڈاکٹر پر دانت کی دیت واجب ہوگی۔(بحرالرائق ص۳۰۵ ج۸)

مسئلہ۵۷: کسی نے کسی کا دانت قصداً اکھیڑ دیا اور جانی کے دانت کالے یا پیلے یا سرخ یا سبز ہیں تو جس کا دانت اکھیڑا گیا ہے اس کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے دیت لے لے۔(بحرالرائق ص۳۰۵ ج۸، عالمگیری ص۱۲ ج۶)

مسئلہ۵۸: کسی بچے نے بچے کا دانت اکھیڑ دیا تو جس کا دانت اکھیڑا گیا ہے اس کے بالغ ہونے تک انتظار کیا جائے گا، بلوغ کے بعد اگر صحیح دانت نکل آیا تو کچھ نہیں اور اگر نہیں نکلا یا عیب دار نکلا تو دیت لازم ہے(درمختار وشامی ص۵۱۶ ج۵، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۲ ج۶،)

مسئلہ۵۹(ا): کسی نے کسی کے دانت پر ایسی ضرب لگائی کہ دانت کالا، یا سرخ یا سبز ہو گیا یا بعض حصہ ٹوٹ گیا اور بقیہ کالا یا سرخ یا سبز ہو گیا تو قصاص نہیں ہے، دانت کی پوری دیت واجب ہے۔(تبیین الحقائق ص۱۳۷ ج۶ طحطاوی ص۲۶۹ ج۴، بدائع صنائع ص۳۱۵ ج۷، بحرالرائق ص۳۰۴ ج۸)

انگلیاں

مسئلہ۵۹(ب): انگلیاں اگر جوڑ پر سے کاٹی جائیں تو ان میں قصاص لیا جائے گا اور اگر جوڑ پر سے نہ کاٹی جائیں تو قصاص نہیں ہے۔(عالمگیری ص۱۲ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۳۸ ج۳، بحرالرائق ص۳۰۷ ج۸)

مسئلہ۶۰: ہاتھ کی انگلی کے بدلے میں پیر کی انگلی اور پیر کی انگلی کے بدلے میں ہاتھ کی انگلی نہیں کاٹی جائے گی۔(عالمگیری ص۱۲ ج۶)

مسئلہ۶۱: داہنے ہاتھ کی انگلی کے بدلے میں بائیں ہاتھ کی اور بائیں ہاتھ کی انگلی کے بدلے میں دائیں ہاتھ کی انگلی نہیں کاٹی جائے گی۔(عالمگیری ص۱۲ ج۶، بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۳ ج۶ طحطاوی علی الدر ص۲۶۸ ج۴، بدائع صنائع ص۲۹۷ ج۷)

مسئلہ۶۲: ناقص انگلیوں والے ہاتھ کے بدلے میں صحیح ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔(عالمگیری ص۱۲ ج۶)

مسئلہ۶۳: کسی نے چھٹی انگلی کو کاٹ دیا اور کاٹنے والے کے ہاتھ میں بھی چھٹی انگلی ہے تو بھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔(عالمگیری ص۱۲ ج۶، بدائع صنائع ص۳۰۳ ج۷، بحرالرائق ص۳۰۶ ج۸)

مسئلہ۶۴: اگر ایسی ہتھیلی کاٹ دی جس کی گرفت میں حارج زائد انگلی تھی تو قصاص نہیں ہے۔ اور اگر گرفت میں انگلی حارج نہیں تھی تو قصاص لیا جائے گا(عالمگیری عن المحیط ص۱۲ ج۶، بدائع صنائع ص۳۰۳ ج۷)

مسئلہ۶۵: اگرکوئی شخص کسی کے ہاتھ کی انگلی کاٹ لے جس سے اس کی ہتھیلی شل ہوجائے یا جوڑ سے انگلی کا ایک پورا کاٹ لے جس سے بقیہ انگلی یا ہتھیلی شل ہوجائے تو انگلی کا قصاص نہیں ہے۔ ہاتھ یا شل انگلی کی دیت ہے (بدائع صنائع ص ۳۰۶ ج ۷)

ہاتھ کے مسائل

مسئلہ۶۶: اگرکسی کا ایسا زخمی ہاتھ کاٹا گیا جس کا زخم گرفت میں حارج نہ تھا تو قصاص لیا جائے گا اور اگر زخم گرفت میں حارج تھا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۱۲ ج ۶، شامی ص ۴۹۰ ج ۵)

مسئلہ۶۷: اگر کالے ناخن والا ہاتھ کاٹا تو اس کا قصاص لیا جائے گا (عالمگیری ص۱۲ ج ۶، شامی ص ۴۹۰ ج ۵)

مسئلہ۶۸: اگرکسی کا صحیح ہاتھ کاٹ دیا اور کاٹنے والے کا ہاتھ شل یا ناقص ہے تو مقطوع الید کو اختیار ہے، چاہے تو ناقص ہاتھ کاٹ دے یا چاہے تو پوری دیت لے لے یہ اختیار اس صورت میں ہے کہ ناقص ہاتھ کارآمد ہو ورنہ دیت پر اکتفا کیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۱۲ ج ۶، درمختار و شامی ص ۴۸۹ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ ج ۶)

مسئلہ۶۹: زید نے بکر کا ہاتھ کاٹا اور زید کا ہاتھ شل یا ناقص تھا اور بکر نے ابھی اختیار سے کام نہیں لیا تھا کہ کسی شخص نے زید کا ناقص ہاتھ ظلماً کاٹ دیا یا کسی آفت سے ضائع ہوگیا تو بکر کا حق باطل ہوجائے گا۔ اور اگر زید کا ناقص ہاتھ قصاص یا چوری کے جرم میں کاٹ دیا گیا تو بکر دیت کا حق دار ہے۔ (عالمگیری ص۱۲ ج ۶)

مسئلہ۷۰: اگرکسی نے کسی کی انگلی یا ہاتھ کا کچھ حصہ کاٹ دیا پھر دوسرے شخص نے باقی ہاتھ کاٹ دیا اور زخمی مرگیا تو جان کا قصاص دوسرے شخص پر ہے، پہلے پر نہیں، پہلے کی انگلی یا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ (عالمگیری ص۱۵ ج ۶)

مسئلہ۷۱: کسی کا ہاتھ قصداً کاٹا پھر کاٹنے والے کا ہاتھ آکلہ کی وجہ سے یا ظلماً کاٹ دیا گیا تو قصاص اور دیت دونوں باطل ہوجائیں گے اور اگر کاٹنے والے کا ہاتھ کسی دوسرے قصاص یا چوری کی سزا میں کاٹا گیا تو پہلے مقطوع الید کو دیت دے گا۔ (قاضی خاں ص ۴۳۶ ج ۳، علی الہندیہ)

مسئلہ۷۲: کسی شخص کی دوانگلیاں کاٹ دیں اور کاٹنے والے کی صرف ایک انگلی ہے تو یہ ایک انگلی کاٹ دی جائے گی اور دوسری انگلی کی دیت واجب ہوگی۔ (عالمگیری ص۱۳ ج ۶)

مسئلہ۷۳: کسی شخص کا ہاتھ پہنچے سے کاٹ دیا اور قاطع سے اس کا قصاص لے لیا گیا اور زخم بھی اچھا ہوگیا، پھر ان میں سے کسی نے دوسرے کا پہنچے سے کٹا ہوا ہاتھ کہنی سے کاٹ دیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۱۳ ج ۶)

مسئلہ۷۴: کسی شخص نے کسی کے داہنے ہاتھ کی انگلی جوڑ سے کاٹی پھراسی قاطع نے کسی دوسرے شخص کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا، یا پہلے کسی کا داہنا ہاتھ کاٹا، پھر دوسرے کے داہنے ہاتھ کی انگلی کاٹ دی اس کے بعد دونوں مقطوع آئے اور انھوں نے دعوی کیا تو قاضی پہلے قاطع کی انگلی کاٹے گا اس کے بعد مقطوع الید کو اختیار ہے کہ چاہے تو ماقی ہاتھ کو کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور اگر مقطوع الید پہلے آیا اور اس کی وجہ سے قاطع کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر انگلی کٹا آیا تو اس کے لئے دیت ہے۔(عالمگیری ص۱۳ج۶،مبسوط ص۱۴۳ج۲۶،بدائع صنائع ص۳۰۰ج۷)

مسئلہ۷۵: اگر کسی نے کسی کی انگلی کا ناخن والا پورا کاٹ دیا، پھر دوسرے شخص کی اسی انگلی کو جوڑ سے کاٹ دیا اور پھر تیسرے شخص کی اسی انگلی کو جڑ سے کاٹ دیا اور تینوں انگلیوں کے لئے قاضی کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا حق طلب کیا تو قاضی پہلے پورے والے کے حق میں قاطع کا پہلا پورا یعنی ناخن والا کاٹ دے گا پھر درمیان والے کو اختیار دے گا کہ چاہے تو درمیان سے قاطع کی انگلی کاٹ دے اور پہلے پورے کی دیت نہ لے اور چاہے تو انگلی کی دیت میں سے ۲/۳ دوتہائی لے لے۔ پھر جب درمیان والے نے انگلی کاٹ دی تو تیسرے کو یعنی جس کی انگلی جڑ سے کاٹی گئی تھی اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو قاطع کی انگلی جڑ سے کاٹ دے اور دیت کچھ نہ لے اور چاہے تو پوری انگلی کی دیت قاطع کے مال سے لے لے اور اگر تین میں سے قاضی کے پاس ایک آیا اور دو غائب اور جو آیا وہ پہلے پورے والا ہے تو اس کے حق میں قاطع کی انگلی کا پہلا پورا کاٹا جائے گا۔ پورا کاٹنے کے بعد اگر دونوں غائبین بھی آ گئے تو ان کو مذکورہ بالا اختیار ہوگا۔ اور اگر پہلے وہ آیا جس کی پوری انگلی کاٹی تھی دوسرے دونوں نہیں آئے اور قاضی نے قاطع کی پوری انگلی کاٹ دی پھر دوسرے دونوں آ گئے تو ان کے لئے دیت ہے(عالمگیری ص۱۳ج۶)

مسئلہ۷۶: اگر کسی کا پہنچا کاٹ دیا پھر اسی قاطع نے دوسرے شخص کا وہی ہاتھ کہنی سے کاٹ دیا پھر دونوں مقطوع قاضی کے پاس آئے تو قاضی پہنچے والے کے حق میں قاطع کا پہنچا کاٹ دے گا۔ پھر کہنی والے کو اختیار دے گا کہ چاہے تو باقی ہاتھ کہنی سے کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور اگر دونوں مقطوعوں میں سے ایک حاضر ہوا اور دوسرا غائب تو حاضر کے حق میں قصاص کا حکم دے گا۔(عالمگیری ص۱۳ج۶،مبسوط ص۱۴۵ج۲۶،بدائع صنائع ص۳۰۱ج۷)

مسئلہ۷۷: کسی نے کسی کے ہاتھ کی انگلی کاٹ دی، پھر انگلی کٹے نے قاطع کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو مقطوع الید کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کا ناقص ہاتھ ہی کاٹ دے اور چاہے تو دیت لے لے اور انگلی کا حق باطل ہے۔(عالمگیری ص۱۳۰ج۶)

مسئلہ۷۸(ا): کسی شخص نے دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے پھر ایک نے بحکم قاضی قصاص لے لیا تو دوسرے کو دیت ملے گی اور اگر دونوں ایک ساتھ قاضی کے پاس آئے تو دونوں کے لئے قصاص میں قاطع کا داہنا ہاتھ کاٹ دے گا اور

ہرایک کو ہاتھ کی نصف دیت بھی ملے گی (قاضی خان ج ۳ص ۴۳۶، درمختار ردالمختار ج ۵ص ۴۹۱، بدائع صنائع ج ۷ص ۲۹۹، درر غرر ص ۹۷ ج ۲)

مسئلہ ۷۸(ب): کسی شخص نے دوافراد کے سیدھے ہاتھ قصداً کاٹ دیئےاور قاضی نے دونوں کے قصاص میں قاطع کا ہاتھ کاٹنے اور پانچ ہزار درہم ہاتھ کی دیت دینے کا حکم دیا۔ دونوں نے پانچ ہزار درہم پر قبضہ کرلیا پھر ایک نے معاف کر دیا تو جس نے معاف نہیں کیا ہے۔اس کو نصف دیت ید، یعنی ڈھائی ہزار درہم ملیں گے۔ (قاضی خان ص ۴۳۶ ج ۳، شامی ص ۴۹۱ ج ۵، عالمگیری)

مسئلہ ۷۹: کسی نے دوآدمیوں کے داہنے ہاتھ قصداً کاٹ دیئے۔قاضی نے دونوں کے حق میں قصاص اور دیت کا حکم دیا دیت پر قبضہ سے پہلے ایک نے معاف کر دیا تو دوسرے کو صرف قصاص کا حق ہے۔ دیت معاف ہو جائے گی۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۱ ج ۵، عالمگیری ص ۱۴ ج ۶)

مسئلہ ۸۰: کسی کا ناخن والا پورا قصداً کاٹ دیا وہ اچھا ہوگیا اور قصاص نہیں لیا گیا تھا کہ اسی انگلی کا اور ایک پورا کاٹ دیا تو قصاص میں ناخن والا پورا کاٹ دیا جائے گا اور دوسرے پورے کی دیت ملے گی اور اگر پہلا زخم اچھا نہیں ہوا تھا کہ دوسرا پورا کاٹ دیا تو دونوں پورے ایک ساتھ کاٹ کر قصاص لیا جائے۔ (عالمگیری ص ۱۲ ج ۶)

مسئلہ ۸۱: کسی کا ناخن والا پورا قصدا کاٹ دیا اور زخم اچھا ہوگیا اور اس کا قصاص بھی لے لیا گیا پھر اسی قاطع نے اسی انگلی کا دوسرا پورا کاٹ دیا اور زخم اچھا ہوگیا اور اس کا قصاص بھی لیا جائے گا۔ یعنی قاطع کا دوسرا پورا پورا کاٹ دیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۴ ج ۶، بدائع صنائع ص ۳۰۳ ج ۷)

مسئلہ ۸۲: کسی شخص کا نصف پورا قصداً ٹکڑے کر کے کاٹ دیا اور زخم اچھا ہوگیا پھر بقیہ پورا جوڑ سے کاٹ دیا تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے اور اگر درمیان میں زخم اچھا نہیں ہوا تھا تو جوڑ سے پورا کاٹ کر قصاص لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۴ ج ۶، بدائع صنائع ص ۳۰۲ ج ۷)

مسئلہ ۸۳: قصدا کسی کی انگلیاں کاٹ دیں پھر زخم اچھا ہونے سے پہلے جوڑ سے پہنچا کاٹ دیا تو قاطع کا پہنچا جوڑ سے کاٹ کر قصاص لیا جائے گا، انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی اور اگر درمیان میں زخم اچھا ہوگیا تھا تو انگلیوں میں قصاص لیا جائے گا اور پہنچے کا انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۴ ج ۶)

مسئلہ ۸۴: کسی شخص کی انگلی کا ناخن والا پورا قصداً کاٹ دیا، پھر زخم اچھا ہونے سے پہلے دوسرے پورے کا نصف کاٹ دیا تو قصاص واجب نہیں ہے اور اگر درمیان میں زخم اچھا ہوگیا تھا تو پہلے پورے کا قصاص لیا جائے گا اور باقی کی دیت لی

جائے گی (عالمگیری ص۱۴ ج۶)

مسئلہ۸۵: اگر کسی کی انگلی قصداً کاٹ دی اور اس کی وجہ سے اس کی ہتھیلی شل ہوگئی تو انگلی کا قصاص نہیں ہے۔ ہاتھ کی دیت لی جائے گی (عالمگیری ص۱۴ ج۶)

مسئلہ۸۶: کسی کی انگلی قصداً کاٹی اور چھری نے پھسل کر دوسری انگلی کو بھی کاٹ دیا تو پہلی کا قصاص لیا جائے گا اور دوسری کی دیت لی جائے گی۔ (عالمگیری ص۱۵ ج۶، بدائع صنائع ص۳۰۶ ج۷)

مسائل متفرقہ

مسئلہ۸۷: چند آدمیوں نے ایک ہی چھری کو پکڑ کر کسی شخص کا کوئی عضو قصداً کاٹ دیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا (درمختار و شامی ص۴۹۱ ج۵، طحطاوی علی الدر ص۲۷۱ ج۴، درر غرر شرنبلانی ص۹۷ ج۲)

مسئلہ۸۸: عورت اور مرد اگر ایک دوسرے کے اعضا کاٹ دیں تو ان میں قصاص نہیں ہے اسی طرح اگر غلام اور آزاد ایک دوسرے کا عضو کاٹ دیں یا دو غلام ایک دوسرے کا کوئی عضو کاٹیں تو قصاص نہیں ہے۔ چونکہ ان کے اعضا میں مماثلت نہیں ہے۔ (درمختار و شامی ص۴۸۸ ج۵، بدائع صنائع ص۳۲ ج۷)

مسئلہ۸۹: ذکر کو اگر جڑ سے کاٹ دیا یا صرف پوری سپاری کو کاٹ دیا تو قصاص لیا جائے گا یعنی قاطع کا ذکر جڑ سے کاٹ دیا جائے گا اور سپاری کی صورت میں سپاری کاٹی جائے گی اور درمیان سے کاٹے جانے کی صورت میں قصاص نہیں ہے۔ چونکہ اس صورت میں مماثلت ممکن نہیں ہے۔ (شامی و درمختار ص۴۸۹ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۱۲ ج۶، بحر الرائق ص۳۰۶ ج۸، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۳۴ ج۳، طحطاوی علی الدر ص۲۷۰ ج۴، مجمع الانہر ص۶۲۶ ج۲)

مسئلہ۹۰: خصی یا عنین کا ذکر کاٹ دیا تو اس میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (شامی و درمختار ص۴۸۹ ج۵)

مسئلہ۹۱: بچے کا ذکر کاٹ دیا گیا۔ اگر انتشار ہوتا تھا، تو قصداً کاٹنے میں قصاص اور خطاء کاٹنے میں دیت واجب ہوگی اور اگر انتشار نہیں ہوتا تھا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (شامی و درمختار ص۴۸۹ ج۵)

مسئلہ۹۲: اگر عورت نے کسی کا ذکر کاٹ دیا تو اس میں قصاص نہیں ہے (شامی ص۴۸۹ ج۵)

مسئلہ۹۳: اگر کسی نے کسی کا خصیہ پکڑ کر مسل دیا جس سے وہ نامرد ہوگیا تو دیت لازم ہوگی۔ (بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۴ ج۶)

فصل فی الفعلین

شخص واحد میں قتل اور قطع عضو کا اجتماع

مسئلہ۹۴: کسی شخص کو عضو کاٹ کر قتل کر دیا جائے تو اس میں عقلی وجوہ سولہ نکلیں گی مثلاً دونوں فعل یعنی قتل اور قطع عمداً ہوں گے یا خطاء یا قتل خطا ہوگا اور قطع عمداً یا قتل عمداً ہوگا اور قطع خطاء تو یہ چار صورتیں ہوئیں۔ پھر ہر ایک صورت میں دونوں فعلوں کے درمیان میں صحت واقع ہوئی یا نہیں تو یہ آٹھ صورتیں ہوگئیں۔ پھر یہ دونوں فعل ایک شخص سے صادر ہوں گے یا دو اشخاص سے اس طرح کل سولہ صورتیں بنیں۔ ان سولہ صورتوں میں سے آٹھ صورتیں وہ ہیں جن میں قاطع اور قاتل دو مختلف اشخاص ہوں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک کے ساتھ اس کے فعل کے بموجب قصاص یا دیت لی جائے گی۔ (درمختار و شامی ص۴۹۴ ج ۵)

مسئلہ۹۵: بقیہ آٹھ صورتیں جن میں فاعل ایک شخص ہو ان کا حکم یہ ہے کہ نمبر (۱) قطع اور قتل جب دونوں قصداً ہوں اور درمیان میں صحت واقعہ ہوگئی ہو تو دونوں کا قصاص لیا جائے گا۔ (شامی ص ۴۹۴ ج ۵)

مسئلہ۹۶: قتل و قطع جب دونوں قصداً ہوں اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو ولی کو اختیار ہے کہ چاہے تو پہلے عضو کاٹے، پھر قتل کرے اور چاہے تو قتل پر اکتفا کرے (عنایہ و فتح القدیر ص۲۸۳ ج ۸)

مسئلہ۹۷: قطع اور قتل اگر دونوں خطاء ہوں اور درمیان میں صحت ہوگئی تو دونوں کی دیت لی جائے گی۔ (تبیین الحقائق ص ۱۱۷ ج ۶)

مسئلہ۹۸: قطع اور قتل، اگر دونوں خطاء ہوں اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو صرف دیت نفس واجب ہوگی (تبیین ص ۱۱۷ ج ۶)

مسئلہ۹۹: اگر قطع قصداً ہو اور قتل خطاء اور درمیان میں صحت واقع ہوگئی ہو تو قطع کا قصاص اور قتل کی دیت لی جائے گی۔ (تبیین الحقائق ص ۱۱۷ ج ۶)

مسئلہ۱۰۰: اگر قطع عمداً اور قتل خطاءً ہو اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو قطع میں قصاص اور قتل میں دیت لی جائے گی۔ (تبیین ص ۱۱۷ ج ۶)

مسئلہ۱۰۱: اگر قطع خطاء اور قتل عمداً ہو اور درمیان میں صحت واقع ہوگئی ہو تو قطع کی دیت اور قتل کا قصاص لیا جائے گا۔ (تبیین ص ۱۱۷ ج ۶)

مسئلہ۱۰۲: اگر قطع خطأً اور قتل عمداً ہوا اور درمیان میں صحت واقع نہ ہوئی ہو تو قطع کی دیت اور قتل کا قصاص واجب ہوگا (تبیین ص۱۱۷ ج۶)

مسئلہ۱۰۳: اگر کسی شخص کو نوے کوڑے ایک جگہ مارے وہ جگہ اچھی ہوگئی ہو اور ضربات کے نشانات بھی باقی نہ رہے پھر دس کوڑے دوسری جگہ مارے اس سے وہ مرگیا تو اس صورت میں صرف دیت نفس واجب ہے (درمختار وشامی ص۴۹۴ ج۵، فتح القدیر ص۲۸۴ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۱۸ ج۶، عنایہ ص۲۸۴ ج۸)

مسئلہ۱۰۴: اگر کسی شخص کو نوے کوڑے مارے اور اس کے زخم اچھے ہوگئے مگر نشانات باقی رہ گئے پھر دس کوڑے مارے جن سے وہ مرگیا تو دیت نفس اور انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (تبیین الحقائق ص۱۱۸ ج۶)

مسئلہ۱۰۵: اگر کسی نے کسی کا عضو کاٹا یا اس کو زخمی کر دیا اور زخمی نے جنایت کرنے والے کو معاف کر دیا اور اس کے بعد وہ زخمی اس زخم یا قطع عضو کی وجہ سے مرگیا تو اس میں چار صورتیں بنیں گی۔

(۱) یہ جنایت اگر قصداً تھی اور معاف کرنے والے نے کہا کہ میں نے قطع عضو اور جنایت اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کو معاف کر دیا تو عام معافی ہوجائے گی اور جانی کے ذمے کچھ واجب نہ ہوگا۔ (طحطاوی ص۲۷۳ ج۴، مجمع الانہر ص۶۳۰ ج۲، درر غرر ص۹۸ ج۲)

(۲) اور اگر معاف کرنے والے نے کہا کہ میں نے قطع عضو اور جنایت کو معاف کر دیا اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کا کچھ ذکر نہیں کیا تو استحساناً دیت واجب ہوگی۔ (طحطاوی علی الدر ص۲۷۳ ج۴، بحرالرائق ص۳۱۶ ج۸)

(۳) اور اگر قطع عضو یا زخم خطاء تھا اور مرنے والے نے یہ کہا کہ میں نے قطع عضو سے معاف کر دیا اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کا ذکر نہیں کیا تو سرایت کی معافی نہیں ہوگی اور دیت نفس واجب ہوگی۔

(۴) اور اگر قطع عضو یا زخم خطاء تھا اور مرنے والے نے کہا کہ میں نے قطع عضو اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کو بھی معاف کر دیا تو بالکل معافی ہوجائے گی۔ اور جانی پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری ص۲۶ ج۲، فتح القدیر وعنایہ ص۲۸۵ ج۸، درمختار وشامی ص۴۹۵ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۱۸ ج۲، بحرالرائق ص۳۱۶ ج۸)

مسئلہ۱۰۶: اگر ماں نے اپنے بچے کو تادیب کے لئے مارا اور بچہ مرگیا تو ماں ضامن ہے (شامی ص۴۹۹ ج۵، طحطاوی ص۲۷۵ ج۴)

متفرقات

مسئلہ۱۰۷: کسی نے کسی شخص کے عمدا تیر مارا اور وہ تیر اس شخص کے جسم کے پار ہو کر کسی دوسرے شخص کو لگ گیا اور دونوں مرگئے تو پہلے کا قصاص لیا جائے گا اور دوسرے کی دیت قاتل کے عاقلہ پر واجب ہوگی (درمختار وشامی ص۴۹۲ ج

۵،طحطاوی ص۲۷۲ ج ۵،طحطاوی ص۲۷۲ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۶ ج ۷، دررغررص ۹۷ ج ۲، مجمع الانہر و درالملتقی ص۶۲۹ ج ۲)

مسئلہ۱۰۸: کسی شخص پر سانپ گرا، اس نے اس کو پھینک دیا اور وہ دوسرے شخص پر جا گرا اسی طرح اس نے بھی پھینکا اور وہ تیسرے شخص پر جا گرا اور اس کو کاٹ لیا اور وہ مر گیا تو اگر سانپ نے گرتے ہی کاٹ لیا تھا تو اس آخری پھینکنے والے کے عاقلہ پر دیت ہے اور اگر گرنے کے کچھ دیر بعد کاٹا تو کسی پر کچھ نہیں ہے (درمختار و شامی ص۴۹۲ ج ۵، طحطاوی ص ۲۷۲ ج ۴)

مسئلہ۱۰۹: کسی شخص نے راستہ میں سانپ یا بچھو ڈال دیا اور ڈالنے کے فوراً بعد اس نے کسی کو کاٹ لیا اور وہ مر گیا تو ڈالنے والے کے عاقلہ پر دیت ہے اور اگر کچھ دیر کے بعد یا اپنی جگہ سے ہٹ کر کاٹا تو کسی پر کچھ نہیں۔ (درمختار و شامی ص۴۹۲ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص۲۷۲ ج ۴)

مسئلہ۱۱۰: کسی شخص نے راستے میں تلوار رکھ دی اور کوئی اس پر گر پڑا اور مر گیا اور تلوار بھی ٹوٹ گئی تو مرنے والے کی دیت تلوار رکھنے والے پر ہے اور تلوار کی قیمت مرنے والے کے مال سے ادا کی جائے گی۔ (درمختار و شامی ص۴۹۳ ج ۵، طحطاوی ص۲۷۲ ج ۴)

مسئلہ۱۱۱: عمداً قتل کرنے والے نے ایسے شخص کے ساتھ مل کر قتل کیا جس پر قصاص نہیں ہوتا۔ مثلاً اجنبی نے باپ کے ساتھ مل کر بیٹے کو قتل کیا یا عاقل نے مجنون کے ساتھ مل کر، یا بالغ نے نابالغ کے ساتھ مل کر قتل کیا تو کسی پر قصاص نہیں ہے (درمختار و شامی ص۴۹۳ ج ۵، طحطاوی ص۲۷۲ ج ۴)

مسئلہ۱۱۲: اگر کسی نے اپنی بیوی یا باندی کے ساتھ کسی کو ناجائز حالت میں دیکھا اور للکارنے کے باوجود نہیں بھاگا تو اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس پر قصاص بھی نہیں اور کوئی گناہ بھی نہیں ہے (درمختار ص۴۹۳ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص۲۷۲ ج ۴)

مسئلہ۱۱۳: کسی شخص نے کسی بچے کو اپنا گھوڑا دیا کہ اس کو باندھ دے اور گھوڑے نے لات ماردی جس سے بچہ مر گیا تو گھوڑا دینے والے کے عاقلہ پر دیت ہے۔ اسی طرح بچہ کو لاٹھی یا کوئی اسلحہ دیا اور کہا کہ اس کو پکڑے رہو بچہ تھک گیا اور وہ اسلحہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر گر پڑا جس کے صدمے سے بچہ مر گیا اسلحہ والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت ہے۔ (درمختار و شامی ص۴۹۳ ج ۵، طحطاوی ص۲۷۲ ج ۴)

مسئلہ۱۱۴: اگر کسی نے کسی کا پورا حشفہ (سپاری) قصداً کاٹ دیا تو اس میں قصاص ہے اور اگر بعض کاٹا تو قصاص نہیں ہے

(عالمگیری ص ۱۵ ج ٦، تبیین الحقائق ص ۱۱۲ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۰٦ ج ۸، درمختار وشامی ص ۴۸۹ ج ۵، مجمع الانہر ص ٦۲٦ ج ۲، ہدایہ ص ۵۵۵ ج ۴، بدائع صنائع ص ۳۰۸ ج ۷)

مسئلہ ۱۱۵: کوئی بچہ دیوار پر چڑھا ہوا تھا کہ کوئی شخص نیچے سے اچانک چیخا جس سے بچہ گر کر مرگیا تو اس چیخنے والے پر دیت ہے۔ اور اسی طرح اگر اچانک کسی شخص نے چیخ ماری جس سے کوئی شخص مرگیا تو اس پر اس کی دیت واجب ہے (درمختار و شامی ص ۴۹۳ ج ۵)

مسئلہ ۱۱٦: کسی نے صورت تبدیل کر کے بچہ کو ڈرایا جس سے بچہ ڈر کر پاگل ہوگیا تو ڈرانے والا دیت دے گا۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۳ ج ۵)

مسئلہ ۱۱۷: کسی نے کسی سے کہا پانی یا آگ میں کود جا اور وہ کود گیا اور مرگیا تو یہ دیت دے گا۔ (شامی ص ۴۹۳ ج ۵، طحطاوی ص ۲۷۲ ج ۴)

مسئلہ ۱۱۸: کسی نے کسی کو زخمی کر دیا اور وہ کمائی کرنے کے قابل نہ رہا تو زخمی کرنے والے پر اس کا نفقہ، علاج معالجہ کے مصارف واجب الاداہوں گے۔ (درمختار ص ۴۹۳ ج ۵)

مسئلہ ۱۱۹: کسی ظالم حاکم نے پولیس سے کسی کو اتنا پٹوایا کہ وہ کمائی سے عاجز ہوگیا تو اس کا نفقہ اور علاج کے مصارف اس حاکم پر لازم ہیں۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۴ ج ۵)

مسئلہ ۱۲۰: کسی کے تلوار مارنا چاہتا تھا اور کسی نے تلوار کو پکڑ لیا تلوار والے نے تلوار کھینچی جس سے پکڑنے والے کی انگلیاں کٹ گئیں۔ اگر جوڑ سے کٹی ہیں تو قصاص ہے ورنہ دیت لازم ہے (بزازیہ علی الہندیہ ص ۳۹۳ ج ٦)

مسئلہ ۱۲۱: زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹا اور اس کے قصاص میں زید کا ہاتھ کاٹا گیا پھر عمرو ہاتھ کاٹنے کی وجہ سے مرگیا تو زید کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (طحطاوی ص ۲۷۴ ج ۴، درمختار و شامی ص ۴۹۷ ج ۵، تبیین ص ۱۲۰ ج ٦، عالمگیری ص ۱۵ ج ٦، فتح القدیر و عنایہ ص ۲۹۰ ج ۸، مجمع الانہر ص ٦۳۲ ج ۲)

مسئلہ ۱۲۲: زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹا اور اس کے قصاص میں زید کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس ہاتھ کے کاٹنے کی وجہ سے زید مرگیا، تو اگر زید کا ہاتھ بلاحکم حاکم کاٹا گیا ہے تو عمرو کے عاقلہ پر زید کی دیت واجب ہوگی اور اگر حاکم کے حکم سے ہاتھ کاٹا گیا ہے تو کچھ لازم نہیں ہوگا۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۷ ج ۵، عالمگیری ص ۱۵ ج ٦، تبیین الحقائق ص ۱۲۰ ج ٦، طحطاوی ص ۲۷۵ ج ۴، مجمع الانہر ص ٦۳۲ ج ۲)

مسئلہ ۱۲۳: کسی شخص نے کسی کو قتل کر دیا مقتول کے ولی نے قاتل کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے بعد قاتل کو معاف کر دیا تو اس ولی پر

ہاتھ کاٹنے کی دیت لازم ہوگی۔ (بحرالرائق ص ۳۱۹ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۲۱ ج ۶، شامی و درمختار ص ۴۹۸ ج ۵)

مسئلہ ۱۲۴: اسی طرح اگر معلم نے بچہ کو باپ کی اجازت کے بغیر مارا اور بچہ مر گیا تو معلم پر ضمان ہے اور اگر باپ کی اجازت سے مارا اور بچہ مر گیا تو ضمان نہیں ہے اور اسی طرح شوہر نے اپنی بیوی کو تادیب کے لئے مارا اور وہ مر گئی تو شوہر پر ضمان ہے (درمختار و شامی ص ۴۹۸ ج ۵، طحطاوی ص ۲۷۵ ج ۴، مجمع الانہر ص ۶۳۲ ج ۲)

مسئلہ ۱۲۵: اگر قاضی نے چور کا ہاتھ کاٹا اور چور مر گیا تو قاضی پر کچھ نہیں ہے (درمختار و شامی ص ۴۹۷ ج ۵، طحطاوی ص ۲۷۵ ج ۴، مجمع الانہر ص ۶۳۲ ج ۲)

مسئلہ ۱۲۶: کسی اجنبی عورت کو اس طرح مارا کہ اس کے مخرج بول وحیض ایک ہو گئے۔ یا مخرج حیض ومقعد ایک ہو گئے تو اگر وہ پیشاب کو روک سکتی ہے تو جانی پر تہائی دیت واجب ہوگی اور اگر پیشاب کو نہیں روک سکتی ہے تو جانی پر کل دیت واجب ہوگی۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۹ ج ۵، طحطاوی ص ۲۷۵ ج ۴)

مسئلہ ۱۲۷: اگر کسی شخص نے باکرہ سے زنا کیا جس سے اس کے مخرجین ایک ہو گئے، اگر یہ فعل عورت کی رضامندی سے تھا تو دونوں کو حد لگائی جائے گی اور تاوان نہیں ہوگا اور اگر بالجبر تھا تو مرد پر حد اور دیت دونوں واجب ہیں۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۹ ج ۵)

مسئلہ ۱۲۸: اگر اپنی زوجہ بالغہ سے وطی کی جو اس کی استطاعت رکھتی تھی اور اس کی وجہ سے مخرجین کی درمیانی جگہ پھٹ کر ایک ہوگئی تو شوہر پر کوئی تاوان نہیں ہے اور اگر زوجہ نابالغہ سے یا ایسی زوجہ سے جو اس کی استطاعت نہیں رکھتی تھی۔ یا کسی عورت سے جبراً وطی کی اور مخرجین ایک ہو گئے یا موت واقع ہوگئی تو عاقلہ پر دیت لازم ہوگی۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۹ ج ۵)

مسئلہ ۱۲۹: جراح نے آنکھ کا آپریشن کیا اور آنکھ پھوٹ گئی اور جراح اس فن کا ماہر نہ تھا تو اس پر نصف دیت لازم ہے (درمختار و شامی ص ۴۹۹ ج ۵)

مسئلہ ۱۳۰: بچہ چھت سے گر پڑا اور اس کا سر پھٹ گیا اکثر جراحوں نے یہ رائے دی کہ اگر اس کا آپریشن کیا گیا تو مر جائے گا اور ایک نے کہا کہ اگر آپریشن نہیں کیا گیا تو مر جائے گا لہذا میں آپریشن کرتا ہوں اور اس نے آپریشن کر دیا اور دو ایک دن بعد بچہ مر گیا تو اگر آپریشن صحیح طریقے پر ہوا اور ولی کی اجازت سے ہوا تو جراح ضامن نہیں ہے۔ اور اگر ولی کی اجازت کے بغیر تھا یا غلط طریقے سے ہوا تھا تو ظاہر یہ ہے کہ قصاص لیا جائے گا۔ (درمختار و شامی ص ۴۹۹ ج ۵)

مسئلہ۱۳۱: کسی کا ناخن اکھیڑ دیا اگر پہلے جیسا دوبارہ اگ آیا تو کچھ نہیں ہے اور اگر نہ اگا، یا عیب دار اگا تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا لیکن عیب دار اگنے کا تاوان نہ اگنے کے تاوان سے کم ہوگا۔(بزازیہ علی الہندیہ ص۳۹۳ ج۶)

باب الشہادۃ علی القتل (قتل پر گواہی کا بیان)

مسئلہ۱۳۲: مستور الحال دو آدمیوں نے کسی کے خلاف قتل کی گواہی دی تو اس کو قید کر لیا جائے۔ یہاں تک کہ گواہوں کے متعلق معلومات کی جائیں۔اسی طرح اگر ایک عادل آدمی نے کسی کے خلاف قتل کی شہادت دی تو اس کو چند دن قید میں رکھا جائے گا۔اگر مدعی دوسرا گواہ پیش کرے تو مقدمہ چلے گا ورنہ رہا کر دیا جائے گا۔(عالمگیری ص ۱۵ ج ۶، شامی ص ۵۰۰ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۱ ج ۳)

مسئلہ۱۳۳: کسی نے دعوی کیا کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو خطاءً قتل کر دیا اور کہتا ہے کہ گواہ شہر میں ہیں اور قاضی سے مطالبہ کرتا ہے کہ مدعی علیہ سے ضمانت لے لی جائے تو قاضی مدعی علیہ سے تین دن کے لئے ضمانت طلب کرے گا اور اگر مدعی کہتا ہے کہ میرے گواہ غائب ہیں اور گواہوں کے حاضر ہونے کے وقت تک کے لئے ضمانت کا مطالبہ کرتا ہے تو قاضی مدعی کی بات نہیں مانے گا اور اگر دعوی کرتا ہے کہ میرے باپ کو عمداً قتل کیا گیا ہے اور ضمانت کا مطالبہ کرتا ہے تو قاضی ضمانت نہیں لے گا۔(مبسوط ص ۱۰۶ ج ۲۶، قاضی خان ص ۳۹۶ ج ۴، عالمگیری ص ۱۶ ج ۶)

مسئلہ۱۳۴: مقتول کے ایک بیٹے نے دعوی کیا کہ میرے باپ کو عمداً زید نے قتل کر دیا اور اس پر گواہ بھی پیش کر دیئے۔مگر مقتول کا دوسرا بیٹا غائب ہے تو قاضی شہادت کو قبول کرلے گا اور قاتل کو قید کر دے گا، لیکن ابھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ جب دوسرا بیٹا حاضر ہو کر دوبارہ شہادت پیش کرے گا تو قصاص لیا جائے گا۔(عالمگیری ص ۱۶ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۰ ج ۵، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۹۲ ج ۸، تبیین ص ۱۲۱ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۰ ج ۸)

مسئلہ۱۳۵: اور اگر مقتول کے ایک بیٹے نے دعوی کیا کہ میرے باپ کو زید نے خطاءً قتل کر دیا اور گواہ بھی پیش کر دیئے اور دوسرا بیٹا غائب ہے تو قاضی زید کو قید کر دے گا اور جب دوسرا بیٹا حاضر ہوگا تو اس کو دوبارہ شہادت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس کی حاضری پر مقدمہ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔(عالمگیری ص ۱۶ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۰ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۲۱ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۰ ج ۸)

مسئلہ۱۳۶: ورثا نے دو اشخاص پر اپنے باپ کے قتل عمد کا الزام لگایا اور گواہ پیش کئے مگر ایک قاتل غائب ہے تو حاضر کے مقابلہ میں یہ گواہی قبول کر لی جائے گی اور اس کو قصاص میں قتل کر دیا جائے گا۔ پھر جب دوسرا آئے اور قتل کا انکار کرے تو

ورثاء کو دوبارہ گواہی پیش کرنا ہوگی۔(عالمگیری ص۱۶ ج۶)

مسئلہ۱۳۷: دو گواہوں نے کسی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے فلاں شخص کو تلوار سے زخمی کر دیا تھا اور وہ زخمی صاحب فراش رہ کر مر گیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور قاضی کو گواہوں سے یہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ ان زخموں کی وجہ سے مرا یا کسی اور وجہ سے۔اور اگر گواہوں نے صرف یہ کہا کہ اس نے تلوار سے زخمی کیا۔ یہاں تک کہ مجروح مر گیا یہ بھی عمداً قتل مانا جائے گا۔بہتر یہ ہے کہ قاضی گواہوں سے سوال کرے کہ اس نے قصداً ایسا کیا ہے یا نہیں؟(عالمگیری ص۱۶ ج۶،شامی ص۵۰۱ ج۵،بحرالرائق ص۳۲۳ ج۸،مبسوط ص۱۶۷ ج۲۶،قاضی خان ص۳۹۸ ج۴)

مسئلہ۱۳۸: دو آدمیوں نے گواہی دی کہ زید نے فلاں شخص کو تلوار سے خطاءً قتل کر دیا تو یہ شہادت قبول کر لی جائے گی اور عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر گواہوں نے یہ کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ قصداً قتل کیا ہے یا خطاء،تب بھی یہ گواہی مقبول ہوگی اور قاتل کے مال میں سے دیت دلائی جائے گی۔(عالمگیری ص۱۶ ج۶)

مسئلہ۱۳۹: ایک گواہ نے کسی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے خطاً قتل کیا ہے اور دوسرے گواہ نے کہا کہ قاتل نے اس کا اقرار کیا ہے کہ اس سے یہ فعل خطاً سرزد ہوا ہے تو یہ گواہی باطل ہے۔(عالمگیری ص۱۶ ج۶،قاضی خان ص۳۹۵ ج۴، تبیین ص۱۲۳ ج۶،مبسوط ص۱۰۴ ج۲۶،مجمع الانہر ص۶۳۵ ج۲)

مسئلہ۱۴۰: اگر دونوں گواہ زمان و مکان میں اختلاف کرتے ہیں تو گواہی باطل ہے مگر جب دونوں جگہیں قریب قریب ہیں۔مثلاً ایک گواہ کسی چھوٹے مکان کے ایک حصہ میں وقوع قتل کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اسی مکان کے دوسرے حصے میں تو یہ گواہی مقبول ہوگی(بحرالرائق ص۳۲۳ ج۸،عالمگیری ص۱۶ ج۶،فتح القدیر و عنایہ ص۲۹۵ ج۸،درمختار و شامی ص۵۰۱ ج۵)

مسئلہ۱۴۱: اگر دو گواہوں میں موضع زخم میں اختلاف ہے تب بھی گواہی باطل ہے(عالمگیری ۱۶ ج۶)

مسئلہ۱۴۲: اگر دو گواہوں میں آلہ قتل میں اختلاف ہوا ایک کہے کہ تلوار سے قتل کیا دوسرا کہے کہ پتھر سے قتل کیا۔یا ایک کہے کہ تلوار سے قتل کیا اور دوسرا کہے کہ چھری سے قتل کیا یا ایک کہے کہ پتھر سے قتل کیا اور دوسرا کہے کہ لاٹھی سے قتل کیا تو یہ گواہی باطل ہے۔(عالمگیری ص۱۶ ج۶،درمختار و شامی ۵۰۱ ج۵،تبیین ص۱۲۳ ج۶،بحرالرائق ص۳۲۳ ج۸،مبسوط ص۱۶۸ ج۲۶،قاضی خان ص۳۹۵ ج۴،مجمع الانہر ص۶۳۴ ج۲)

مسئلہ۱۴۳: ایک گواہ نے گواہی دی کہ قاتل نے تلوار سے قتل کرنے کا اقرار کیا تھا اور دوسرے گواہ نے کہا کہ قاتل نے چھری

سے قتل کرنے کا اقرار کیا تھا اور مدعی کہتا ہے کہ قاتل نے دونوں باتوں کا اقرار کیا تھا، لیکن اس نے قتل کیا ہے نیزہ مار کر، تو یہ گواہی قبول کی جائے گی۔ اور قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۶ ج ۶)

مسئلہ۱۴۴: ایک گواہ نے گواہی دی کہ اس نے تلوار یا لاٹھی سے قتل کیا ہے اور دوسرے گواہ نے کہا کہ اس نے قتل کیا ہے مگر میں یہ نہیں جانتا کہ کس چیز سے قتل کیا ہے۔ تو یہ گواہی قبول نہیں کی جائے گی (عالمگیری ص ۱۶ ج ۶، قاضی خان ص ۳۹۵ ج ۴، درمختار و شامی ص ۵۰۱ ج ۵، تبیین ص ۱۲۳ ج ۶، فتح القدیر و عنایہ ۲۹۵ ج ۸، مجمع الانہر ص ۶۳۴ ج ۲)

مسئلہ۱۴۵: دو شخصوں نے گواہی دی کہ زید نے عمرو کو قتل کیا ہے اور ہم یہ نہیں جانتے کہ کس چیز سے قتل کیا ہے تو یہ گواہی قبول کر لی جائے گی۔ اور قاتل کے مال سے دیت دلائی جائے گی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۱۶ ج ۶، قاضی خان ص ۳۹۵ ج ۴، درمختار و شامی ص ۵۰۲ ج ۵، فتح القدیر ص ۱۴۷ عنایہ ص ۲۹۵ ج ۸، تبیین ص ۱۲۳ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۳ ج ۸، طحطاوی ص ۲۷۸ ج ۴، مجمع الانہر ص ۶۳۵ ج ۲، وملتقی الابحر ص ۶۳۵ ج ۲)

مسئلہ۱۴۶: اگر دو آدمی دو اشخاص کے متعلق گواہی دیں کہ انھوں نے زید کے ایک ہی ہاتھ کی ایک ایک انگلی کاٹی ہے اور یہ نہ بتائیں کہ کس نے کونسی انگلی کاٹی ہے تو یہ شہادت باطل ہے۔ (عالمگیری ص ۱۶ ج ۶، مبسوط ص ۱۷۱ ج ۲۶)

مسئلہ۱۴۷: دو آدمی دو اشخاص کے متعلق گواہی دیتے ہیں کہ ان دونوں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے۔ ایک نے تلوار سے اور ایک نے لاٹھی سے اور گواہ یہ نہیں بتائے کہ کس نے لاٹھی سے اور کس نے تلوار سے قتل کیا ہے تو یہ گواہی باطل ہے۔ (عالمگیری ص ۱۶ ج ۶)

مسئلہ۱۴۸: دو آدمیوں نے گواہی دی کہ زید نے عمرو کا ہاتھ پہنچے سے قصداً کاٹا ہے اور ایک تیسرے گواہ نے کہا کہ زید نے عمرو کا پاؤں ٹخنے سے کاٹا ہے۔ پھر تینوں نے یہ گواہی دی کہ مجروح صاحب فراش رہ کر مر گیا اور مقتول کا ولی یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ دونوں فعل عمداً ہوئے ہیں تو قاتل کے مال سے نصف دیت دلائی جائے گی۔ (عالمگیری ص ۱۶ ج ۶، مبسوط ص ۱۶۸ ج ۲۶)

مسئلہ۱۴۹: دو آدمیوں نے کسی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے فلاں شخص کا ہاتھ پہنچے سے قصداً کاٹا، پھر اس کو قصداً قتل کر دیا تو مقتول کے ورثاء کو یہ حق ہے کہ پہلے ہاتھ کاٹ کر قصاص لیں اور پھر قتل کریں۔ ہاں قاضی کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ ان سے کہے کہ صرف قتل پر اکتفاء کرو۔ ہاتھ کا قصاص مت لو (عالمگیری ص ۱۷ ج ۶)

مسئلہ۱۵۰: دو آدمیوں نے زید کے خلاف گواہی دی کہ اس نے عمرو کو خطاء قتل کیا ہے اور قاضی نے اس پر دیت کا فیصلہ کر دیا۔

اس کے بعد عمرو جس کے قتل کی گواہی دی گئی تھی زندہ آ گیا تو جن لوگوں نے دیت ادا کی تھی ان کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عمرو کے ولی کو ضامن قرار دیں یا گواہوں کو، اگر گواہوں کو ضامن بنائیں اور وہ تاوان دے دیں تو پھر وہ گواہ ولی سے دیت واپس لے لیں۔ (عالمگیری ص ۱۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۲ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۳۵ ج ۲)

مسئلہ ۱۵۱: دو آدمیوں نے زید کے خلاف گواہی دی کہ اس نے عمرو کو قصداً قتل کیا ہے اور زید کو قصاص میں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد عمرو زندہ واپس آ گیا تو زید کے ورثا کو اختیار ہے کہ عمرو کے ولی سے دیت لیں یا گواہوں سے (عالمگیری ص ۱۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۳ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۳۵ ج ۲)

مسئلہ ۱۵۲: دو آدمیوں نے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے قتل خطا یا عمد کا اقرار کیا ہے اور اس پر فیصلہ کر دیا گیا اس کے بعد وہ شخص زندہ پایا گیا تو گواہوں پر کوئی تاوان نہیں۔ البتہ دونوں صورتوں میں ولی مقتول پر تاوان ڈالا جائے گا (ہندیہ ص ۱۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۳ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۳۶ ج ۲)

مسئلہ ۱۵۳: دو آدمیوں نے گواہی دی کہ فلاں دو اشخاص نے ہم کو گواہ بنایا ہے کہ زید نے عمرو کو خطاً قتل کر دیا ہے۔ ان کی گواہی پر دیت کا حکم دے دیا گیا۔ اس کے بعد عمرو زندہ پایا گیا تو ولی پر دیت واپس کرنا واجب ہے اور ان شاہدین فرع پر کچھ تاوان نہیں ہے۔ اگرچہ اصل گواہ آ کر ان کو گواہ بنانے سے انکار کریں۔ اور اگر اصل گواہ آ کر یہ اقرار کریں کہ ہم نے جان بوجھ کر غلط بات پر ان کو گواہ بنایا تھا تب بھی ان شاہدین فرع پر کچھ تاوان نہیں ہے۔ (ہندیہ ص ۱۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۳ ج ۵)

مسئلہ ۱۵۴: کسی نے دعوی کیا کہ فلاں شخص نے میرے ولی کا سر پھاڑ دیا اور اسی سے اس کی موت واقع ہوگئی اور دو گواہوں نے زخم کی گواہی دی اور یہ کہا کہ وہ مرنے سے پہلے اچھا ہو گیا تھا۔ تو زخم کے بارے میں ان کی شہادت مان لی جائے گی۔ اور صرف زخم کے قصاص کا حکم دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر ایک گواہ نے کہا کہ وہی زخم موت کا سبب بنا تھا اور دوسرے نے کہا کہ وہ مرنے سے پہلے اچھا ہو گیا تھا تب بھی صرف زخم کے قصاص کا حکم دیا جائے گا۔ (ہندیہ ص ۱۷ ج ۶)

مسئلہ ۱۵۵: کسی مقتول نے دو بیٹے چھوڑے ان میں سے ایک نے کسی شخص کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے میرے باپ کو عمداً قتل کیا ہے اور دوسرے بیٹے نے گواہ پیش ئے کہ اس نے اور دوسرے شخص نے مل کر میرے باپ کو قصداً قتل کیا ہے تو اس صورت میں قصاص نہیں ہے۔ (ہندیہ ص ۱۷ ج ۶)

مسئلہ ۱۵۶: کسی مقتول کے دو بیٹے ہین ان میں سے ایک نے گواہ پیش کئے کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو عمداً قتل کیا ہے اور

دوسرے بیٹے نے گواہ پیش کئے کہ اس کے غیر فلاں شخص نے میرے باپ کو خطاءً قتل کیا ہے تو کسی سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پہلے بیٹے کے لئے اس کے مدعی علیہ کے مال سے ۳ سال میں نصف دیت لی جائے گی۔اور دوسرے بیٹے کے لئے مدعی علیہ کے عاقلہ سے بقیہ نصف دیت ۳ سال میں لی جائے گی۔(ہندیہ از زیادات ص ۱۷ ج ۶)

مسئلہ ۱۵۷: کسی مقتول نے دو بیٹے اور ایک موصی لہ (جس کے لئے وصیت کی گئی) چھوڑے۔ پھر ایک بیٹے نے دعوی کیا کہ فلاں شخص نے میرے باپ کو عمداً قتل کیا ہے اور اس پر گواہ پیش کئے اور دوسرے بیٹے نے اسی قاتل یا دوسرے شخص پر خطاءً قتل کا الزام لگا کر گواہ پیش کئے اور موصی لہ قتل خطا کے مدعی کی تصدیق کرتا ہے تو اس بیٹے اور موصی لہ کے لئے قاتل کے عاقلہ پر ۳ سال میں ۳/ ۲ دیت ہے اور قتل عمد کے مدعی بیٹے کے لئے قاتل کے مال میں ۳ سال میں ۳ یٰ ا دیت ہے اور اگر موصی لہ نے قتل عمد کے مدعی کی تصدیق کی تو قتل خطا کے مدعی کے لئے ایک تہائی دیت قاتل کے عاقلہ پر ۳ برس میں ہے۔اور نصف دیت کا تہائی موصی لہ کے لئے اور نصف دیت کا دو تہائی قتل عمد کے مدعی کے لئے قاتل کے مال میں ہے اور اگر موصی لہ نے دونوں کی تصدیق یا تکذیب کی تو موصی لہ کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر موصی لہ کہتا ہے کہ مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ قتل خطاء ہوا ہے یا عمداً تو اس کا حق ابھی باطل نہیں ہوگا۔جس وقت بھی موصی لہ کسی ایک بیٹے کی تصدیق کر دے گا تو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق موصی لہ کو حق مل جائے گا اور اگر بجائے موصی لہ کے مقتول کا تیسرا بیٹا ہو اور تصدیق و تکذیب میں مذکورہ بالا صورتیں اختیار کرے، تو ایک صورت کے سوا باقی تمام صورتوں میں وہی حکم ہے اور وہ ایک صورت یہ ہے کہ اگر تیسرے بیٹے نے مدعی قتل عمد کی تصدیق کی تو اس کو اور مدعی قتل عمد کو ایک تہائی دیت ملے گی۔(ہندیہ ص ۱۷ ج ۶)

مسئلہ ۱۵۸: مقتول کے دو بیٹوں میں سے بڑے نے چھوٹے کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے باپ کو قتل کیا ہے اور چھوٹے نے گواہ پیش کئے کہ فلاں اجنبی نے قتل کیا ہے تو بڑے کو چھوٹے سے نصف دیت دلائی جائے گی اور چھوٹے کو اس اجنبی سے نصف دیت دلائی جائے گی (ہندیہ ص ۱۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۳ ج ۸)

مسئلہ ۱۵۹: مقتول کے تین بیٹوں میں سے بڑے نے منجھلے کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے باپ کو قتل کیا ہے اور منجھلے نے چھوٹے کے خلاف گواہ پیش کئے کہ اس نے باپ کو قتل کیا ہے اور چھوٹے نے بڑے کے خلاف قتل کے گواہ پیش کئے تو سب شہادتیں قبول کر لی جائیں گی، لیکن قصاص کسی سے بھی نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ ہر مدعی اپنے مدعی علیہ سے ایک تہائی دیت لے گا (ہندیہ ۱۸ ج ۶)

مسئلہ ۱۶۰: مقتول نے زید، عمرو اور بکر تین بیٹے چھوڑے زید نے گواہ پیش کئے کہ عمرو و بکر نے باپ کو قتل کیا ہے اور عمرو و بکر نے

زید کے قاتل ہونے پر گواہ پیش کئے تو قول امام پر زید دونوں بھائیوں سے ان کے مال میں سے نصف دیت لے گا اگر قتل عمد کا دعوی تھا اوران کے عاقلہ سے نصف دیت لے گا اگر قتل خطاء کا دعوی تھا اور عمرو و بکر زید کے مال سے نصف دیت لیں گے اگر قتل عمد کا دعوی تھا اور اگر قتل خطاء کا دعوی تھا تو زید کے عاقلہ سے نصف دیت لیں گے۔ (ہندیہ ص ۱۸ ج ۶)

مسئلہ ۱۶۱: مقتول نے ایک بیٹا اور ایک بھائی چھوڑا ان میں سے ہر ایک دوسرے پر قتل کا دعوی کر کے اس کے خلاف گواہ پیش کرتا ہے تو بھائی کے گواہ لغو قرار پائیں گے اور بیٹے کے گواہوں کی گواہی پر بھائی کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ہندیہ ص ۱۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۴ ج ۸)

مسئلہ ۱۶۲: دو آدمیوں میں سے ہر ایک نے زید کے قتل کا اقرار کیا اور ولی زید کہتا ہے کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے۔ تو قصاص میں دونوں کو قتل کر دیا جائے گا۔ (ہندیہ ص ۱۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۵ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۲۴ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۳۵ ج ۲، ملتقی الابحر ص ۶۳۵ ج ۲)

مسئلہ ۱۶۳: اگر چند گواہوں نے گواہی دی کہ زید کو فلاں شخص نے قتل کیا ہے اور دوسرے چند گواہوں نے گواہی دی کہ زید کا قاتل دوسرا شخص ہے اور ولی نے کہا کہ دونوں نے قتل کیا ہے تو یہ دونوں شہادتیں باطل ہیں (ہندیہ ص ۱۹ ج ۶، فتح القدیر ص ۲۹۷ ج ۸، وعنایہ، تبیین الحقائق ص ۱۲۴ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۳۶ ج ۲)

مسئلہ ۱۶۴: کسی شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کو قصداً قتل کیا ہے اور مقتول کے ولی نے اس کی تصدیق کر کے قصاص میں اس کو قتل کر دیا، پھر ایک دوسرے شخص نے آ کر اقرار کیا کہ میں نے اس کو قصداً قتل کیا ہے تو ولی اس کو بھی قتل کرسکتا ہے اور اگر پہلے قاتل کے اقرار کے وقت ولی نے اس سے یہ کہا تھا کہ تو نے تنہا عمداً قتل کیا تھا اور اس کو قصاص میں قتل کر دیا پھر دوسرے نے آ کر یہ اقرار کیا کہ میں نے تنہا عمداً قتل کیا ہے اور ولی نے اس کی تصدیق بھی کر دی تو ولی پر پہلے قاتل کے قتل کی دیت واجب ہوگی اور دوسرے قاتل پر ولی کے لئے دیت لازم ہوگی (ہندیہ از محیط ص ۱۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۵ ج ۸)

مسئلہ ۱۶۵: کسی نے کسی کے قتل خطاء کا اقرار کیا اور ولی مقتول قتل عمد کا دعوی کرتا ہے تو قاتل کے مال سے ولی کو دیت دلوائی جائے گی۔ (ہندیہ ص ۱۹ ج ۶، مبسوط ص ۱۰۵ ج ۲۶)

مسئلہ ۱۶۶: اگر قاتل قتل عمد کا اقرار کرے اور ولی مقتول قتل خطا کا مدعی ہو تو مقتول کے ورثاء کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر ولی نے بعد میں قاتل کے قول کی تصدیق کر دی اور کہہ دیا کہ تو نے قصداً قتل کیا ہے تو قاتل پر دیت لازم ہے۔ (عالمگیری

ازمحیط وقاضی خاں ص۱۹ا ج ٦)

مسئلہ ۱٦۷: کسی شخص نے دوآ دمیوں پر دعویٰ کیا کہ انھوں نے میرے باپ کوعمداً آ لہ دھار دار سے قتل کر دیا ہے ان میں سے ایک شخص نے تنہا عمداً قتل کا اقرار کیا اور دو گواہوں نے گواہی دی کہ دوسرے مدعی علیہ نے تنہا قصداً قتل کیا ہے تو یہ شہادت قبول نہیں کی جائے گی اور اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر خطاً قتل کا دعوی ہو تو اقرار کرنے والے سے نصف دیت لی جائے گی اور دوسرے مدعی علیہ پر کچھ لازم نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۱۹ا ج ٦)

مسئلہ ۱٦۸: اگر دو مدعی علیہ میں سے ایک نے تنہا عمداً قتل کرنے کا اقرار کیا اور دوسرے نے انکار۔ اور مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور اگر دونوں میں سے ایک نے خطاً قتل کا اور دوسرے نے عمداً قتل کا اقرار کیا تو دونوں پر دیت لازم ہوگی۔ (عالمگیری ص ۱۹ا ج ٦)

مسئلہ ۱٦۹: کسی نے دوآ دمیوں پر دعوی کیا کہ انھوں نے میرے ولی کو دھار دار آلے سے قتل کیا ہے ان میں سے ایک نے مدعی کی تصدیق کی اور دوسرے نے کہا کہ میں نے خطاً لاٹھی سے مارا تھا تو ان دونوں کے مال میں سے ولی کو تین (۳) سال میں دیت دلائی جائے گی۔ اور اگر ولی کا دعوی قتل خطا کا تھا اور ان دونوں نے قتل عمداً کا اقرار کیا تو مدعی علیہ بری کر دیئے جائیں گے اور اگر دعوی قتل خطا کا تھا اور مدعی علیہ نے مدعی کی تصدیق کی تو دیت واجب ہوگی اور اگر دعوی قتل خطا کا تھا اور ایک قاتل نے عمداً قتل کا اقرار کیا اور دوسرے نے قتل خطا کا تب بھی دونوں پر دیت لازم ہوگی۔ (عالمگیری ص ۱۹ا ج ٦ از محیط ، بحرالرائق ص ۳۲۵ ج ۸)

مسئلہ ۱۷۰: کسی نے دو اشخاص پر دعویٰ کیا کہ انھوں نے میرے ولی کو عمداً قتل کیا ہے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے عمداً قتل کیا ہے اور دوسرے نے قتل ہی کا انکار کر دیا تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور اگر دعوی قتل خطا کا ہو اور ایک مدعی علیہ کہے کہ ہم نے عمداً قتل کیا ہے اور دوسرا قتل ہی کا انکار کرے تو ملزم بری کر دئے جائیں گے۔ (عالمگیری ص ۱۹ا ج ٦)

مسئلہ ۱۷۱: کسی نے زید سے کہا کہ میں نے اور فلاں شخص نے تیرے ولی کو عمداً قتل کیا ہے اور اس کے ساتھی نے کہا کہ ہم نے خطاءً قتل کیا ہے اور زید نے اقرار کرنے والے سے کہا کہ تنہا تو نے عمداً قتل کیا ہے تو زید قتل عمد کا اقرار کرنے والے سے قصاص لے گا اور اگر زید نے قتل خطا کا دعویٰ کیا تو دونوں بری کر دئے جائیں گے۔ (ہندیہ ص ۱۹ا ج ٦ ، بحرالرائق ص ۳۲۵ ج ۸)

مسئلہ ۱۷۲: کسی نے زید سے کہا کہ میں نے تیرے ولی کا ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور فلاں شخص نے اس کا پیر قصداً کاٹا تھا اور اسی وجہ سے

اس کی موت واقع ہوگئی تھی اور زید کہتا ہے کہ تو نے تنہا اس کے ہاتھ پیر عمداً کاٹے ہیں اور دوسرا شخص اس جرم میں شرکت کا انکار کرتا ہے۔ تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا اور اگر زید نے کہا کہ تو نے عمداً اس کا ہاتھ کاٹا تھا اور پیر کاٹنے والے کا مجھ کو علم نہیں تو ابھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ ہاں اگر کسی وقت زید اس ابہام کو دور کر دے اور یہ کہے کہ مجھے یاد آ گیا کہ تیرے ساتھی نے قصداً پیر کاٹا تھا تو اقرار کرنے والا قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ لیکن اگر قاضی اس کے ابہام کو دور کرنے سے پہلے بطلان حق کا فیصلہ کر چکا ہے تو اس کا ابہام دور کرنے سے حق واپس نہیں ملے گا (ہندیہ ص۲۰ ج۶، بحرالرائق ص۳۲۵ ج۸)

مسئلہ۱۷۳: کوئی شخص مقتول پایا گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے تھے اور ولی نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے اس کا داہنا ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور فلاں شخص نے اس کا بایاں ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور ان دونوں ہاتھوں کے کاٹنے سے اس کی موت واقع ہوئی تھی۔ بایاں ہاتھ کاٹنے والے نے قصداً ہاتھ کاٹنے اور صرف اسی سبب سے موت واقع ہونے کا اقرار کیا اور دایاں ہاتھ کاٹنے والے نے قطع ید کا انکار کیا تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر ولی نے کہا کہ فلاں شخص نے بایاں ہاتھ قصداً کاٹا تھا اور داہنا ہاتھ بھی قصداً کاٹا گیا ہے مگر اس کے کاٹنے والے کا مجھے علم نہیں ہے اور موت دونوں ہاتھوں کے کٹنے سے واقع ہوئی ہے بایاں ہاتھ کاٹنے والا اقرار کرتا ہے کہ میں نے عمداً بایاں ہاتھ کاٹا ہے اور صرف اسی وجہ سے موت واقع ہوئی ہے، تو اقرار کرنے والا بھی بری ہو جائے گا۔ اور اگر ولی نے کہا کہ فلاں نے داہنا ہاتھ قصداً کاٹا اور فلاں نے بایاں قصداً کاٹا اور بائیں ہاتھ کا کاٹنے والا کہتا ہے کہ میں نے بایاں ہاتھ قصداً کاٹا ہے اور داہنا ہاتھ کاٹنے والے کا مجھ علم نہیں ہے لیکن یہ جانتا ہوں کہ داہنا ہاتھ قصداً کاٹا گیا اور موت اسی سے واقع ہوئی ہے، تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔ اقرار کرنے والے پر نصف دیت لازم ہوگی (عالمگیری از محیط ص۲۰ ج۲۰، بحرالرائق ص۳۲۵ ج۸)

مسئلہ۱۷۴: کسی مقتول کے دو بیٹوں میں سے ایک حاضر اور دوسرا غائب ہے۔ حاضر نے کسی شخص پر اپنے باپ کے قتل عمد کا دعوی کیا اور گواہ پیش کر دیئے لیکن قاتل نے اس بات کے گواہ پیش کئے کہ غائب بیٹے نے مجھے معاف کر دیا ہے تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور مدعی کو نصف دیت دلائی جائے گی۔ (درمختار و شامی ص۵۰۰ ج۵، بحرالرائق ص۳۲۰ ج۸، تبیین ص۱۲۲ ج۶، فتح القدیر و عنایہ ص۲۹۳ ج۸)

مسئلہ۱۷۵: قتل خطا اور ہر ایسے قتل میں جس میں قصاص واجب نہ ہو ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت قبول کر لی جائے گی۔ (خانیہ ص۳۹۵ ج۴، طحطاوی علی الدر ص۲۷۶ ج۴)

مسئلہ۱۷۶: کسی بچے نے یہ اقرار کیا کہ میں نے اپنے باپ کو عمداً قتل کر دیا ہے تو اس پر قصاص واجب نہیں ہوگا اور مقتول کی دیت

بچہ کے عاقلہ پرواجب ہوگی اور بچہ وارث بھی ہوگا۔مجنون کا حکم بھی یہی ہے(خانیہ ص۳۹۵ج۴)

مسئلہ۱۷۷: اگر نابالغ بچے کے کسی ایسے قریبی رشتے دار کو قتل کردیا گیا یا اعضاء کاٹ دیئے گئے جس کے قصاص کا حق بچے کو تھا، تو اس بچے کے باپ کو قصاص لینے اور دیت کے مساوی یا اس سے زیادہ مال پر صلح کرنے کا حق ہے اور اگر مقدار دیت سے کم پر صلح کرلے گا تب بھی صلح صحیح ہوجائے گی لیکن پوری دیت لازم ہوگی مگر معاف کرنے کا حق نہیں ہے اور وصی کو نفس کے قصاص وعفو کا حق نہیں ہے۔صرف دیت کے مساوی یا اس سے زیادہ مال پر صلح کا حق ہے اور مادون النفس میں قصاص وصلح کا حق ہے،عفو کا حق نہیں ہے۔(شامی ص۴۷۵ج۵،قاضی خاں ۴۴۲ج۳،دررغرر ص۹۴ ج۲،طحطاوی ص۲۶۳ج۴)

مسئلہ۱۷۸: قاتل اور اولیائے مقتول اگر مال پر صلح کرلیں تو قصاص ساقط ہوجائے گا اور جس مال پر صلح کی ہے وہ لازم ہوگا اور اگر نقد وادھار کا ذکر نہیں کیا تو فوراً ادا کرنا واجب ہوگا۔(عالمگیری ص۲۰ج۶،فتح القدیر وعنایہ ص۲۷۵ج۸)

مسئلہ۱۷۹: اگر قتل خطاء تھا اور مال معین پر صلح کی اور اس کا کوئی وقت معین نہیں کیا تو اگر قاضی کی قضا اور دیت کی کسی خاص قسم پر فریقین کی رضامندی سے پہلے یہ صلح ہے تو یہ مال موجل ہوگا۔(ہندیہ ص۲۰ج۶)

مسئلہ۱۸۰: اگر ایک حر اور ایک غلام نے مل کر کسی کو قتل کیا پھر حر نے اور غلام کے مالک نے کسی شخص کو مصالحت کے لئے وکیل بنایا۔اس نے جس رقم پر مصالحت کی وہ حر اور غلام کے مالک پر نصف نصف واجب ہوگی(عالمگیری ص۲۰ج ۶،ہدایہ ص۵۷۱ج۴)

مسئلہ۱۸۱: قتل خطاء میں دیت کی کسی خاص قسم پر قضائے قاضی ہوچکی یا فریقین راضی ہوچکے تو اس کے بعد اسی نوع کی زیادہ مقدار پر صلح کرنا جائز نہیں ہے اور کم پر جائز ہے صلح نقد اور ادھار دونوں طرح جائز ہے اور اگر کسی دوسری قسم کے مال پر صلح کرنا چاہیں تو زیادہ پر بھی صلح جائز ہے لیکن اگر قاضی نے دراہم پر فیصلہ کیا اور انھوں نے اس سے زیادہ قیمت کے دنانیر پر صلح کی تو نقد جائز ہے اور ادھار ناجائز ہے اور اگر کسی غیر معین جانور پر صلح کی تو ناجائز ہے اور معین پر جائز ہے۔اگرچہ مجلس میں قبضہ نہ کیا جائے۔اور اگر ان دراہم سے کم مالیت کے دنانیر پر صلح کی تو ادھار ناجائز ہے اور نقد جائز ہے۔اسی طرح اگر قاضی کا فیصلہ دراہم پر تھا اور انھوں نے غیر معین سامان پر صلح کی تو ناجائز ہے اور معین پر جائز ہے،مجلس میں قبضہ کریں یا نہ کریں(عالمگیری ص۲۰ج۶،بحرالرائق ص۳۱۸ج۸)

مسئلہ۱۸۲: قضاءقاضی اور فریقین کی دیت معین پر رضامندی سے پہلے اگر فریقین ان اموال پر صلح کرنا چاہیں جو دیت میں لازم ہوتے ہیں تو دیت کی مقدار سے زائد پر صلح ناجائز ہے اگرچہ نقد پر ہو اور کم پر نقد وادھار دونوں طرح جائز ہے اور اگر

دیت کے مقررہ اموال کے علاوہ کسی دوسری چیز پر صلح کرنا چاہیں تو ادھار نا جائز ہے اور نقد جائز ہے۔ (عالمگیری از محیط ص۲۰ ج۶)

مسئلہ۱۸۳: کسی شخص نے عمداً قتل کیا اور مقتول کے دو ولی ہیں۔ایک ولی نے کل خون کے بدلے میں پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) پر صلح کر لی تو اس کو پچیس ہزار (۲۵،۰۰۰) ملیں گے اور دوسرے کو نصف دیت ملے گی (عالمگیری ص۲۰ ج۶)

مسئلہ۱۸۴: مقتول کے ورثاء میں سے مرد، عورت، ماں، دادی وغیرہ کسی ایک نے قصاص معاف کر دیا یا بیوی کا قصاص شوہر نے معاف کر دیا تو قاتل سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۲۰ ج۶)

مسئلہ۱۸۵: اگر ورثاء میں سے کسی نے قصاص کے اپنے حق کے بدلے میں مال پر صلح کر لی یا معاف کر دیا تو باقی ورثاء کا قصاص کا حق ساقط ہو جائے گا اور دیت سے اپنا حصہ پائیں گے اور معاف کرنے والے کو کچھ نہیں ملے گا (عالمگیری ص۲۱ ج ۶)

مسئلہ۱۸۶: قصاص کے دو مستحق اشخاص میں سے ایک نے معاف کر دیا تو دوسرے کو نصف دیت تین سال میں قاتل کے مال سے ملے گی۔ (عالمگیری ص۲۱ ج۶، از کافی)

مسئلہ۱۸۷: دو اولیاء میں سے ایک نے قصاص معاف کر دیا دوسرے نے یہ جانتے ہوئے کہ اب قاتل کو قتل کرنا حرام ہے، قتل کر دیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اس کو اصل قاتل کے مال سے نصف دیت ملے گی اور اگر حرمت قتل کا علم نہ تھا، تو اس پر اپنے مال میں اصل قاتل کے لئے دیت ہے۔ دوسرے ولی کے معاف کرنے کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ (ہندیہ ص۲۱ ج۶ از محیط)

مسئلہ۱۸۸: کسی نے دو اشخاص کو قتل کر دیا اور ان دونوں کا ولی ایک شخص ہے اس نے ایک مقتول کا قصاص معاف کر دیا تو اسے دوسرے مقتول کے قصاص میں قتل کرنے کا حق نہیں ہے (عالمگیری ص۲۱ ج۶، از جوہرہ نیرہ)

مسئلہ۱۸۹: دو قاتلوں میں سے ولی نے ایک کو معاف کر دیا تو دوسرے سے قصاص لیا جائے گا (عالمگیری ص۲۱ ج۶، از محیط، قاضی خان ص۳۹۰ ج۴)

مسئلہ۱۹۰: کسی نے دو اشخاص کو قتل کر دیا ایک مقتول کے ولی نے قاتل کو معاف کر دیا تو دوسرے مقتول کا ولی اس کو قصاص میں قتل کر سکتا ہے (عالمگیری ص۲۱ ج۶، از سراج الوہاج قاضی خان ص۳۹۰ ج۴)

مسئلہ۱۹۱: مجروح کی موت سے قبل ولی نے معاف کر دیا تو استحساناً جائز ہے (عالمگیری ص۲۱ ج۶، از محیط)

مسئلہ۱۹۲: کسی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا اور ولی مقتول کے لئے قاضی نے قصاص کا فیصلہ کر دیا اور ولی نے کسی شخص کو اس کے

قتل کا حکم دیا۔ پھر کسی شخص نے ولی سے معافی کی درخواست کی اور ولی نے قاتل کو معاف کر دیا مامور کو اس معافی کا علم نہیں ہوا اور اس نے قتل کر دیا تو مامور پر دیت لازم ہے اور وہ ولی سے یہ دیت وصول کرلے گا۔ (عالمگیری ص ۲۱ ج ۶، از ظہیریہ)

مسئلہ ۱۹۳: ولی یا وصی کو نابالغ مقتول کے خون کو معاف کرنے کا حق نہیں۔ (عالمگیری ص ۲۱ ج ۶، از محیط سرخسی قاضی خاں ص ۳۰ ج ۴)

مسئلہ ۱۹۴: کسی نے کسی کے بھائی کو عمداً قتل کر دیا اور مقتول کے بھائی نے گواہ پیش کئے کہ اس کے سوا مقتول کا کوئی اور وارث نہیں ہے اور قاتل نے گواہ پیش کئے کہ مقتول کا بیٹا زندہ ہے تو ابھی فیصلہ ملتوی رہے گا۔ اگر قاتل نے گواہ پیش کئے کہ مقتول کے بیٹے نے دیت پر صلح کر کے قبضہ بھی کر لیا ہے یا اس نے معاف کر دیا ہے تو قاتل کے گواہوں کی شہادت قبول ہوگی۔ اس کے بعد بیٹا اگر اس کا انکار کرے تو قاتل کو بیٹے کے مقابلے میں دوبارہ گواہ پیش کرنے ہوں گے اور بھائی کے مقابلے میں جو شہادتیں پیش کی تھی کافی نہیں ہوگی۔ (قاضی خان ص ۳۹۷ ج ۴، عالمگیری ص ۲۱ ج ۶)

مسئلہ ۱۹۵: مقتول کے دو بھائی ہیں اور قاتل نے گواہ پیش کئے کہ ایک غائب بھائی نے مال پر مجھ سے صلح کر لی ہے تو یہ شہادت قبول کر لی جائے گی پھر اگر اس غائب بھائی نے آ کر صلح کا انکار کیا تو دوبارہ گواہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس صورت میں حاضر بھائی کو نصف دیت مل جائے گی۔ اور غائب کو کچھ نہیں ملے گا۔ (قاضی خان ص ۳۹۸ ج ۴، ہندیہ ص ۲۱ ج ۶)

مسئلہ ۱۹۶: مقتول کے دو اولیاء میں سے ایک غائب ہے اور قاتل نے گواہ پیش کئے کہ غائب نے معاف کر دیا ہے تو یہ شہادت قبول کر لی جائے گی اور غائب کے حق میں معافی مان لی جائے گی اور اس عفو کے فیصلے کے بعد غائب کے آنے پر دوبارہ شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر قاتل غائب کی معافی کا دعوی کرتا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں ہیں لیکن چاہتا ہے کہ حاضر کو قسم دی جائے تو یہ فیصلہ غائب کے آنے تک ملتوی رکھا جائے گا۔ پھر اگر غائب نے آ کر معافی کا انکار کیا اور قسم کھائی تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۲۱ ج ۶، مبسوط ص ۱۶۲ ج ۲۶)

مسئلہ ۱۹۷: قاتل کہتا ہے کہ ولی غائب کے معاف کرنے کے گواہ میرے پاس ہیں تو قاضی گواہوں کو پیش کرنے کے لئے اپنی صوابدید کے مطابق مہلت دے دے اور ابھی فیصلہ نہ کرے۔ مقررہ مدت گزرنے کے بعد یا ابتداء مقدمہ ہی میں قاتل نے گواہوں کے غائب ہونے کی بات کہی تو استحساناً اب بھی فیصلہ ملتوی رکھے۔ ہاں اگر قاضی کا گمان غالب یہ

ہو کہ قاتل جھوٹا ہے اس کے پاس گواہ نہیں ہیں تو قصاص کا حکم دے سکتا ہے۔ (ہندیہ ص ۲۱ ج ٦، مبسوط ص ۱٦۲ ج ۲٦)

مسئلہ ۱۹۸: دو اولیاء میں سے ایک نے دوسرے کے عفو کی شہادت پیش کی تو اس کی پانچ صورتیں ہوں گی۔

(۱) قاتل اور دوسرا ولی اس کی تصدیق کریں۔

(۲) دونوں اس کی تکذیب کریں۔

(۳) ولی تکذیب کرے اور قاتل تصدیق کرے۔

(۴) ولی تصدیق کرے اور قاتل تکذیب کرے۔

(۵) دونوں سکوت اختیار کریں۔

تو قصاص ہر صورت میں معاف ہو جائے گا۔ لیکن دیت میں سے عفو کی گواہی دینے والے کو نصف دیت ملے گی۔ اگر عفو پر تینوں متفق تھے اور اگر قاتل اور ولی آخر نے اس کی تکذیب کی تھی تو اس کو کچھ نہیں ملے گا اور سکوت کرنے کی صورت میں ولی آخر کو نصف دیت ملے گی اور اگر ولی آخر نے اس کی تکذیب کی تھی اور قاتل نے تصدیق کی تھی تو ہر ایک ولی کو نصف نصف دیت ملے گی۔ اور اگر قاتل نے شہادت دینے والے ولی کی تکذیب کی اور ولی آخر نے تصدیق کی تو ولی اول کو نصف دیت ملے گی اور ولی آخر کو کچھ نہیں ملے گا۔ (مبسوط ص ۱۵۵ ج ۲٦، عالمگیری ص ۱۲ ج ٦)

مسئلہ ۱۹۹: اگر دو اولیاء میں سے ہر ایک دوسرے کے معاف کرنے کی گواہی دیتا ہے تو دونوں کی گواہی بیک وقت ہے یا اوقات مختلفہ میں اگر دونوں نے بیک وقت گواہی دی تو دونوں کا حق باطل ہو جائے گا۔ قاتل ان کی تکذیب کرے یا بیک وقت تصدیق کرے۔ اور اگر قاتل نے مختلف اوقات میں دونوں کی تصدیق کی تو دونوں کو نصف نصف دیت ملے گی۔ اور اگر قاتل نے ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب کی تو جس کی تصدیق ہے اس کو نصف دیت ملے گی۔ اور اگر دونوں نے مختلف اوقات میں شہادت دی تھی اور قاتل نے دونوں کی تکذیب کی تو بعد کے شہادت دینے والے کے لئے نصف دیت ہے اور پہلے شہادت دینے والے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر قاتل نے دونوں کی بیک وقت تصدیق کی تب بھی پہلے گواہی دینے والے کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور بعد میں گواہی دینے والے کو نصف دیت ملے گی۔ اور اگر قاتل نے مختلف اوقات میں دونوں کی تصدیق کی تو دونوں کو نصف نصف دیت ملے گی اور اگر قاتل نے پہلے گواہی دینے والے کی تصدیق کی اور دوسرے کی تکذیب، جب بھی دونوں کے لئے پوری دیت کا ضامن ہوگا، اور اگر بعد کے شہادت دینے والے کی تصدیق کی اور پہلے والے کی تکذیب تو بعد والے کو نصف دیت ملے گی اور پہلے کو کچھ نہیں ملے گا۔ (عالمگیری ص ٦۲ ج ٦ از محیط)

مسئلہ۲۰۰: مقتول کے تین ولی ہیں۔ان میں سے دو نے گواہی دی کہ تیسرے نے معاف کر دیا ہے تو اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) قاتل اور تیسرا ولی ان دونوں کی تصدیق کریں تو تیسرے کا حق باطل ہو جائے گا اور دونوں گواہی دینے والوں کا حق قصاص سے مال کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

(۲) اور اگر قاتل اور تیسرا ولی دونوں گواہی دینے والوں کی تکذیب کریں تو گواہی دینے والوں کا حق باطل ہو جائے گا اور تیسرے کا حق قصاص سے مال کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

(۳) اور اگر صرف تیسرے ولی نے دونوں گواہی دینے والوں کی تصدیق کی تو قاتل دونوں گواہی دینے والوں کے لئے ایک تہائی دیت کا ضامن ہوگا۔

(۴) اور اگر صرف قاتل نے دونوں گواہی دینے والوں کی تصدیق کی تو تینوں اولیاء کو ایک ایک تہائی دیت ملے گی (عالمگیری ص ۲۲ ج ۶ از محیط، تبیین الحقائق ص ۱۲۲ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۲۱ ج ۸)

مسئلہ۲۰۱: مقتول خطاء کے وارثوں میں سے دو نے گواہی دی کہ بعض وارثوں نے اپنا حصہ دیت معاف کر دیا ہے اگر یہ گواہی دینے سے پہلے اپنے حصہ پر انھوں نے قبضہ نہیں کیا ہے تو یہ گواہی قبول کر لی جائے گی۔(عالمگیری ص ۲۲ ج ۶)

مسئلہ۲۰۲: بہت سے لوگ جمع ہو کر ایک باؤلے کتے کو تیر مار رہے تھے کہ ایک تیر غلطی سے کسی بچے کے لگ گیا اور وہ مر گیا، لوگوں نے گواہی دی کہ یہ تیر فلاں شخص کا ہے لیکن یہ گواہی نہیں دیتے کہ فلاں شخص نے یہ تیر مارا ہے بچہ کے باپ نے اس تیر والے سے صلح کر لی تو اگر یہ جانتے ہوئے صلح کی ہے کہ اسی کا پھینکا ہوا تیر بچے کو لگ کر اس کی موت کا سبب بنا ہے تو یہ صلح جائز ہے اور اگر تیر کی شناخت کے سوا اور کوئی دلیل نہ ہو تو صلح باطل ہے اگر تیر انداز کا علم تو ہے مگر تیر لگنے کے بعد باپ نے بڑھ کر بچہ کو طمانچہ مارا اور بچہ گر کر مر گیا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ موت کا سبب تیر ہوا یا طمانچہ، تو اس صورت میں اگر دوسرے ورثا مقتول کی اجازت سے باپ نے صلح کی تو یہ صلح جائز ہے اور صلح کا مال سب ورثاء میں تقسیم ہوگا اور باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔اور اگر ورثاء کی اجازت کے بغیر صلح کی ہے تو یہ صلح باطل ہے۔ (عالمگیری ص ۲۲ ج ۶، بحر الرائق ص ۲۱۸ ج ۸)

مسئلہ۲۰۳: کسی نے کسی کے سر پر خطاءً دو گہرے زخم لگائے۔زخمی نے ایک زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کو معاف کر دیا اس کے بعد زخمی مر گیا تو اگر جرم کا ثبوت اقرار مجرم سے ہوا تھا تو یہ عفو باطل ہے اور مجرم کے مال میں دیت لازم ہوگی۔اور اگر جرم کا ثبوت گواہی سے ہوا تھا تو یہ عفو عاقلہ کے حق میں وصیت مانا جائے گا اور نصف دیت عاقلہ پر معاف ہو جائے گی اگر مقتول کے کل ترکہ کے تہائی سے زیادہ نہ ہو اور اگر یہ دونوں زخم قصداً لگائے ہوں اور صورت یہی ہو تو مجرم پر کچھ لازم نہیں ہوگا نہ قصاص نہ دیت۔(عالمگیری ص ۲۳ ج ۶)

مسئلہ۲۰۴: اگرکسی نے کسی کا سر قصداً پھاڑ دیا۔ مجروح نے مجرم کو زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات سے معاف کر دیا۔ اس کے بعد مجرم نے عمداً ایک اور زخم لگا دیا۔ زخمی نے اس کو معاف نہیں کیا اور مر گیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔ لیکن پوری دیت ۳ سال میں لی جائے گی۔ (عالمگیری ص۲۳ ج۶)

مسئلہ۲۰۵: کسی نے کسی کو قصداً گہرا زخم لگایا۔ پھر مجروح سے زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات سے معین مال پر صلح کر لی اور مجروح نے مال پر قبضہ بھی کر لیا۔ اس کے بعد کسی دوسرے شخص نے اس مجروح کو گہرا زخم قصداً لگایا۔ مجروح دونوں زخموں کی وجہ سے مر گیا تو دوسرے جارح سے قصاص لیا جائے گا اور پہلے پر کچھ لازم نہیں ہے اور اگر مجروح نے دونوں زخم کھانے کے بعد مجرم اول سے صلح کی تب بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری ص۲۳ ج۶)

مسئلہ۲۰۶: کسی نے کسی کو قصداً گہرا زخم لگایا پھر زخم اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات کے بدلہ میں دس ہزار درہم پر صلح کر کے مجروح کو ادا بھی کر دئے۔ پھر کسی دوسرے شخص نے اسی مجروح کو خطاءً زخمی کر دیا اور مجروح دونوں زخموں سے مر گیا تو دوسرے جارح کے عاقلہ پر نصف دیت لازم ہوگی۔ اور پہلا جارح مقتول کے مال میں سے پانچ ہزار درہم واپس لے لے گا۔ (عالمگیری ص۲۳ ج۶)

مسئلہ۲۰۷: کسی نے بچے کا دانت اکھیڑ دیا یا کسی عورت کا سر مونڈ دیا اس کے بعد مجرم نے بچہ کے باپ سے یا اس عورت سے مال پر صلح کر لی۔ اس کے بعد عورت کے سر پر بال نکل آئے یا بچہ کا دانت نکل آیا تو اس مال کا واپس کر دینا لازمی ہے اور یہی صورت اس صورت میں بھی ہے۔ جب کسی کا ہاتھ توڑ دیا ہو اور اس سے مال پر صلح کر لی ہو اور اس کے بعد پلاسٹر کر دیا گیا ہو اور ہڈی جڑ گئی ہو۔ پھر اگر ہاتھ ٹوٹنے والا یہ کہے کہ میرا ہاتھ پہلے سے کمزور ہو گیا ہے اور جیسا تھا ویسا نہیں ہوا تو کسی ماہر فن سے تحقیقات کرائی جائے گی۔ (بحرالرائق ص۳۱۸ ج۸)

مسئلہ۲۰۸: قصاص کا حق ہر اس وارث کو ہے جس کا حصہ میراث قرآن میں معین کر دیا گیا ہے۔ اور دیت کا بھی یہی حکم ہے (قاضی خان ص۳۹۰ ج۴)

مسئلہ۲۰۹: اگر سب ورثاء بالغ ہوں تو سب کی موجودگی میں قصاص لیا جائے گا۔ صرف بعض کو قصاص لینے کا حق نہیں ہے۔ اور اگر بعض ورثاء بالغ ہیں اور بعض نابالغ ہیں تو بالغ ورثاء ابھی قصاص لے لیں گے اور نابالغوں کے بلوغ کا انتظار نہیں کریں گے۔ (قاضی خان ص۳۹۰ ج۴)

مسئلہ۲۱۰: مقتول فی العمد کے بعض ورثاء نے قاتل کو معاف کر دیا پھر باقی ورثاء نے یہ جانتے ہوئے قاتل کو قتل کر دیا کہ بعض کے معاف کر دینے سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے تو ان سے قصاص لیا جائے گا اور اگر یہ حکم ان کو معلوم نہیں اور

قاتل کوقتل کر دیا اگر چہ بعض کے معاف کر دینے کو جانتے ہوں تو ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (قاضی خان ص ۳۸۹ ج ۴)

باب اعتبار حالتہ القتل

مسئلہ ۲۱۱: قتل میں آلہ قتل کے استعمال کرنے کے وقت کی حالت معتبر ہے (بحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۸، تبیین ص ۱۳۴ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۳ ج ۵)

مسئلہ ۲۱۲: کسی شخص نے مسلمان کو تیر مارا قبل اس کے کہ تیر اسے لگے معاذ اللہ وہ مرتد ہو گیا اس کے بعد تیر لگا اور وہ مر گیا تو مقتول کے ورثاء کے لئے تیر مارنے والے پر دیت واجب ہے اور اگر مرتد کو تیر مارا اور تیر لگنے سے پہلے وہ مسلمان ہو گیا اور پھر تیر لگنے سے مر گیا تو تیر مارنے والے پر کچھ تاوان نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۲۳ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۲۴ ج ۶، درمختار وشامی ۵۰۳ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۸، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۹۲ ج ۸)

مسئلہ ۲۱۳: کسی شخص نے غلام کو تیر مارا تیر لگنے سے قبل اس کے مولا نے اسے آزاد کر دیا تو تیر مارنے والے پر غلام کی قیمت لازم ہوگی۔ (عالمگیری ص ۲۳ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۲۴ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۳ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۸، فتح القدیر وعنایہ ص ۲۹۲ ج ۸)

مسئلہ ۲۱۴: اگر کسی نے کسی قاتل کو قصاص معاف کر دینے کے بعد قتل کر دیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ (بدائع صنائع ص ۲۴۷ ج ۷)

مسئلہ ۲۱۵: کسی کافر نے شکار کو تیر مارا اور شکار کو تیر لگنے سے پہلے وہ مسلمان ہو گیا تو وہ گوشت حرام ہے اور اگر مسلمان نے مارا اور معاذ اللہ لگنے سے پہلے وہ مرتد ہو گیا تو وہ گوشت حلال ہے۔ (بحرالرائق ص ۳۲۶ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۲۵ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۰۰ ج ۸، عالمگیری ص ۲۳ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۳ ج ۵)

مسئلہ ۲۱۶: حکومت عدل یعنی انصاف کے ساتھ تاوان لینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس شخص کو غلام فرض کر کے یہ اندازہ کیا جائے کہ جنایت کے اثر کی وجہ سے اس کی قیمت میں کس قدر کمی آ گئی۔ یہ کمی حکومت عدل کہلائے گی۔ مثلاً غلام کی قیمت کا دسواں حصہ کم ہو گیا تو وہاں دیت کا دسواں حصہ لازم ہوگا۔ یا قیمت نصف رہ گئی تو نصف دیت لازم ہوگی۔ (قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴، شامی ص ۴۹۴ ج ۵)

مسئلہ ۲۱۷: یا ان زخموں میں سے جن میں شارع نے ارش معین کیا ہے کسی قریب ترین جگہ کے زخم کے ساتھ اس زخم کا مقابلہ دو ماہر عادل جراحوں سے کرا کے یہ معلوم کیا جائے گا کہ اس زخم کو اس زخم سے کیا نسبت ہے؟ اور قاضی ان کے

قول کے مطابق اس زخم سے اس زخم کو جونسبت ہواسی نسبت سے ارش کا حصہ متعین کر دے۔مثلا یہ زخم اس زخم کا نصف ہے تو نصف اور ربع ہے تو ربع ارش (بدائع صنائع ص۳۲۴ ج ۷)

مسئلہ۲۱۸: حکومت عدل جنایات مادون النفس میں سے جن میں قصاص نہیں اور شارع نے کوئی ارش بھی معین نہیں کیا ہے ان میں جوتاوان لازم آتا ہے اس کوحکومت عدل کہتے ہیں۔(بدائع صنائع ص۳۲۳ ج ۷،شامی ص۵۱۱ ج ۵)

کتاب الدیات

مسئلہ۲۱۹: دیت اس مال کو کہتے ہیں جونفس کے بدلے میں لازم ہوتا ہے۔اورارش اس مال کو کہتے ہیں جو مادون النفس میں لازم ہوتا ہے۔اورکبھی ارش اور دیت کو بطور مترادف بھی بولتے ہیں (عالمگیری ص۲۴ ج ٦، درمختار وشامی ص۵۰۴ ج ۵)

مسئلہ۲۲۰: قطع وقتل کی چارصورتوں میں دیت واجب ہوتی ہے۔(۱))قتل خطا (۲) شبہ عمد (۳)قتل بالسبب (۴) قائم مقام خطا۔ان سب صورتوں میں دیت عصبات پر واجب ہوتی ہے۔سوائے اس صورت میں کہ باپ اپنے بیٹے کوقتل کر دے تو اس کو اپنے مال میں دیت واجب ہوگی اور ہر اس قتل وقطع عمد میں جس میں کسی شبہ کی وجہ سے قصاص ساقط ہوجائے مجرم کے اپنے مال میں دیت واجب ہوگی۔اور جنایت عمد کی صلح کا مال بھی مجرم کے مال سے ادا کیا جائے گا۔ (ہندیہ ص۲۴ ج ٦، قاضی خان ص۳۹۲ ج ۴)

مسئلہ۲۲۱: دیت صرف تین قسم کے مالوں سے ادا کی جائے گی۔(۱) اونٹ ایک سو(۲) دینار ایک ہزار(۳) درہم دس ہزار۔ قاتل کو اختیار ہے کہ ان تینوں میں سے جو چاہے ادا کرے۔(عالمگیری از محیط ص۲۴ ج ٦)

مسئلہ۲۲۲: اونٹ سب ایک عمر کے واجب نہیں ہوں گے بلکہ مختلف العمر لازم آئیں گے۔جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خطا قتل کی صورت میں پانچ قسم کے اونٹ دیئے جائیں گے۔بیس بنت مخاض یعنی اونٹ کا وہ مادہ بچہ جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور بیس ابن البون یعنی اونٹ کے وہ نر بچے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں اور بیس بنت لبون یعنی اونٹ کا وہ مادہ بچہ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور بیس حقے یعنی اونٹ کے وہ بچے جو عمر کے چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں اور بیس جذعہ یعنی وہ اونٹنی جو پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہے اور شبہ عمد میں، پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقے اور پچیس جذعے صرف یہ چارقسمیں دی جائیں گی۔(عالمگیری ۲۴ ج ٦، درمختار وشامی ص۵۰۴ ج ۵)

مسئلہ۲۲۳: مسلم، ذمی، مستامن سب کی دیت ایک برابر ہے اور عورت کی دیت نفس مادون النفس میں مرد کی دیت کی نصف دی

جائے گی اور وہ جنایات جن میں کوئی دیت معین نہیں ہے بلکہ انصاف کے ساتھ تاوان دلایا جاتا ہے ان میں مرد و عورت کا تاوان برابر ہوگا۔(شامی ص۵۰۵ ج۵،عالمگیری ۲۴ ج۶)

مسئلہ۲۲۴: خنثیٰ کا ہاتھ عمداً کاٹنے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔اگر چہ قاطع عورت ہواور خنثیٰ سے بھی قصاص نہیں لیا جائے گا اور اگر اس کو کسی نے خطأً قتل کر دیا یا ہاتھ پیر کاٹ دیئے تو عورت کی دیت یعنی مرد کی نصف دیت دے دی جائے گی جب آثار رجولیت ظاہر ہوں گے تو بقیہ نصف بھی اس کو دے دی جائے گی۔(شامی ص۵۰۵ ج ۵،ازالاشباہ والنظائر)

مسئلہ۲۲۵: مقتول کی دیت کے مستحقین میں ایک نابالغ بچہ اور ایک بالغ شخص ہے جو آپس میں باپ بیٹے ہیں تو باپ کل دیت پر قبضہ کرلے گا اور اگر وہ آپس میں بھائی بھائی یا چچا بھتیجے ہیں اور بالغ نابالغ کا ولی نہیں ہے تو بالغ صرف اپنے حصے پر قبضہ کرے گا،نابالغ کے حصے پر نہیں۔(عالمگیری ص۲۴ ج۶)

مسئلہ۲۲۶: اگر کوئی کسی کا سر بالجبر مونڈ دے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔اگر ایک سال میں سر پر بال اگ آئیں تو حالق پر کچھ تاوان نہیں ہے۔ورنہ پوری دیت واجب ہوگی۔اس میں مرد،عورت،صغیر وکبیر سب کا حکم یکساں ہے اور اگر جس کا سر مونڈا گیا تھا،وہ سال گزرنے سے پہلے مرگیا اور اس وقت تک اس کے سر پر بال نہیں اگے تھے تو حالق کے ذمے کچھ نہیں ہے(عالمگیری ص۲۴ ج۶،بحرالرائق ۳۳۱ ج۸،عنایہ وہدایہ ص۳۰۹ ج۸)

مسئلہ۲۲۷: اگر کسی نے کسی کی دونوں بھنوؤں کو اس طرح اکھیڑا یا مونڈا کہ آئندہ بال اگنے کی امید نہ رہی تو پوری دیت لازم ہوگی اور ایک میں نصف دیت(ہدایہ وعنایہ ص۳۰۹ ج۸،درمختار وشامی ص۵۰۷ ج۵،عالمگیری ص۲۴ ج۶،تبیین الحقائق ص۱۲۹ ج۶)

مسئلہ۲۲۸: چاروں پپوٹوں سے پلک اس طرح اکھیڑ دیئے جائیں کہ آئندہ بال نہ جمیں تو پوری دیت واجب ہے۔دو پلکوں میں نصف دیت اور ایک پلک میں ربع دیت واجب ہے(درمختار وشامی ص۵۰۸ ج۵،بحرالرائق ص۳۳۱ ج۸، عالمگیری ص۲۴ ج۶،ہدایہ وعنایہ ص۳۱۰ ج۸،تبیین الحقائق ص۱۲۹ ج۶)

مسئلہ۲۲۹: اگر کسی مرد کی پوری داڑھی اس طرح مونڈ دی کہ ایک سال تک بال نہ اگے تو پوری دیت واجب ہے اور نصف میں نصف دیت اور نصف سے کم میں انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا اور سال سے پہلے مرگیا تو کچھ تاوان نہیں لیا جائے گا۔سر اور داڑھی کے مونڈنے میں عمد وخطا میں کوئی فرق نہیں ہے۔(درمختار وشامی ص۵۰۷ ج۵،عالمگیری ص۲۴ ج۶)

مسئلہ ۲۳۰: کوسج، یعنی جس کی داڑھی نہ اگے، اگراس کی ٹھڈی پر چند بال تھے اور وہ کسی نے مونڈ دیئے تو کچھ لازم نہیں ہے۔ اور اگر ٹھڈی اور رخساروں پر چند متفرق بال ہیں تو ان کے مونڈنے والے پر انصاف کے ساتھ تاوان ہے اور اگر ٹھڈی اور رخساروں پر چھدرے بال ہیں تو پوری دیت ہے۔ کیوں کہ یہ کوسج ہی نہیں ہے یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مونڈنے کے بعد ایک سال تک بال نہ اگیں، لیکن اگر سال کے اندر حسب سابق بال اگ آئیں تو کچھ تاوان نہیں ہے، لیکن تنبیہ کے طور پر سزا دی جائے گی اور اگر سال تمام ہونے سے پہلے مرگیا اور اس وقت تک بال نہ اگے تو کچھ نہیں اور اگر دوبارہ سفید بال اگے تو اگر سفیدی کی عمر ہے تو کچھ نہیں اور اس عمر سے پہلے سفید نکلے تو آزاد اور غلام دونوں میں انصاف کے ساتھ تاوان واجب ہوگا سر اور داڑھی وغیرہ ہر جگہ کے بالوں میں صرف اس صورت میں تاوان لازم ہوتا ہے کہ ایک سال تک نہ اگیں ورنہ نہیں، اور سال تمام ہونے سے پہلے مر جانے کی صورت میں کوئی تاوان لازم نہیں آتا ہے (تبیین الحقائق ص ۱۲۹ ج ۶، فتح القدیر و ہدایہ و عنایہ ص ۳۰۹ ج ۸، شامی و درمختار ص ۵۰۷ ج ۵، عالمگیری ص ۲۴ ج ۶)

مسئلہ ۲۳۱: کسی کی داڑھی بالجبر مونڈ دی پھر چھدری اگی، یعنی کہیں بال اگے اور کہیں نہیں اگے تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴، عالمگیری ص ۲۴ ج ۶)

مسئلہ ۲۳۲: اگر مونچھیں اور داڑھی دونوں مونڈ دیں تو صرف ایک دیت واجب ہوگی۔ اور اگر صرف مونچھیں مونڈیں تو انصاف کے ساتھ تاوان لیا جائے گا۔ (شامی ص ۵۰۷ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۳۰ ج ۶)

مسئلہ ۲۳۳: اگر عورت کی داڑھی مونڈ دی تو کچھ نہیں ہے۔ (شامی از جوہرہ غیرہ ص ۵۰۷ ج ۵)

مسئلہ ۲۳۴: اگر سر مونڈنے والا کہتا ہے کہ جس کا سر میں نے مونڈا ہے وہ چندلا تھا۔ اس لئے چندلی جگہوں پر بال نہیں اگے ہیں تو جتنی جگہ پر بال ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اس کے بقدر حصہ دیت دے گا۔ اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ داڑھی مونڈنے کے بعد کہے کہ کوسج تھا اور اس کے رخساروں پر بال نہ تھے یا بھنویں اور پلکیں مونڈنے کے بعد کہے کہ بال نہ تھے۔ ان سب صورتوں میں مونڈنے والے کا قول قسم کے ساتھ مان لیا جائے گا۔ اگر مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں اور اگر گواہ ہیں تو اس کی بات مانی جائے گی۔ (عالمگیری ص ۲۵ ج ۶)

مسئلہ ۲۳۵: اعضاء کی دیت میں قاعدہ یہ ہے کہ اعضاء پانچ قسم کے ہیں (۱) ایک ایک جیسے ناک، زبان، ذکر (۲) دو دو جیسے آنکھیں، کان بھنویں، ہونٹ، ہاتھ، پیر، عورت کے پستان، خصیتین (۳) چار ہوں جیسے پپوٹے (۴) دس ہوں، جیسے ہاتھوں کی انگلیاں، پیروں کی انگلیاں (۵) دس سے زائد ہوں، جیسے دانت۔ اگر جنایت کی وجہ سے حسن صورت

یا منفعت عضوی بالکل فوت ہو جائے تو پوری دیت نفس لازم ہوگی (تبیین ص۱۲۹ ج۶، شامی ص۵۰۵ ج۵)۔ اور اگر حسن صوری یا منفعت عضوی پہلے ہی ناقص تھی۔ اس کو ضائع کر دیا جیسے گونگے کی زبان یا خصی یا عنین کا ذکر یا کسی کا شل ہاتھ یا لنگڑے کا پیر یا کسی کی اندھی آنکھ یا کسی کا کالا دانت اکھیڑ دیا تو ان اعضاء میں قصداً جنایت کی صورت میں بھی قصاص نہیں ہے اور خطاء میں دیت بھی نہیں بلکہ حکومت عدل ہے۔ (عنایہ ہدایہ ص۳۰۷ ج۸، شامی ص۵۰۶ ج۵)

مسئلہ۲۳۶: اگر قسم اول کا عضو کاٹا تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر قسم ثانی کے دونوں عضو کو کاٹا تو پوی دیت ہے اور ایک میں نصف دیت اور اگر تیسری قسم کے چاروں اعضاء کو ضائع کیا تو پوری دیت ہے۔ دو میں نصف دیت اور ایک میں چوتھائی دیت ہے اور اگر چوتھی قسم کے دسوں انگلیوں کو کاٹا تو پوری دیت ہے۔ اور ایک میں دسواں حصہ ہے اور اگر پانچویں قسم یعنی سب دانت توڑ دیئے تو پوری دیت ہے اور ایک میں بیسواں حصہ (تبیین الحقائق ص۱۳۰ ج۶، شامی ص۵۰۵ ج۵، مبسوط ص۶۸ ج۲۶)

مسئلہ۲۳۷: اگر دونوں کان خطاً کاٹ دیئے تو پوری دیت لازم ہوگی۔ ایک میں نصف دیت ہے۔ اور اگر بوچہ بنا دیا تو حکومت عدل ہے۔ (عالمگیری ص۲۵ ج۶)

مسئلہ۲۳۸: اگر کان پر ایسی ضرب لگائی کہ بہرا ہو گیا تو پوری دیت واجب ہوگی۔ (تبیین ص۱۳۱ ج۶، عالمگیری ص۲۵ ج۶)

مسئلہ۲۳۹: خطاء دونوں آنکھیں پھوڑ دینے کی صورت میں پوری دیت اور ایک میں نصف دیت ہے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ آنکھیں نہ پھوٹیں مگر بینائی جاتی رہے۔ (عالمگیری ۲۵ ج۶)

مسئلہ۲۴۰: کانے کی اچھی آنکھ پھوڑ دینے سے نصف دیت لازم ہوگی۔ (عالمگیری ص۲۵ ج۶)

مسئلہ۲۴۱: اگر پپوٹوں کو مع پلکوں کے کاٹ دیا تب بھی ایک ہی دیت ہے۔ (تبیین ص۱۳۱ ج۶، ہدایہ فتح القدیر وعنایہ ص۳۱۰ ج۸، عالمگیری ص۲۵ ج۶، درمختار وشامی ص۵۰۸ ج۵)

مسئلہ۲۴۲: اگر ایسے پپوٹے کو کاٹا جس پر بال نہ تھے تو حکومت عدل ہے اور اگر ایک نے پلک کاٹے اور پپوٹے دوسرے نے تو پپوٹے کاٹنے والے پر پوری دیت ہے اور پلک کاٹنے والے پر حکومت عدل ہے۔ (عالمگیری از محیط ص۲۵ ج۶)

مسئلہ۲۴۳: اگر کسی نے کسی کی پوری ناک کاٹ دی یا ناک کا نرم حصہ کاٹ دیا یا نرم حصے میں سے کچھ کاٹ دیا تو پوری دیت واجب ہے۔ (صنائع بدائع ص۳۰۸ ج۷، بحر الرائق ص۳۲۹ ج۸، قاضی خان ص۳۸۵ ج۴، درمختار وشامی ص۵۰۶ ج۵، عالمگیری ص۲۵ ج۶)

مسئلہ۲۴۴: اگر ناک کی نوک کاٹ دی تو اس میں حکومت عدل ہے۔(درمختارص ۵۰۶ ج ۵)

مسئلہ۲۴۵: کسی نے کسی کی ناک توڑ دی یا اس پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ ناک سے سانس لینے کے قابل نہیں رہا۔صرف منہ سے سانس لے سکتا ہے تو اس میں حکومت عدل ہے۔(عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۹ ج ۸)

مسئلہ۲۴۶: کسی کی ناک پر ایسی ضرب لگائی کہ سونگھنے کی قوت ضائع ہوگئی تو پوری دیت واجب ہوگی۔(قدوری ہدایہ ص ۵۸۷ ج ۴، عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۹ ج ۸، قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴)

مسئلہ۲۴۷: کسی نے پہلے ناک کا نرم حصہ کاٹا پھر اچھا ہونے کے بعد پوری ناک کاٹ دی تو نرم حصے کی پوری دیت اور باقی میں حکومت عدل ہے۔اور اگر اچھے ہونے سے پہلے پوری ناک کاٹ دی تو ایک ہی دیت ہے۔(عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۲۹ ج ۸)

مسئلہ۲۴۸: اگر دونوں ہونٹ کاٹ دیئے تو پوری دیت واجب ہوگی اور ایک میں نصف دیت اور اوپر نیچے کے ہونٹوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔(عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، درمختار ص ۵۰۷ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۲۹ ج ۶، صنائع بدائع ص ۳۱۴ ج ۷)

مسئلہ۲۴۹: بچہ کے کان اور ناک میں بھی پوری دیت ہے(عالمگیری ص ۲۵ ج ۶)

مسئلہ۲۵۰: ہر دانت کے ضائع کرنے پر دیت کا بیسواں حصہ ہے۔سامنے کے دانتوں، کیلوں اور ڈاڑھوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔(عالمگیری ص ۲۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۳۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۱ ج ۶، مبسوط ۷۱ ج ۲۶)

مسئلہ۲۵۱: کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا اس کے بعد دوسرا اس جیسا دانت آیا تو دیت ساقط ہوجائے گی اور اگر دوسرا دانت کالا اگا تو دیت ساقط نہیں ہوگی۔(تبیین الحقائق ص ۱۳۷ ج ۶، عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، بحرالرئق ص ۳۴۰ ج ۸)

مسئلہ۲۵۲: کسی نے کسی کا دانت اکھیڑ دیا جس کا دانت اکھڑا تھا اس نے اکھڑا ہوا دانت اپنی جگہ پر لگا دیا اور وہ جم گیا تو اگر حسن صوری اور منفعت میں کوئی فرق نہیں آیا تو دیت نہیں ہے ورنہ دانت کی پوری دیت واجب ہے۔(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، درمختار وشامی ۵۱۵ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ ج ۶، مجمع الانہر ملتقی الابہر ص ۶۴۷ ج ۶، طحطاوی ص ۲۸۴ ج ۴)

مسئلہ۲۵۳: کسی نے کسی کے دانت پر ایسی ضرب لگائی کہ دانت ہل گیا تو ایک سال کی مہلت دی جائے۔اگر اس مدت میں دانت سرخ، سبز یا سیاہ پڑ گیا اور چبانے کے قابل نہیں رہا تو دانت کی پوری دیت واجب ہوگی اور اگر چبانے کے قابل ہے لیکن رنگ بدل گیا تو سامنے کے دانتوں میں حسن صوری فوت ہوجانے کی وجہ سے دانت کی پوری دیت واجب ہوگی

اور ڈاڑھوں اور کیلوں میں نہیں ہے۔اور اگر چبانے کے قابل ہے لیکن رنگ پیلا پڑ گیا تو دیت واجب نہیں ہوگی۔ (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، قاضی خان ص ۳۸۷ ج ۴، تبیین ص ۱۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۰ ج ۸)

مسئلہ ۲۵۴: اگر ضارب کہتا ہے کہ میری ضرب سے رنگ نہیں بدلا بلکہ میری ضرب کے بعد کسی دوسری ضرب سے رنگ بدلا ہے اور مضروب اس کی تکذیب کرتا ہے۔تو اگر ضارب اپنے قول پر گواہ پیش کر دے تو اس کی بات مان لی جائے گی۔ ورنہ قسم کے ساتھ مضروب کا قول معتبر ہوگا۔(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۳۷ ج ۶)

زبان کی دیت

مسئلہ ۲۵۵: کسی نے کسی کی پوری زبان کاٹ دی یا اس قدر کاٹ دی کہ کلام پر قادر نہ رہا تو پوری دیت نفس واجب ہے اور اگر بعض حروف کے ادا کرنے پر قادر ہے اور بعض پر نہیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ کتنے حروف ادا کرسکتا ہے۔ جتنے حروف ادا کرسکتا ہے اس کے بقدر دیت ساقط ہوجائے گی مثلاً اگر آدھے حروف ہجا ادا کرسکتا ہے تو آدھی دیت ساقط ہوجائے گی۔اور اگر چوتھائی حروف ادا کرسکتا ہے تو چوتھائی دیت ساقط ہوجائے گی۔وعلی ہذا القیاس (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، شامی ودرمختار ص ۵۰۶ ج ۵، فتح ص ۳۰۸ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۳۰ ج ۸)

مسئلہ ۲۵۶: اگر زبان کاٹنے والے اور اس شخص میں جس کی زبان کاٹی گئی، یہ اختلاف ہے کہ کلام پر قدرت ہے یا نہیں تو خفیہ طریقے سے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ کلام کرسکتا ہے یا نہیں (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۳۰ ج ۸)

مسئلہ ۲۵۷: گونگے کی زبان کو کاٹنے کی صورت میں حکومت عدل ہے (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۳۰ ج ۸)

مسئلہ ۲۵۸: ایسے بچے کی زبان کاٹ دی جس نے ابھی بولنا نہیں شروع کیا، صرف روتا ہے تو حکومت عدل ہے اور اگر بولنے لگا ہے تو دیت ہے۔(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۳۴ ج ۶)

مسئلہ ۲۵۹: دونوں ہاتھ خطاء کاٹنے کی صورت پوری دیت نفس واجب ہے اور ایک میں نصف۔اور اس میں داہنے بائیں ہاتھ میں کوئی فرق نہیں ہے۔(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، فتح القدیر وہدایہ ص ۳۱۰ ج ۸، تبیین ص ۱۳۱ ج ۶)

مسئلہ ۲۶۰: خنثی کا ہاتھ کاٹنے والے پر عورت کے ہاتھ کی دیت واجب ہوگی (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶)

مسئلہ ۲۶۱: ہر انگلی میں دیت نفس کا دسواں حصہ ہے۔اور جن انگلیوں میں تین جوڑ ہیں۔ایک جوڑ پر انگلی کی دیت کا تہائی حصہ ہے اور جن میں دو جوڑ ہیں ان میں ایک جوڑ پر انگلی کی دیت کا نصف حصہ ہے۔(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۳۱ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۸ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۳۲ ج ۸، مبسوط ص ۷۵ ج ۲۶، قاضی خان ص ۳۸۵ ج ۴)

مسئلہ۲۶۲: زائد انگلی کاٹنے پر حکومت عدل ہے۔(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۱۳ ج ۵، ہدایہ فتح القدیر ص ۳۱۶ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۳۷ ج ۸)

مسئلہ۲۶۳: شل ہاتھ یا لنگڑا پیر کاٹنے پر حکومت عدل ہے(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، قاضی خان ص ۳۸۶ ج ۴)

مسئلہ۲۶۴: کسی نے کسی کی ایسی ہتھیلی کو کاٹ دیا جس میں پانچوں انگلیاں یا چار یا تین یا دو یا ایک انگلی یا کسی انگلی کا صرف ایک پورا لگا ہوا تھا تو انگلیوں یا پورے کی دیت ہوگی اور ہتھیلی کی کچھ دیت نہیں ہوگی۔(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۳۶ ج ۸، مبسوط ص ۸۲ ج ۲۶، شامی و درمختار ص ۵۱۲ ج ۵، ہدایہ و فتح القدیر ص ۳۱۶ ج ۸، بدائع صنائع ص ۳۱۸ ج ۷)

مسئلہ۲۶۵: اور اگر ایسی ہتھیلی کو کاٹا جس میں نہ کوئی انگلی تھی اور نہ کسی انگلی کا جوڑ تھا تو ایسی ہتھیلی میں حکومت عدل ہے اور یہ تاوان ایک انگلی کی دیت سے کم ہوگا۔(بحرالرائق ص ۳۳۷ ج ۸، شامی ص ۵۱۲ ج ۵، مبسوط ص ۸۲ ج ۲۶)

مسئلہ۲۶۶: کسی کے ہاتھ پر ایسا مارا کہ ہاتھ شل ہوگیا، تو ہاتھ کی پوری دیت واجب ہوگی جو دیت نفس کی نصف ہوگی۔ (عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۰۹ ج ۵)

مسئلہ۲۶۷: اگر کلائی یا بازو توڑ دیا تو حکومت عدل ہے(عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، مبسوط ص ۸۰ ج ۲۶، قاضی خان ص ۳۸۶ ج ۴)

مسئلہ۲۶۸: کسی کی انگلی کا ایک پورا کاٹ دیا جس کی وجہ سے باقی انگلی یا پورا ہاتھ ایسا شل ہوگیا کہ قابل انتفاع نہیں رہا تو پوری انگلی کی یا پورے ہاتھ کی دیت ہوگی اور اگر قابل انتفاع ہے تو پورے کی دیت اور شل حصہ میں حکومت عدل ہوگی (شامی ص ۵۱۳ ج ۵، عالمگیری ص ۲۶ ج ۶، فتح القدیر، ہدایہ، عنایہ ۳۱۸ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۳۶ ج ۶، بحرالرائق ۳۳۹ ج ۸)

مسئلہ۲۶۹: انگلی کے پورے کا بعض حصہ کاٹنے میں حکومت عدل ہے اگر ناخن جدا کر دیا اور پھر دوسرا ناخن مثل پہلے کے اگ گیا تو ناخن میں کچھ نہیں اور اگر نہ اگا تو حکومت عدل ہے۔ اور اگر خراب اگا تو بھی حکومت عدل ہے۔ مگر نہ اگنے کی صورت سے کم ہوگی۔(عالمگیری ص ۲۷ ج ۶، بدائع صنائع ص ۳۲۳ ج ۷)

مسئلہ۲۷۰: ایسے کمزور چھوٹے بچے کا ہاتھ یا پیر یا ذکر کاٹ دیا جس نے ابھی ہاتھ پیر ہلائے تک نہ تھے اور ذکر میں حرکت نہ تھی تو حکومت عدل ہے۔ اور اگر ہاتھ پیر ہلاتا تھا اور ذکر میں حرکت تھی تو پوری دیت ہے۔(عالمگیری ص ۲۷ ج ۶، سراج الوہاج، بدائع صنائع ص ۳۲۳ ج ۷، قاضی خان ص ۳۸۲ ج ۴)

مسئلہ۲۷۱: مرد کے دونوں پستان کاٹنے میں حکومت عدل ہے اور اگر صرف گھنڈیاں کاٹی ہیں تو اس سے کم حکومت عدل ہے اور

اگر ایک پستان کاٹا تو اس کا نصف ہے اور ایک گھنڈی کاٹی تو اس کا نصف ہے (عالمگیری وشامی ص ۵۰۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۳۱ ج ۶)

مسئلہ ۲۷۲: ہنسلی یا پسلی کی ہڈی توڑ دینے میں حکومت عدل ہے (عالمگیری ص ۲۷ ج ۶ از ذخیرہ قاضی خاں ص ۳۸۶ ج ۴)

مسئلہ ۲۷۳: عورت کے دونوں پستان یا دونوں گھنڈیاں کاٹ دیں تو پوری دیت نفس ہے اور اگر ایک میں نصف دیت نفس ہے اور اس حکم میں صغیرہ وکبیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۲۷ ج ۶، قاضی خان ص ۳۸۵، بدائع صنائع ص ۳۱۴ ج ۷، تبیین الحقائق ص ۱۲۹ ج ۶)

مسئلہ ۲۷۴: کسی کی پیٹھ پر ایسی ضرب لگائی کہ قوت جماع جاتی رہی۔ یا رطوبت نخاعیہ خشک ہوگئی یا کبڑا ہوگیا تو پوری دیت ہے۔ (تبیین الحقائق ص ۱۳۲ ج ۶، عالمگیری ص ۲۷ ج ۶)

مسئلہ ۲۷۵: اور اگر کبڑا نہ ہوا، اور منفعت جماع بھی فوت نہ ہوئی مگر نشان زخم باقی رہا تو حکومت عدل ہے۔ اور اگر نشان بھی باقی نہ رہا تو اجرت طبیب ہے۔ (عالمگیری ص ۲۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۰۹ ج ۵)

مسئلہ ۲۷۶: اگر کبڑا تھا مگر ضرب کے بعد سیدھا ہوگیا تو کچھ نہیں (تبیین الحقائق ص ۱۳۲ ج ۶)

مسئلہ ۲۷۷: عورت کے سینے کی ہڈی توڑ دی جس سے پانی خشک ہوگیا تو دیت نفس ہے۔ (عالمگیری ص ۲۷ ج)

مسئلہ ۲۷۸: ذکر کاٹنے کی صورت میں پوری دیت ہے اور خصی کا ذکر کاٹنے کی صورت میں حکومت عدل ہے۔ خواہ اس میں حرکت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو۔ اور جماع پر قادر ہو یا نہ ہو۔ اور عنین اور ایسا شیخ کبیر جو جماع پر قادر نہ ہو ان کا بھی یہی حکم ہے (عالمگیری ص ۲۷ ج ۶، قاضی خان ص ۳۸۶ ج ۴)

مسئلہ ۲۷۹: حشفہ کاٹنے کی صورت میں پوری دیت نفس ہے اور اگر پہلے حشفہ کاٹا اس کے بعد باقی عضو بھی کاٹ دیا تو اگر درمیان میں صحت نہیں ہوئی تھی تو ایک ہی دیت ہے اور اگر درمیان میں صحت ہوگئی تھی تو حشفہ میں پوری دیت نفس اور باقی میں حکومت عدل ہے (عالمگیری ص ۲۸ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۲۹ ج ۶، بدائع صنائع ص ۳۱۱ ج ۷)

مسئلہ ۲۸۰: خصیتین کاٹنے کی صورت میں پوری دیت نفس ہے۔ (بدائع صنائع ص ۳۱۴ ج ۷، عالمگیری ص ۲۸ ج ۶)

مسئلہ ۲۸۱: تندرست آدمی کے خصیتین وذکر خطاء کاٹنے کی صورت میں اگر پہلے ذکر کاٹا اور بعد میں خصیتین تو دو دیتیں لازم ہوں گی اور اگر پہلے خصیتین کاٹے اور پھر ذکر تو خصیتین میں پوری دیت نفس اور ذکر میں حکومت عدل ہے۔ اور اگر رانوں کی جانب سے اس طرح کاٹا کہ سب ایک ساتھ کٹ گئے تب بھی دو دیتیں لازم ہوں گی۔ (عالمگیری ص ۲۸ ج ۶، بدائع صنائع ص ۳۲۴ ج ۷)

مسئلہ۲۸۲: اگر خصیتین میں سے ایک کاٹا کہ پانی منقطع ہوگیا تو پوری دیت ہے اور اگر پانی منقطع نہیں ہوا تو نصف دیت ہے۔ (عالمگیری ص۲۸ ج۶)

مسئلہ۲۸۳: اگر دونوں چوتڑ خطاء اس طرح کاٹے کہ کولھے کی ہڈی پر گوشت نہ رہا تو پوری دیت نفس ہے اور اگر گوشت باقی رہ گیا تو حکومت عدل ہے (قاضی خان ص۳۲۵ ج۴)

مسئلہ۲۸۴: پیٹ پر ایسا نیزہ مارا کہ امساک غذا ناممکن ہوگیا یا مقعد پر ایسا نیزہ مارا کہ پیٹ میں غذا نہیں ٹھہر سکتی یا پیشاب روکنے پر قادر نہ رہا اور سلس البول میں مبتلا ہوگیا یا عورت کے دونوں مخرج پھٹ کر ایک ہوگئے۔ اور پیشاب روکنے کی قدرت نہ رہی تو ان سب صورتوں میں پوری دیت نفس ہے۔ (عالمگیری ص۲۸ ج۶، قاضی خان ص۳۸۵ ج۴)

مسئلہ۲۸۵: عورت کی شرم گاہ کو خطاء ایسا کاٹ دیا کہ اس میں پیشاب روکنے کی قدرت نہ رہی یا وہ جماع کے قابل نہ رہی تو پوری دیت نفس ہے۔ (عالمگیری ۲۸ ج۶)

مسئلہ۲۸۶: عورت کو ایسا مارا کہ وہ مستحاضہ ہوگئی تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اگر اس دوران اچھی ہوئی تو کچھ نہیں ورنہ پوری دیت ہے (عالمگیری ص۲۸ ج۶)

مسئلہ۲۸۷: ایسی صغیرہ سے جماع کیا جو اس قابل نہ تھی اور وہ مرگئی تو اجنبیہ ہونے کی صورت میں عاقلہ پر دیت ہے اور منکوحہ ہونے کی صورت میں عاقلہ پر دیت ہے اور شوہر پر مہر (عالمگیری ص۲۸ ج۶)

مسئلہ۲۸۸: ازالہ عقل، سمع، بصر، شم، کلام، ذوق، انزال، کھ پیدا کرنے، سر اور داڑھی کے بال مونڈنے، دونوں کان، دونوں بھنووں، دونوں آنکھوں کے پپوٹوں، دونوں ہاتھوں یا دونوں پیروں کی انگلیوں، عورت کے پستانوں کی دونوں گھنڈیوں کے کاٹنے میں، عورت کے مخرجین کا اس طرح ایک کردینا کہ پیشاب یا پاخانے کے امساک کی قدرت نہ رہے۔ حشفہ، ناک کے نرم حصے، دونوں ہونٹوں، دونوں جبڑوں، دونوں چوتڑوں، زبان کے کاٹنے، چہرے کے ٹیڑھا کردینے۔ عورت کی شرم گاہ کو اس طرح کاٹ دینے میں کہ جماع کے قابل نہ رہے اور پیٹ پر ایسی ضرب لگانے میں کہ پانی منقطع ہوجائے، پوری دیت نفس ہے۔ بشرط یہ کہ یہ جرائم خطاءً صادر ہوں۔ (قاضی خاں ص۳۸۶ ج۴)

مسئلہ۲۸۹: کسی باکرہ لڑکی کو دھکا دیا کہ وہ گر پڑی اور اس کی بکارت زائل ہوگئی تو دھکا دینے والے پر مہر مثل لازم ہے۔ (قاضی خان ص۳۸۶ ج۴، عالمگیری ص۲۸ ج۶)

مسئلہ۲۹۰: کسی رسی پر دو آدمیوں نے جھگڑا کیا اور ہر آدمی ایک ایک سرا پکڑ کر کھینچ رہا تھا، تیسرے نے آکر درمیان سے رسی کاٹ دی اور وہ دونوں شخص گر پڑے او مر گئے، رسی کاٹنے والے پر نہ قصاص ہے نہ دیت۔ (قاضی خان ص۳۸۷ ج۴)

فصل فی الشجاج

چہرے اور سر کے زخموں کا بیان

(چہرے اور سر کے زخموں کو شجاج کہتے ہیں)

مسئلہ۲۹۱: اس کی دس قسمیں بیان کی گئی ہیں۔(۱) حارصہ (۲) دامعہ (۳) دامیہ (۴) باضعہ (۵) متلاحمہ (۶) سمحاق (۷) موضحہ (۸) ہاشمہ (۹) منقلہ (۱۰) آمہ

(۱) حارصہ:۔جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں جلد پر خراش پڑ جائے مگر خون نہ چھلکے۔

(۲) دامعہ:۔سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون چھلک آئے مگر بہے نہیں۔

(۳) دامیہ:۔سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون بہہ جائے۔

(۴) باضعہ:۔جس میں سر کی جلد کٹ جائے۔

(۵) متلاحمہ:۔جس میں سر کا گوشت بھی پھٹ جائے۔

(۶) سمحاق:۔جس میں سر کی ہڈی کے اوپر کی جھلی تک زخم پہنچ جائے۔

(۷) موضحہ:۔جس میں سر کی ہڈی نظر آجائے۔

(۸) ہاشمہ:۔جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ جائے۔

(۹) منقلہ:۔جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ کر ہٹ جائے۔

(۱۰) امہ:۔وہ زخم جوام الدماغ، یعنی دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔

ان کے علاوہ زخموں کی ایک قسم جائفہ بھی کی گئی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ زخم جوف تک پہنچے اور یہ زخم پیٹھ، پیٹ اور سینے میں ہوتا ہے۔ اور اگر گلے کا زخم غذائی نالی تک پہنچ جائے تو وہ بھی جائفہ ہے۔(عالمگیری ص ۲۸ ج ۶، شامی ص ۵۱۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۳۳ ج ۸)

مسئلہ۲۹۲: موضحہ اور اس سے کم زخم اگر قصداً لگائے گئے ہوں تو ان میں قصاص ہے اور اگر خطاءً ہوں تو موضحہ سے کم زخموں میں حکومت عدل ہے اور موضحہ میں دیت نفس کا بیسواں حصہ ہے اور ہاشمہ میں دیت نفس کا دسواں حصہ ہے اور منقلہ مین دیت نفس کا پندرہ فیصد حصہ اور آمہ اور جائفہ میں دیت کا تہائی حصہ ہے۔ ہاں اگر جائفہ آر پار ہوگیا تو دو تہائی دیت ہے۔(عالمگیری ص ۲۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۳۴ ج ۸، ہدایہ وفتح القدیر ص ۳۱۲ ج ۸، بدائع صنائع ص ۳۱۶ ج ۷)

مسئلہ۲۹۳: ہاشمہ، منقلہ، آمہ اگر قصداً بھی لگائے تو قصاص نہیں ہے چوں کہ مساوات ممکن نہیں ہے اس لئے ان میں خطاء اور عمداً دونوں صورتوں میں دیت ہے۔(عالمگیری ص۲۹ ج ٦، شامی ص۵۱۰ ج ۵، مبسوط ص۷۴ ج ۲٦، بحرالرائق ص۳۳۵ ج۸)

مسئلہ۲۹۴: اگرکسی نے کسی کے چہرے یا سر کے کسی حصہ پر ایسا زخم لگایا کہ اچھا ہونے کے بعد اس کا اثر بھی زائل ہو گیا تو اس پر کچھ نہیں (عالمگیری ص۲۹ ج ٦، تبیین الحقائق ص۱۳۳ ج ٦، بدائع صنائع ص۳۱٦ ج ۷، بحرالرائق ص۳۴۰ ج ۸)

مسئلہ۲۹۵: چہرے اور سر کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ پر جو زخم لگایا جائے اس کو جراحت کہتے ہیں اور اس میں حکومت عدل ہے (شامی ص۵۱۰ ج ۵، درمختار و فتح القدیر ص۳۱۲ ج ۸ وہدایہ)

مسئلہ۲۹٦: سر اور چہرے کے علاوہ جس کے دوسرے زخموں میں حکومت عدل اسی وقت ہے جب زخم اچھے ہونے کے بعد اس کے نشانات باقی رہ جائیں ورنہ کچھ نہیں ہے۔(عالمگیری ص۲۹ ج ٦، درمختار و شامی ص۵۱۱ ج ۵)

مسئلہ۲۹۷: شجاج کی جن صورتوں میں قصاص واجب ہے ان میں زخم کی لمبائی چوڑائی میں مساوات کے ساتھ قصاص لیا جائے گا اور سر کے مقدم یا موخر حصہ یا وسط میں جس جگہ بھی زخم ہوگا زخمی کرنے والے کے اسی حصے میں مساوات کے ساتھ قصاص لیا جائے گا (عالمگیری ص۲۹ ج٦، صنائع بدائع ص۳۰۹ ج ۷، قاضی خان ص۳۸٦ ج ۴)

مسئلہ۲۹۸: اگر قرنین کے مابین پیشانی پر ایسا موضحہ لگایا کہ قرنین سے مل گیا اور زخم لگانے والے کی پیشانی بڑی ہونے کی وجہ سے اتنا لمبا زخم لگانے سے اس کے قرنین تک نہیں پہنچتا ہو تو زخمی کو اختیار دیا جائے گا کہ چاہے تو قصاص لے لے اور جس قرن سے چاہے شروع کر کے اتنا لمبا زخم اس کی پیشانی پر لگا دے اور اگر چاہے تو ارش لے لے۔ اور اگر زخمی کرنے والے کی پیشانی چھوٹی ہے کہ مساوات سے قصاص لینے کی صورت میں زخم قرنین سے تجاوز کر جاتا ہے، تب زخمی کو اختیار ہے کہ چاہے ارش لے لے اور چاہے تو صرف قرنین کے درمیان زخم لگا کر قصاص لے لے۔ قرنین سے زخم متجاوز نہیں ہونا چاہئے۔(صنائع بدائع ص۳۰٦ ج ۷، عالمگیری ص۲۹ ج٦، مبسوط ص۱۴۵ ج ۲٦)

مسئلہ۲۹۹: اگر اتنا لمبا زخم لگایا کہ پیشانی سے گدی تک پہنچ گیا تو زخمی کو حق ہے کہ اسی جگہ پر اتنا ہی بڑا زخم لگا کر قصاص لے یا ارش لے، اگر زخمی کرنے والے کا سر بڑا ہے۔ لہذا اتنا بڑا زخم لگانے سے اس کی قفا یعنی گدی تک نہیں پہنچتا ہے۔ تو بھی زخمی کو اختیار ہے کہ چاہے ارش لے لے۔ اور چاہے اتنا لمبا زخم لگا کر قصاص لے لے۔ خواہ پیشانی کی طرف سے شروع کرے خواہ گدی کی طرف سے (عالمگیری ص۲۹ ج٦، از محیط و ذخیرہ، بدائع صنائع ص۳۱۰ ج ۷، مبسوط ص

۲۶ج۱۴۶)

مسئلہ۳۰۰: اگر بیس (۲۰) موضحہ زخم لگائے اور درمیان میں صحت نہ ہوئی تو پوری دیت نفس تین سال میں ادا کی جائے گی اور اگر درمیان میں صحت واقع ہوگئی تو ایک سال میں پوری دیت نفس ادا کرنا ہوگی۔ (عالمگیری از کافی ص۲۹ ج۶)

مسئلہ۳۰۱: کسی کے سر پر ایسا موضحہ لگایا کہ اس کی عقل جاتی رہی۔ یا پورے سر کے بال ایسے اڑے کہ پھر نہ اگے تو صرف دیت نفس واجب ہوگی اور اگر سر کے بال مختلف جگہوں سے اڑ گئے تو بالوں کی حکومت عدل اور موضحہ کی ارش میں سے جو زیادہ ہوگا وہ لازم آئے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ بال پھر نہ اگیں، لیکن اگر دوبارہ پہلے کی طرح بال اگ آئیں تو کچھ لازم نہیں ہے (شامی و درمختار ص۵۱۳ ج۵، عالمگیری ص۲۹ ج۷)

مسئلہ۳۰۲: کسی کی بھنوں پر خطاء ایسا موضحہ لگایا کہ بھنوں کے بال گر گئے اور پھر نہ اگے تو صرف نصف دیت لازم ہوگی۔ (عالمگیری ص۳۰ ج۶)

مسئلہ۳۰۳: کسی کے سر پر ایسا موضحہ لگایا کہ اس سے سننے یا دیکھنے یا بولنے کے قابل نہ رہا۔ تو اس پر نفس کی دیت کے ساتھ موضحہ کا ارش بھی واجب ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس زخم سے موت نہ ہوئی ہو، اور اگر موت واقع ہوگئی تو ارش ساقط ہو جائے گا۔ اور عمد کی صورت میں جنایت کرنے والے کے مال سے تین سال میں دیت ادا کی جائے گی اور بصورت خطاء عاقلہ پر تین سال میں دیت ہے (شامی و درمختار ص۵۱۳ ج۵)

مسئلہ۳۰۴: کسی نے کسی کے سر پر ایسا موضحہ عمداً لگایا کہ اس کی بینائی جاتی رہی۔ تو ذہاب بصر اور موضحہ دونوں کی دیتیں واجب ہوں گی۔ (عالمگیری ص۳۰ ج۶، درمختار و شامی ص۵۱۳ ج۵، تبیین ص۱۳۶ ج۶، بحرالرائق ص۳۳۹ ج۸)

مسئلہ۳۰۵: کوئی شخص بڑھاپے کی وجہ سے چندلا ہو یا تھا۔ اس کے سر پر کسی نے عمداً موضحہ لگایا تو قصاص نہیں لیا جائے گا دیت لازم ہوگی اور اگر زخم لگانے والا بھی چندلا ہے تو قصاص لیا جائے گا۔ (عالمگیری ص۳۰ ج۶)

مسئلہ۳۰۶: ہر وہ جنایت جو بالقصد ہو لیکن شبہ کی وجہ سے قصاص ساقط ہو گیا ہو اور دیت واجب ہوگئی ہو تو جنایت کرنے والے کے مال سے دیت ادا کی جائے گی اور عاقلہ سے مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ اور یہی حکم ہر اس مال کا ہے جس پر بالقصد جنایت کی صورت میں صلح کی گئی ہو۔ (تبیین ص۱۳۸ ج۶، درمختار و شامی ص۴۶۸ ج۵، فتح القدیر ص۳۲۲ ج۸)

مسئلہ۳۰۷: حکومت عدل سے جو مال لازم آتا ہے وہ جنایت کرنے والے کے مال سے ادا کیا جائے گا۔ عاقلہ سے اس کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ (درمختار و شامی ص۵۱۶ ج۵)

فصل فی الجنین (حمل کا بیان)

مسئلہ ۳۰۸: کسی نے کسی حاملہ عورت کوایسا ماررایاڈرایایا دھمکایایا کوئی ایسا فعل کیا جس کی وجہ سے ایسا مراہوا بچہ ساقط ہوا جوآ زاد تھا۔ اگر چہ اس کے اعضاء کی خلقت مکمل نہیں ہوئی تھی بلکہ صرف بعض اعضاء ظاہر ہوئے تھے تو مارنے والے کے عاقلہ پر مرد کی دیت کا بیسواں حصہ یعنی پانچ سو درہم ایک سال میں واجب الادا ہوں گے۔ساقط شدہ بچہ مذکر ہو یا مونث اوز ماں مسلمہ ہو یا کتابیہ یا مجوسیہ، سب کا ایک ہی حکم ہے۔(شامی و درمختار ص ۵۱۶ جلد ۵،تبیین الحقائق ص ۱۳۶ ج ۶، عالمگیری ص ۳۴ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۴۱ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۴ جلد ۸،مبسوط ص ۸۷ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۰۹: اگر مذکورۃ الصدر اسباب کے تحت زندہ بچہ ساقط ہوا، پھر مرگیا تو پوری دیت نفس عاقلہ پر واجب ہوگی اور کفارہ ضارب پر واجب ہے اور اگر مردہ ساقط ہوا اور اس کے بعد ماں بھی مرگئی تو ماں کی پوری دیت اور بچہ کی دیت غرۃ یعنی پانچ سودرہم عاقلہ پرواجب ہوں گے......(درمختار وشامی ص ۵۱۷ جلد ۶ ،مبسوط ص ۸۹ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۱۰: اگر مذکورہ اسباب کے تحت حاملہ مرگئی پھر مرا ہوا بچہ خارج ہوا تو صرف عورت کی دیت نفس عاقلہ پر واجب ہے ے(درمختار وشامی ص ۵۱۷ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، تبیین ص ۱۴۰ جلد ۶ ، بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۷ جلد ۸، مبسوط ص ۸۹ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۱۱: اگر مذکورہ اسباب کی بناء پر دو مردہ بچے ساقط ہوئے تو دو غرے یعنی ایک ہزار درہم عاقلہ پر واجب ہوں گے۔اور اگر ایک زندہ پیدا ہوکر مرگیا اور دوسرا مردہ پیدا ہوا تو زندہ پیدا ہونے والے کی دیت نفس اور مردہ پیدا ہونے والے کا غرہ یعنی پانچ سو درہم عاقلہ پر ہیں۔اور اگر ماں مرگئی پھر دو مردہ بچے پیدا ہوئے تو صرف ماں کی دیت نفس عاقلہ پر واجب ہوگی اور اگر ماں کے مرنے کے بعد دو بچے زندہ پیدا ہوکر مرگئے تو عاقلہ پر تین دیتیں واجب ہوں گی اور اگر ایک مردہ بچہ ماں کی موت سے پہلے خارج ہوا اور دوسرا مردہ بچہ ماں کی موت کے بعد تو پہلے پیدا ہونے والے کا غرہ اور ماں کی دیت نفس عاقلہ پر ہے اور بعد میں پیدا ہونے والے کا کچھ نہیں۔(شامی ص ۵۱۷ جلد ۵ ، عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، مبسوط ص ۹۰ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۱۲: اگر ماں کی موت کے بعد زندہ بچہ ساقط ہوکر مرگیا تو ماں اور بچہ دونوں کی دو دیتیں عاقلہ پر واجب ہیں۔(درمختار و شامی ص ۵۱۸ جلد ۵، مبسوط ص ۹۰ جلد ۲۶، عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، قاضی خان ص ۳۹۳ جلد ۴)

مسئلہ ۳۱۳: اسقاط کی ان سب صورتوں میں جن میں جنین کا غرہ یا دیت لازم ہوگی وہ جنین کے ورثاء میں تقسیم کی جائے گی۔

اوراس کی ماں بھی اس کی وارث ہوگی، ساقط کرنے والا وارث نہیں ہوگا۔ (درمختار وشامی ص ۵۱۸ جلد ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۱ جلد ۶، عالمگیری ص ۳۴ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۸ جلد ۸، بدائع صنائع ص ۳۲۶ جلد ۷، مبسوط ص ۹۰ جلد ۲۶)

مسئلہ ۳۱۴: کسی نے حاملہ کے پیٹ پر تلوار ماری کہ رحم کو کاٹ کر دو جنینوں کو مجروح کر گئی اور ایک مجروح زندہ ساقط ہوا اور دوسرا مجروح مردہ ساقط ہوا، اور عورت بھی مرگئی تو عورت کا قصاص لیا جائے گا اور زندہ ساقط ہونے والے بچے کی دیت اور مردہ پیدا ہونے والے بچہ کا غرہ عاقلہ پر واجب ہوگا۔ (درمختار ص ۵۴۰ ج ۵)

مسئلہ ۳۱۵: کسی نے حاملہ کے پیٹ پر چھری ماری جس کی وجہ سے رحم میں بچہ کا ہاتھ کٹ گیا اور وہ زندہ پیدا ہوا اور ماں بھی زندہ رہی تو بچے کے ہاتھ کی وجہ سے نصف دیت نفس عاقلہ پر واجب ہوگی۔ (عالمگیری ص ۳۶ جلد ۶)

مسئلہ ۳۱۶: شوہر نے اپنی حاملہ بیوی کو ایسا ڈرایا دھمکایا یا مارا کہ مردہ بچہ ساقط ہوگیا تو شوہر کے عاقلہ پر غرہ لازم ہے اور یہ اس بچہ کا وارث نہیں ہوگا۔ (درمختار وشامی ص ۵۱۸ جلد ۵، بدائع صنائع ص ۳۲۶ جلد ۷، تبیین الحقائق ص ۱۲۶ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۸ جلد ۸)

مسئلہ ۳۱۷: کسی نے اپنی حاملہ بیوی کو ڈرایا دھمکایا یا ایسا مارا کہ ایک بچہ زندہ ساقط ہو کر مر گیا۔ پھر دوسرا مردہ ساقط ہوا پھر وہ عورت بھی مرگئی تو اس شخص کے عاقلہ پر بیوی اور زندہ پیدا ہونے والے بچے کی دو دیتیں اور مردہ ساقط ہونے والے بچے کا غرہ واجب ہوگا اور اس شخص پر دو کفارے واجب ہوں گے۔ (عالمگیری ص ۳۵ ج ۶)

مسئلہ ۳۱۸: بچہ کا سر ظاہر ہوا اور وہ چیخا کہ ایک شخص نے اس کو ذبح کر دیا تو اس پر غرہ ہے (عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۵ ج ۶)

مسئلہ ۳۱۹: اگر حاملہ باندی کو ڈرایا دھمکایا یا ایسا مارا کہ اس کا ایسا حمل ساقط ہوگیا جو زندہ پیدا ہوتا تو غلام ہوتا تو اس کے زندہ رہنے کی صورت میں اس کی جو قیمت ہوتی مذکر میں اس کی قیمت کا بیسواں اور مونث میں قیمت کا دسواں مارنے والے کے مال میں نقد لازم آئے گا۔ (درمختار وشامی ص ۵۱۸ ج ۵، عالمگیری ص ۳۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۰ جلد ۶، فتح القدیر ص ۳۲۸ جلد ۸)

مسئلہ ۳۲۰: اگر مذکورہ بالا صورت میں مذکر و مونث ہونے کا پتہ نہ چلے تو جس کی قیمت کم ہوگی وہ لازم ہوگی اور اگر باندی کے مالک اور ضارب میں ساقط شدہ حمل کی قیمت کی تعین میں اختلاف ہو تو ضارب کی بات مانی جائے گی۔ (شامی ص ۵۱۸ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، عنایہ ص ۳۲۸ جلد ۸)

مسئلہ ۳۲۱: اگر مذکورہ بالا صورت میں زندہ بچہ پیدا ہوا جس سے باندی میں کوئی نقص پیدا ہو کر اس کی قیمت گھٹ گئی تو ضارب پر

جنین کی قیمت لازم ہوگی اور یہ قیمت اگر باندی کی قیمت میں جو کمی واقع ہوئی اس سے کم ہوتو اس کمی کو جنین کی قیمت میں اضافہ کر کے پورا کر دیا جائے گا۔(درمختار وشامی ص ۵۱۸ جلد ۵)

مسئلہ ۳۲۲: مذکورہ بالا صورت میں باندی کے مردہ حمل گرا پھر باندی بھی مرگئی تو ضارب پر باندی کی قیمت تین سال میں واجب الادا ہوگی۔(عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۲۳: مذکورہ بالا صورت میں ضرب کے بعد مولی نے حمل کو آزاد کر دیا۔اس کے بعد زندہ بچہ پیدا ہو کر مرگیا تو اس بچے کے زندہ ہونے کی صورت میں جو قیمت ہوتی وہ ضارب پر لازم ہوگی (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، درمختار وشامی ص ۵۱۸ جلد ۵، تبیین ص ۱۴۱ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۳ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۲۹ ج ۸،)

مسئلہ ۳۲۴: کسی نے غیر کی باندی سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی پھر زانی اور اس کی بیوی نے کوئی تدبیر کر کے حمل گرا دیا اس سے باندی مرگئی تو باندی کی قیمت، اور اگر حمل مردہ ساقط ہوا تھا تو غرہ اور اگر ساقط ہو کر مرا تو اس کی پوری قیمت واجب ہوگی اور اگر مضغہ تھا تو کچھ نہیں۔(بحرالرائق ص ۳۴۲ جلد ۸)

مسئلہ ۳۲۵: ضرب واقع ہونے کے بعد باندی کے مالک نے باندی کو بیچ دیا اس کے بعد اسقاط ہوا تو غرہ بیچنے والے کو ملے گا اور اگر بچہ کا باپ ضرب کے وقت غلام تھا پھر آزاد ہوگیا اس کے بعد حمل ساقط ہوا تو باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔(عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۲۶: مولی نے باندی کے حمل کو آزاد کر دیا اس کے بعد کسی شخص نے باندی کے پیٹ پر ضرب لگائی کہ مردہ حمل ساقط ہوا اور اس بچے کا باپ آزاد تھا تو ضارب پر غرہ لازم ہے اور غرہ باپ کو ملے گا۔(عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۲۷: حمل کے والدین میں سے جو ضرب سے پہلے آزاد ہو چکا ہوگا وہ حمل کے معاوضہ کا حق دار ہوگا، مولی نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ ۳۲۸: کسی نے حاملہ باندی خریدی اور قبضہ نہیں کیا تھا کہ اس کے حمل کو آزاد کر دیا۔ پھر کسی نے اس کے پیٹ پر ضرب لگائی جس سے مردہ بچہ پیدا ہوا تو مشتری کو اختیار ہے کہ باندی کو پوری قیمت میں لے لے اور ضارب سے آزاد بچہ کا ارش وصول کرے اور اگر چاہے تو باندی کی بیع کو فسخ کر دے اور بچے کے حصہ کی قیمت اس پر لازم ہوگی۔(عالمگیری ص ۳۶ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۴۲ ج ۶)

مسئلہ ۳۲۹: کسی نے اپنی باندی سے کہا جو کسی اور سے حاملہ تھی، کہ تیرے پیٹ میں جو دو بچے ہیں ان میں سے ایک آزاد ہے اور یہ کہہ کر مولی مرگیا۔ پھر کسی نے اس حاملہ کو ایسی ضرب لگائی جس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی مردہ پیدا ہوئے تو

ضرب لگانے والے پرلڑکے کا نصف غرہ اوراس کوغلام مان کراس کی قیمت کا چالیسواں حصہ اورلڑکی کا نصف غرہ اور اس کو باندی مان کر جو قیمت ہوگی اس کا بیسواں حصہ لازم ہوگا۔(عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶)

مسئلہ۳۳۰: کسی حاملہ عورت نے اپنے پیٹ پرضرب لگا کر یا دوا پی کر، یا کوئی اورتدبیر کر کے عمداً اپنے حمل کوساقط کر دیا تو اگر بغیر اجازت شوہر ایسا کیا تو اس عورت کے عاقلہ پرغرہ لازم ہوگا اور اگر عاقلہ نہ ہوں تو اس کے مال سے غرہ ایک سال میں ادا کیا جائے گا۔ اورشوہر کی اجازت سے ایسا کیا ہے تو کچھ لازم نہیں ہے۔ اسی طرح اس نے اگرکوئی دوا پی جس سے اسقاط مقصود نہ تھا مگر اسقاط ہوگیا تو بھی کچھ لازم نہ ہوگا۔ (عالمگیری ص ۳۵ جلد ۶، شامی ص ۵۱۹ جلد ۵، تبیین ج ۶ ص ۱۴۲، بحرالرائق ص ۳۴۳ جلد ۸، قاضی خان ص ۳۹۲ جلد ۴)

مسئلہ۳۳۱: اگرشوہرنے بیوی کو اسقاط کی اجازت دی اور بیوی نے کسی دوسری عورت سے اسقاط کرالیا تو یہ دوسری عورت بھی ضامن نہیں ہوگی (شامی ودرمختار ص ۵۲۰ ج ۵)

مسئلہ۳۳۲: ام ولد نے خود اپنا حمل ساقط کرلیا تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے (درمختار وشامی ص ۵۲۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۴۳ ج ۸)

مسئلہ۳۳۳: کسی حاملہ نے عمداً اسقاط کی دوا پی اس سے زندہ بچہ پیدا ہوکر مرگیا، تو اس کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی اوراس پر کفارہ لازم ہے اور وہ وارث نہیں ہوگی اور اگر مردہ بچہ ساقط ہوا تو اس کے عاقلہ پرغرہ ہے اوراس پر کفارہ ہے اور یہ محروم الارث ہے۔ اور اگر مضغہ ساقط ہوا تو استغفار وتوبہ کرے۔ (بحرالرائق ص ۳۴۴ جلد ۸)

مسئلہ۳۳۴: خلع کرنے والی حاملہ نے عدت ختم کرنے کے لئے اسقاط حمل کرلیا تو اس پرشوہر کے لئے غرہ واجب ہے۔ (بحرالرائق ص ۳۴۴ ج ۸، عالمگیری ص ۳۶ جلد ۶)

مسئلہ۳۳۵: اگرکسی نے کسی کے جانور کا حمل گرادیا تو اگر مردہ بچہ پیدا ہوا ہے اوراس سے ماں کی قیمت میں نقصان آ گیا تو یہ شخص اس نقصان کا ضامن ہوگا۔ اگر قیمت میں نقصان نہیں آیا تو اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر زندہ بچہ پیدا ہوکر مرگیا تو مارنے والے کے مال میں سے بچے کی قیمت نقد ادا کی جائے گی۔ (درمختار وشامی ص ۵۲۰ جلد ۵، مبسوط ص ۸۷ جلد ۲۶)

مسئلہ۳۳۶: جنین کے اتلاف میں کفارہ نہیں ہے اور جس حمل میں بعض اعضاء بن چکے ہوں اس کا حکم تام الخلقت کی طرح ہے۔ (بحرالرائق ص ۳۴۳ جلد ۸، فتح القدیر ص ۳۲۹ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۱ جلد ۶)

مسئلہ۳۳۷: اگرایسے مضغہ کا اسقاط کیا جس میں اعضاء نہیں بنے تھے اورمعتبر دائیوں نے یہ شہادت دی کہ یہ مضغہ بچہ بننے

کے قابل ہے اگر باقی رہتا تو انسانی صورت اختیار کر لیتا تو اس میں حکومت عدل ہے (شامی ص ۵۱۹ جلد ۵)

بچوں سے متعلق جنایات کے احکام

مسئلہ ۳۳۸: کسی شخص نے کسی آزاد بچے کو اغوا کر لیا اور بچہ اس کے پاس سے غائب ہو گیا تو اس اغوا کرنے والے کو قید کیا جائے گا۔ تاوقتیکہ بچہ واپس آجائے یا اس کی موت کا علم ہو جائے (قاضی خان ص ۳۹۳ ج ۴، درمختار ص ۵۴۷ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص ۳۰۳ جلد ۴)

مسئلہ ۳۳۹: کسی نے کسی آزاد بچہ کو اغوا کیا اور وہ بچہ اس کے پاس اچانک یا کسی بیماری سے مر گیا تو اس پر ضمان نہیں ہے۔ اور اگر کسی سبب سے مثلاً سخت سردی یا بجلی گرنے، پانی میں ڈوبنے، چھت سے گرنے یا سانپ کے کاٹنے سے مر گیا تو اغوا کرنے والے کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی۔ (شامی و درمختار ص ۵۴۷ جلد ۵، فتح القدیر ص ۳۸۲ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۶۷ جلد ۶، بحرالرائق ص ۳۹۰ جلد ۸، مبسوط ص ۱۸۶ ج ۲۶، عالمگیری ص ۳۴ جلد ۶) اور اگر بچہ نے غاصب کے پاس خودکشی کر لی یا کسی کو قتل کر دیا تو غاصب پر ضمان نہیں ہے۔ (مبسوط ص ۱۸۶ جلد ۲۶، عالمگیری ص ۳۴ جلد ۶)

مسئلہ ۳۴۰: اسی طرح اگر آزاد کو اغوا کر کے پابہ زنجیر کر دیا اور وہ مذکورہ بالا اسباب میں سے کسی سبب سے مر گیا تو بھی اغوا کرنے والے کے عاقلہ پر دیت ہے اور اگر اس کو پابہ زنجیر نہیں کیا تھا اور وہ ان اسباب مذکورہ سے خود کو بچا سکتا تھا مگر اس نے بچنے کی کوشش نہیں کی اور مر گیا تو اغوا کرنے والے پر نفس کا ضمان نہیں ہے۔ (عنایہ ص ۳۸۲ جلد ۸، درمختار و شامی ص ۵۴۷ جلد ۵، بحرالرائق ص ۳۹۰ جلد ۸)

مسئلہ ۳۴۱: ختنہ کرنے والے سے کہا کہ بچے کی ختنہ کر دے۔ غلطی سے بچہ کا حشفہ کٹ گیا اور بچہ مر گیا تو ختنہ کرنے والے کے عاقلہ پر نصف دیت ہوگی اور اگر زندہ رہا تو پوری دیت لازم ہوگی۔ (درمختار و شامی ص ۵۴۸ جلد ۵، عالمگیری ص ۳۴ جلد ۶ طحطاوی علی الدر ص ۳۰۳ جلد ۴، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ جلد ۳)

مسئلہ ۳۴۲: کسی نے بچے کو جانور پر سوار کر کے کہا کہ اس کو روکے رہنا اور بچہ نے جانور کو چلایا نہیں لیکن گر کر مر گیا تو اس سوار کرنے والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت لازم ہوگی۔ (درمختار و شامی ص ۵۴۸ ج ۵، طحطاوی علی الدر ص ۳۰۴ جلد ۴، عالمگیری ص ۳۳ جلد ۶، مبسوط ص ۱۸۶ جلد ۲۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ جلد ۳)

مسئلہ ۳۴۳: کسی نے بچہ کو جانور پر سوار کر کے کہا کہ اس کو میرے لئے روکے رہو۔ اس بچہ نے جانور کو چلایا اور اس جانور نے کسی شخص کو کچل کر ہلاک کر دیا تو بچہ کے عاقلہ پر اس مرنے والے کی دیت لازم ہوگی اور سوار کرنے والے پر کچھ نہیں

ہے اور اگر بچہ اتنا خوردسال ہے کہ جانور پر سواری نہیں کرسکتا ہے تو اس صورت میں مرنے والے کی دیت کسی پر لازم نہیں ہوگی۔ (درمختار وشامی ص ۵۴۸ ج ۵، عالمگیری ص ۳۳ جلد ۶، طحطاوی علی الدرص ۳۰۴ جلد ۴، مبسوط ص ۱۸۶ جلد ۲۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ جلد ۳)

مسئلہ ۳۴۴: کسی نے بچہ کو جانور پر سوار کردیا اور اس سے کہا کہ اس کو روکے رہو۔ بچہ نے جانور کو چلا دیا اور گر کر مر گیا تو سوار کرنے والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت نہیں ہے۔ (شامی ص ۵۴۸ جلد ۵، طحطاوی علی الدرص ۳۰۴ جلد ۴، عالمگیری ص ۳۳ جلد ۶، مبسوط ص ۱۸۷ جلد ۲۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ جلد ۳)

مسئلہ ۳۴۵: بچہ کسی دیوار یا پیڑ پر چڑھا ہوا تھا، نیچے سے کسی نے چیخ کر کہا گر مت جانا جس سے بچہ گر کر مر گیا تو چیخنے والے پر کچھ نہیں ہے اور اگر اس نے کہا کہ کود جا اور بچہ کودا اور مر گیا تو اس کہنے والے پر بچہ کی دیت ہے (عالمگیری ص ۳۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳)

مسئلہ ۳۴۶: اگر کسی نے اتنے چھوٹے بچے کو جانور پر اپنے ساتھ سوار کرلیا جو تنہا جانور پر سوار نہیں ہوسکتا اور چلا بھی نہیں سکتا، اس جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کردیا تو مرنے والے کی دیت صرف اس سوار کے عاقلہ پر ہوگی اور سوار پر کفارہ بھی ہے۔ بچہ کے عاقلہ پر کچھ نہیں ہے اور اگر بچہ سواری کو چلا سکتا ہے تو دونوں کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۷ ج ۳، عالمگیری ص ۳۳ ج ۶، مبسوط ص ۱۸۷ ج ۲۶)

مسئلہ ۳۴۷: باپ اپنے بچہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اس بچہ کو کسی شخص نے کھینچا اور باپ اس بچہ کا ہاتھ پکڑے رہا اور اس شخص کے کھینچنے کی وجہ سے بچہ مر گیا تو اس بچہ کی دیت کھینچنے والے پر ہے اور باپ بچہ کا وارث ہوگا اور اگر دونوں نے کھینچا اور بچہ مر گیا تو دونوں پر دیت لازم ہوگی اور باپ وارث نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص ۳۳ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳)

مسئلہ ۳۴۸: اتنا چھوٹا بچہ جو اپنے نفس کی حفاظت کرسکتا ہے اگر پانی میں ڈوب کر یا چھت سے گر کر مر جائے تو ماں باپ پر کچھ نہیں ہے اور اگر اپنے نفس کی حفاظت نہیں کرسکتا تھا تو جس کی نگرانی میں تھا اس پر توبہ واستغفار لازم ہے اور اگر اس کی گود سے گر کر مر گیا تو کفارہ بھی لازم ہے (عالمگیری ص ۳۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۷ ج ۳، شامی ص ۵۲۹ جلد ۵)

مسئلہ ۳۴۹: ماں شیر خوار بچہ کو باپ کے پاس چھوڑ کر چلی گئی اور بچہ دوسری عورتوں کا دودھ پی لیتا تھا۔ لیکن باپ نے کسی دودھ پلانے والی کا انتظام نہ کیا اور بچہ بھوک سے مر گیا تو باپ پر کفارہ اور توبہ لازم ہے اور اگر بچہ دوسری عورت کا دودھ

قبول نہیں کرتا تھا اور ماں یہ بات جانتی تھی تو گناہ ماں پر ہے ماں توبہ کرے اور کفارہ بھی دے (عالمگیری از محیط ص ۳۳ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۷ ج ۳)

مسئلہ ۳۵۰: چھ سال کی بچی کو بخار تھا اور آگ کے پاس بیٹھی تاپ رہی تھی۔ باپ گھر میں نہ تھا ماں اسی حالت میں بچی کو چھوڑ کر کہیں چلی گئی اور بچی جل کر مرگئی تو ماں پر دیت نہیں ہے لیکن توبہ واستغفار کرے اور مستحب یہ ہے کہ کفارہ بھی دے (عالمگیری از ظہیریہ ص ۳۳ ج ۶)

مسئلہ ۳۵۱: کسی نے کسی بچہ سے کہا کہ درخت پر چڑھ کر میرے پھل توڑ دے بچہ درخت سے گر کر مرگیا تو چڑھانے والے کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی اسی طرح کوئی چیز اٹھانے کو کہا یا لکڑی توڑنے کو کہا اور بچہ اس چیز کو اٹھانے سے یا پیڑ سے گر کر مرگیا تو اس حکم دینے والے کے عاقلہ پر بچہ کی دیت لازم ہوگی (عالمگیری ص ۳۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳)

مسئلہ ۳۵۲: کسی نے بچہ کو حکم دیا کہ فلاں شخص کو قتل کردے بچہ نے قتل کردیا تو بچہ کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی پھر وہ عاقلہ اس دیت کو حکم دینے والے کے عاقلہ سے وصول کریں گے۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳، عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۰ ج ۶، مبسوط ص ۱۸۵ ج ۲۶)

مسئلہ ۳۵۳: کسی بچہ نے دوسرے بچہ کو حکم دیا کہ فلاں شخص کو قتل کردے اور اس نے قتل کردیا تو قتل کرنے والے کے عاقلہ پر دیت لازم ہے اور یہ دیت حکم دینے والے کے عاقلہ سے وصول نہیں کریں گے۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳، عالمگیری ص ۳۰ ج ۶، مبسوط ص ۱۸۵ ج ۲۶)

مسئلہ ۳۵۴: بچے نے کسی بالغ کو حکم دیا کہ فلاں کو قتل کردے اور اس نے قتل کردیا، تو حکم دینے والا بچہ ضامن نہیں ہوگا۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳) اسی طرح بالغ نے اگر کسی دوسرے بالغ کو حکم دیا اور اس نے قتل کردیا تو قاتل پر ضمان ہے حکم دینے والے پر نہیں۔ (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳، عالمگیری ص ۳۰ ج ۶)

مسئلہ ۳۵۵: کسی شخص نے بچہ کو حکم دیا کہ فلاں شخص کا کھانا کھالے یا مال جلادے یا اس کے جانور کو ہلاک کردے تو اس مال کا ضمان اس بچے کے مال میں لازم ہے اور بچے کے اولیاء اس ضمان کو ادا کرنے کے بعد حکم دینے والے سے وصول کریں۔ (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳، عالمگیری ص ۳۰ ج ۶) اور اگر بچے نے بالغ کو ان کاموں کا حکم دیا اور اس نے عمل کرلیا تو بچے پر ضمان نہیں ہے (عالمگیری ص ۳۰ ج ۶)

مسئلہ ۳۵۶: اگر کسی نابالغ نے نابالغہ سے زنا کیا اور اس کی بکارت زائل کردی تو اس پر مہر مثل لازم آئے گا اور اگر بالغہ کی بکارت

زبردستی زنا کر کے نابالغ نے زائل کردی تو بھی اس پر مہر مثل لازم آئے گا اور اگر بالغہ سے نابالغ نے برضا زنا کیا تھا تو مہر لازم نہیں ہے۔(خانیہ علی الہندیہ ص۴۴۶ ج۳)

مسئلہ۳۵۷: بچے تیراندازی کا کھیل کھیل رہے تھے کسی نو برس تک کے بچے کا تیر کسی شخص کی آنکھ میں لگ گیا جس سے وہ شخص کانا ہوگیا تو اس کی آنکھ کا تاوان بچہ کے مال سے ادا کیا جائے گا اس کے باپ پر کچھ نہیں ہے اور اگر بچے کے پاس مال نہیں ہے تو جب مال ملے گا اس وقت تاوان ادا کردے گا مگر شرط یہ ہے کہ یہ بات شہادت سے ثابت ہو کہ اسی بچے کا تیر اس شخص کی آنکھ میں لگا ہے صرف بچے کا اقرار یا اس کے تیر کا پایا جانا تاوان کے لئے کافی نہیں ہے(قاضی خاں علی الہندیہ ۴۴۷ ج۳)

مسئلہ۳۵۸: کسی نے اپنے کسی کام کے لیئے کسی کے بچے کو ولی کی اجازت کے بغیر کہیں بھیجا۔ راستے میں بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ چھت پر چڑھ گیا اور چھت پر سے گر کر مر گیا تو بھیجنے والے پر ضمان لازم ہوگا۔(قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۴۷ ج۳)

مسئلہ۳۵۹: کسی نے بچے کو اغوا کر کے قتل کر دیا یا اس کے پاس درندہ نے پھاڑ کھایا یا دیوار سے گر کر مر گیا تو غاصب ضامن ہوگا۔ (قاضی خان ص۴۴۷ علی الہندیہ، عالمگیری ص۳۴ ج۶، مبسوط ص۱۸۶ ج۲۶)

مسئلہ۳۶۰: کسی غلام نے آزاد بچے کو سواری پر سوار کر دیا بچہ سواری سے گر کر مر گیا تو اس بچہ کی دیت غلام پر ہے۔ مولی غلام ہی کو اس کی دیت میں دے دے یا فدیہ دے دے۔ اور اگر سواری پر غلام بھی سوار ہوا اور سواری کو چلایا، سواری نے کسی کو کچل دیا اور وہ مر گیا تو نصف دیت بچے کے عاقلہ پر ہے اور نصف غلام پر۔(عالمگیری ص۳۳ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ۴۴۸ ج۳، مبسوط ص۱۸۷ ج۲۶)

مسئلہ۳۶۱: کسی آزاد شخص نے ایسے نابالغ غلام بچے کو سواری پر سوار کر دیا جو سواری پر ٹھہر سکتا ہے اور اس کو چلا بھی سکتا ہے پھر اس کو حکم دیا کہ وہ جانور کو چلائے اس نے کسی آدمی کو کچل کر مار دیا تو اس کا تاوان غلام بچہ پر ہے اس کی دیت میں مولی یا تو غلام کو دے دے یا اس کا فدیہ دے دے پھر وہ مولی حکم دینے والے سے یہ رقم وصول کرے۔(قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۴۸ جلد۳، مبسوط ص۱۸۸ ج۲۶)

مسئلہ۳۶۲: کسی عبد ماذون نے کسی بچے کو حکم دیا کہ فلاں کے کپڑے پھاڑ دے یا بچہ کو اپنے کام کے لئے بھیجا اور بچہ ہلاک ہوگیا تو حکم دینے والا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص۳۱ ج۶)

مسئلہ۳۶۳: کسی بچے کے پاس غلام کو ودیعت رکھا اور اس بچے نے غلام کو قتل کر دیا تو بچے کے عاقلہ پر غلام کی قیمت ہے۔(تبیین

الحقائق ص ۱٦٨ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۹۰ ج ٨، عالمگیری ص ۳۴ ج ٦، شامی ص ۵۴۸ ج ۵)۔ اور اگر ماذون النفس میں جنایت کی ہے تو اس کا ارش بچہ کے مال سے ادا کیا جائے گا۔ (شامی ودرمختار ص ۵۴۸ ج ۵)

مسئلہ ۳٦۴: اگر کسی بچہ کے پاس کھانا بلا اجازت ولی امانت رکھا گیا اور بچہ نے اس کو کھالیا تو اس پر ضمان نہیں ہے۔ (تبیین الحقائق ص ۱٦٨ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۹۰ ج ٨، عالمگیری ص ۳۴ ج ٦، شامی و درمختار ج ۵ ص ۵٦٨) اور اگر ولی کی اجازت سے رکھا تھا تو ضامن ہوگا جب کہ بچہ عاقل ہو ورنہ نہیں ہوگا۔ (ہدایہ وعنایہ ص ۳٨۲ ج ٨)

مسئلہ ۳٦۵: ماں یا باپ یا وصی نے بچے کو تعلیم قرآن کے لئے معتاد طریقے سے مارا جس سے بچہ مرگیا تو ان پر ضمان نہیں ہے اور یہی حکم معلم کا بھی ہے جب کہ اس نے ان کی اجازت سے مارا ہو اور اگر انھوں نے غیر معتاد طریقے سے مارا اور بچہ مر گیا تو یہ لوگ ضامن ہوں گے۔ (درمختار وشامی ص ۴۹٨ ج ۵)

مسئلہ ۳٦٦: باپ یا وصی نے بچہ کو تادیباً مارا اور بچہ مرگیا تو ان پر ضمان نہیں ہے جب کہ معتاد طریقے پر مارا ہو اور اگر غیر معتاد طریقے سے مارا تو ضمان ہے (درمختار وشامی ص ۴۹٨ ج ۵)

مسئلہ ۳٦۷: ماں نے اگر اپنے بچہ کو تادیباً مارا اور بچہ مرگیا تو بہرحال ماں ضامن ہوگی (درمختار وشامی ص ۴۹٨ ج ۵)

مسئلہ ۳٦٨: کسی نے بچے کو ہتھیار دیئے بچہ اس کو اٹھانے سے تھک گیا اور ہتھیار اس کے ہاتھ سے اس پر گرا اور بچہ مرگیا تو اسلحہ دینے والے کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی اور اگر بچہ نے اس اسلحہ سے خودکشی کرلی یا کسی دوسرے کو قتل کردیا تو دینے والے پر ضمان نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۳۲ ج ٦، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳، مبسوط ص ۱٨۵ ج ۲٦)

مسئلہ ۳٦۹: کسی آزاد بچے کو ایسے غلام بچے نے جو مجبور تھا حکم دیا کہ فلاں شخص کو قتل کردے اور اس نے قتل کردیا تو قاتل بچہ کا ضامن ہوگا اور حکم دینے والے غلام بچے سے اس کا تاوان اس کے آزاد ہونے کے بعد بھی واپس نہیں لے سکے گا۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۵ ج ۳)

مسئلہ ۳۷۰: اور اگر بالغہ باندی نے نابالغ کو دعوت زنا دیا اور اس نے زنا کرکے اس کی بکارت زائل کردی تو بچہ پر اس کا مہر لازم ہے۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴٦ ج ۳)

دیوار وغیرہ گرنے سے حادثات کا بیان

مسئلہ ۳۷۱: یہ جاننا ضروری ہے کہ ایسی دیوار جو سلامی میں ہو یعنی ٹیڑھی ہو، اگر بناتے وقت اس کے بنانے والے نے ٹیڑھی بنائی۔ پھر وہ کسی انسان پر گر گئی اور وہ مرگیا یا کسی کے مال پر گر پڑی اور وہ مال تلف ہوگیا تو دیوار کے مالک کو ضمان دینا

ہوگا۔خواہ اس دیوار کو گرانے کے مطالبہ کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔اور اگر اس دیوار کو سیدھا بنایا تھا مگر بعد میں ٹیڑھی ہوگئی۔مرورِ زمانہ کی وجہ سے پھر کسی انسان پر گر پڑی یا مال پر گر پڑی اور اس کو تلف کر گئی تو کیا دیوار کے مالک پر ضمان ہے؟ ہمارے علمائے ثلاثہ کے نزدیک اگر مطالبہ نقض سے پہلے گری ہے تو اس کا ضمان نہیں ہے۔اور مطالبہ نقض سے اتنے بعد گری ہے جس میں اس کا گرانا ممکن تھا،مگر اس نے اس کو نہیں گرایا تو قیاس چاہتا ہے کہ ضمان نہ ہو۔مگر استحساناً ضامن ہوگا۔ھکذا فی الذخیرہ۔

پھر جو جان تلف ہوئی اس کی دیت صاحب دیوار کے عاقلہ پر ہے۔اور جو مال تلف ہوا اس کا ضمان دیوار کے مالک پر ہے۔(عالمگیری ص ۳۶ ج ۶، مبسوط ص ۹ ج ۲۷، تبیین الحقائق ص ۱۴۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۶ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۵۷ ج ۲، فتح القدیر و عنایۃ ص ۳۴۱ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۲: تقدم کی تفسیر یہ ہے کہ صاحب حق دیوار کے مالک سے کہے کہ تیری دیوار خطرناک ہے۔یا کہے کہ سلامی میں ہے۔یعنی ٹیڑھی ہے،تو اس کو گرادے۔تاکہ کسی پر گر نہ پڑے اور اس کو تلف نہ کر دے اور اگر یہ کہا کہ تجھ کو چاہئے کہ تو اس کو گرادے،تو یہ مشورہ ہوگا مطالبہ نہ ہوگا۔بحوالہ قاضی خان۔تقدم میں مطالبہ شرط ہے۔اشہاد شرط نہیں ہے۔یہاں تک کہ اگر اس کے گرانے کا مطالبہ کیا۔بغیر اشہاد کے،اور مالک دیوار نے امکان کے باوجود دیوار نہیں گرائی۔یہاں تک کہ وہ خود گر گئی اور اس سے کوئی چیز تلف ہوگئی اور وہ تلف کا اقرار کرتا ہے تو ضمان دے گا۔گواہ بنانے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مالک دیوار انکار طلب کرے تو گواہوں کے ذریعے سے طلب کو ثابت کیا جاسکے۔(عالمگیری از کافی ص ۳۶ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۵۶ ج ۲، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۳۵۴ ج ۳، مبسوط ص ۹ ج ۲۷، شامی ص ۵۲۶ ج ۵، تبیین ص ۱۴۷ ج ۶)

مسئلہ ۳۷۳: دیوار کے متعلق دیوار گرانے کا مطالبہ کرنا دیوار کے مالک سے یہی ملبہ ہٹانے کا مطالبہ ہے یہاں تک کہ اگر تقدم کے بعد دیوار گر پڑے اور اس کے ملبے سے ٹکرا کر کوئی مرجائے تو دیوار کے مالک پر اس کی دیت لازم ہوگی۔(عالمگیری از ذخیرہ ص ۳۶ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۷ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۴۱ ج ۸، فتح القدیر درمختار و شامی ص ۵۲۸، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳)

مسئلہ ۳۷۴: مکان کی زیریں منزل ایک شخص کی ہے اور بالائی دوسرے کی اور پورا مکان گراؤ ہے اور دونوں سے گرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔پھر بالائی حصہ گرا اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہوگیا تو اس کا ضمان بالائی حصہ کے مالک پر ہے۔(قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳)

مسئلہ ۳۷۵: مالک دیوار سے گراؤ دیوار کے انہدام کا مطالبہ کیا گیا اس نے نہیں گرائی اور مکان بیچ دیا تو مشتری ضامن نہیں ہوگا۔

ہاں اگر خریدنے کے بعد اس سے مطالبہ نقض کرلیا گیا تھا اور اس پر گواہ بنالئے گئے تھے تو یہ ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۵ ج ۸، ہدایہ فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۶: لقیط (لاوارث، ملا ہوا بچہ) کی گراؤ دیوار کے انہدام کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اس نے نہیں گرائی تھی پھر وہ دیوار گری جس سے کوئی آدمی مر گیا تو اس کی دیت بیت المال دے گا۔اسی طرح وہ کافر جو مسلمان ہوگیا تھا۔اس نے کسی سے عقد موالاۃ نہیں کیا تھا۔اس کی دیوار کے گرنے سے ہلاک ہونے والے کی دیت بھی بیت المال ہی دے گا۔(قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۷: کسی کی گراؤ دیوار مطالبہ انہدام سے پہلے گر پڑی پھر اس سے راستہ پر سے ملبہ ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس نے نہ اٹھایا یہاں تک کہ اس سے ٹکرا کر کوئی آدمی یا جانور ہلاک ہوگیا تو یہ ضامن ہوگا۔(قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۸: مطالبہ نقض کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ یہ اس سے کیا جائے جس کو گرانے کا حق حاصل ہے یہاں تک اگر کرایہ دار یا عاریت کے طور پر اس میں رہنے والے سے مطالبہ کیا اور اس نے دیوار کو نہیں گرایا حتیٰ کہ وہ دیوار کسی انسان پر گر پڑی تو اس صورت میں کسی پر ضمان نہیں ہے۔(ہندیہ از ذخیرہ ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۳ ج ۸، درمختار ص ۵۲۷ ج ۵، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۷۹: دیوار گرنے کے وقت تک اس شخص کا مالک رہنا بھی شرط ہے جس پر مطالبہ کے وقت گواہ بنائے گئے تھے۔ یہاں تک کہ اگر اس کی ملک سے وہ دیوار بیع کے ذریعہ خارج ہوگئی اور دوسرے کی ملک میں آنے کے بعد گر پڑی تو اس پر کچھ نہیں ہے۔(تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، درمختار ص ۵۲۷ ج ۵، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۸۰: دیوار کے گراؤ ہونے سے قبل اشہاد صحیح نہیں ہے، چونکہ تعدی معدوم ہے۔(عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۹ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶)

مسئلہ ۳۸۱: اگر گراؤ دیوار کے مالک سے اس کے گرانے کا مطالبہ کیا گیا۔درآں حالیکہ وہ عاقل بالغ مسلمان تھا اور اس مطالبہ نقض پر گواہ بھی بنالئے گئے۔ پھر اس مالک دیوار کو طویل المیعاد شدید قسم کا جنون ہوگیا۔ یا معاذ اللہ وہ مرتد ہوگیا اور دارالحرب میں چلا گیا اور قاضی نے اس کے دارالحرب میں چلے جانے کی تصدیق کردی اور پھر وہ مسلمان ہو کر واپس

آ گیا اور وہ گھر جس کی دیوار گراؤ تھی اس کو واپس مل گیا۔ اس کے بعد وہ گراؤ دیوار کسی انسان پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو اس کا خون ہدر ہے۔ یعنی اس کا ضمان کسی پر نہیں ہے۔ اسی طرح جنون سے صحت کے بعد کی صورت کا حکم ہے۔ ہاں اگر مرتد کے مسلمان ہونے یا مجنون کے افاقہ کے بعد ان پر اشہاد کر لیا ہے تو یہ ضامن ہوں گے۔ (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۸۲: اسی طرح اگر گھر کو بیچ دیا بعد اس کے کہ اس سے گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا جا چکا تھا اور اس پر گواہ بھی قائم کر لئے گئے تھے۔ پھر وہ مکان کسی عیب کی وجہ سے قضائے قاضی یا بلا قضائے قاضی سے اس کی ملک میں لوٹ آیا یا خیار رویت یا خیار شرط کی وجہ سے جو مشتری کو تھا۔ پھر وہ دیوار گر پڑی اور کوئی چیز تلف ہوگئی تو مالک دیوار پر ضمان نہیں ہے۔ ہاں اگر رد کے بعد دوبارہ اس سے دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس پر گواہ بھی پیش کئے گئے تو ضامن ہوگا۔ یا بائع کو اختیار تھا اور اس نے بیع کو فسخ کر دیا اور اس کے بعد دیوار گر پڑی اور اس سے کوئی چیز تلف ہوگئی تو بائع ضامن ہوگا۔ (عالمگیری از ظہیریہ ص ۳۷ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸، شامی ص ۵۲۸ ج ۵)

مسئلہ ۳۸۳: اگر بائع نے اپنا خیار ساقط کر دیا اور بیع کو واجب کر دیا تو اشہاد باطل ہوجائے گا۔ چونکہ اس نے دیوار کو اپنی ملک سے نکال دیا۔ (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، بحر الرائق ص ۳۵۵ ج ۸، عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۲۷ ج ۵)

مسئلہ ۳۸۴: کسی دیوار کا بعض حصہ گراؤ اور بعض صحیح تھا۔ صحیح حصہ گر پڑا جس سے کوئی مر گیا اور گراؤ حصہ نہیں گرا خواہ اس پر اشہاد کر لیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ یہ خون رائیگاں جائے گا۔ (بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۸۵: مطالبہ نقض کے بعد اگر کسی شخص پر دیوار گر پڑے اور وہ مر جائے یا دیوار گرنے کے بعد اس کے ملبے سے ٹکرا کر کوئی گر پڑے اور مر جائے تو اس کی دیت مالک دیوار کے عاقلہ پر ہے اور اگر اس میت سے ٹکرا کر کوئی گرے اور مر جائے تو اس کی دیت نہ مالک دیوار پر ہے نہ اس کے عاقلہ پر ہے۔ اگر کسی نے راستے کی طرف چھجہ نکالا اور وہ راستے میں گر پڑا۔ اس کے گرنے سے کوئی مر گیا یا اس کے ملبہ سے ٹکرا کر مر گیا یا اس مردے کی لاش سے ٹکرا کر کوئی گر پڑا اور مر گیا تو ہر صورت میں چھجہ کے مالک پر دیت واجب ہوگی۔ (عالمگیری ص ۳۶ ج ۶، عنایہ علی الھدایہ و فتح القدیر ص ۳۴۳ ج ۸، بحر الرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۸۶: مطالبہ ثابت کرنے کے لئے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی چاہئے۔ اگر ایسے گواہ بنائے گئے جن میں

شہادت کی اہلیت نہیں، مثلاً دوغلام یا دو کافر یا دو بچے۔ اس کے بعد یہ دیوار گر گئی اور کوئی آدمی دب کر مر گیا اور جب شہادت کا وقت آیا تو یہ کافر، مسلمان یا غلام، آزاد یا بچے، بالغ ہو چکے ہیں۔ ان کی شہادت قبول ہوگی اور دیوار کا مالک ضامن ہوگا۔ خواہ ان کی گواہی کی اہلیت دیوار گرنے سے پہلے پائی گئی ہو یا دیوار گرنے کے بعد (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، عالمگیری ص ۳۶ ج ۶ ،مبسوط ص ۱۲ ج ۲۷، درمختار وشامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ ۳۸۷: اور اگر اس گھر کے مشتری سے جس کی دیوار گراؤ تھی، دیوار گرانے کا مطالبہ کیا اور اس کو تین دن کا خیار تھا پھر اس نے اس گھر کو خیار کی وجہ سے بائع کو لوٹا دیا تو اشہاد باطل ہو گیا اور اگر اس نے بیع کو واجب کر لیا تو اشہاد صحیح ہے باطل نہیں ہوا، اور اگر اس حالت میں بائع پر اشہاد کیا تو بائع ضامن نہیں ہوگا اور اگر بائع کو خیار تھا اور اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا اور اس نے بیع کو فسخ کر دیا تو اشہاد صحیح ہے۔ اور اگر بیع کو لازم کر دیا تو اشہاد باطل ہے اور اگر اس حالت میں مشتری سے مطالبہ کیا گیا تو مطالبہ صحیح نہیں ہے۔ (عالمگیری از مبسوط ص ۳۷ ج ۶)

مسئلہ ۳۸۸: ضمان کے لئے یہ شرط ہے کہ مالک دیوار کو اشہاد کے بعد اتنا وقت مل جائے کہ وہ اسکو گرا سکے۔ ورنہ اگر مطالبہ انہدام کے فوراً بعد دیوار گر پڑے اور مالک کو اتنا وقت نہ ملے جس میں گرانا ممکن تھا اور اس سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو ضمان واجب نہیں ہوگا۔ (تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۲۷ ج ۵، فتح القدیر ص ۳۴۱ ج ۸، مبسوط ص ۹ ج ۲۷)

مسئلہ ۳۸۹: تقدم اور طلب کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ یہ صاحب حق کی طرف سے ہو اور عام راستہ میں عوام کا حق ہے۔ لہذا کسی ایک کا تقدم اور مطالبہ صحیح ہے۔ (عالمگیری از ذخیرہ ص ۳۷ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳)

مسئلہ ۳۹۰: گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ کرنے میں مسلمان اور ذمی دونوں برابر ہیں۔ اگر دیوار عام راستے کی طرف جھک گئی ہو تو ہر گزرنے والے کو تقدم کا حق ہے۔ مسلمان ہو یا ذمی۔ بشرط یہ کہ آزاد، عاقل، بالغ ہو۔ یا اگر بچہ ہو تو اس کے ولی نے اس کو اس مطالبے کی اجازت دی ہو۔ اسی طرح اگر غلام ہو تو اس کے مولی نے اس کو مطالبے کی اجازت دی ہو (عالمگیری از کفایہ ص ۳۷ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، درمختار وشامی ص ۵۲۷ ج ۵، مبسوط ص ۹ ج ۲۷، عنایہ علی الھدایہ ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۱: خاص گلی میں اس گلی والوں کو مطالبہ کا حق ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا مطالبہ کرنا بھی کافی ہے اور جس گھر کی طرف دیوار گراؤ ہے تو اس گھر کے مالک کا یا اس میں رہنے والے کا مطالبہ کرنا شرط ہے۔ (عالمگیری از ذخیرہ ص ۳۷ ج ۶،

درمختار وشامی ص ۵۲۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۵ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۲: کسی کے گھر کی طرف کسی شخص کی دیوار جھک گئی۔ اس گھر والے نے اس سے دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا اس نے قاضی سے دو تین دن یا اس کے مثل مہلت مانگی۔ قاضی نے مہلت دے دی پھر وہ دیوار گر پڑی اور اس سے کوئی چیز تلف ہوگئی تو دیوار کے مالک پر ضمان واجب ہے (عالمگیری از محیط ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۳: اور اگر گھر کے مالک نے دیوار والے کو مہلت دے دی تھی یا مطالبہ سے اس کو بری کر دیا تھا یا یہ مہلت و برات گھر کے رہنے والوں کی طرف سے تھی اور دیوار گر پڑی جس سے کوئی چیز تلف ہوگئی تو دیوار کے مالک پر ضمان نہیں۔ (عالمگیری وکافی از ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، درمختار وشامی ص ۵۲۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۴: اور اگر مہلت کی مدت گزرنے کے بعد دیوار گری تو اس سے جو نقصان ہوا اس کا ضمان دیوار والے پر واجب ہے (عالمگیری از محیط ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۵: اگر راستے کی طرف دیوار گراؤ تھی اور اس سے انہدام کا مطالبہ ہو چکا تھا، مگر قاضی نے اس کو مہلت دے دی تو یہ باطل ہے (عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۲۸ ج ۵، مجمع الانہر ص ۶۵۹ ج ۲، فتح القدیر ص ۳۴۲ جلد ۸)

مسئلہ ۳۹۶: اور اگر قاضی نے تو اس کو مہلت نہیں دی، مگر مطالبہ کرنے والے نے مہلت دے دی تو یہ صحیح نہیں ہے۔ نہ اس کے اپنے حق میں نہ کسی دوسرے کے حق میں (عالمگیری از محیط ص ۳۷ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، درمختار ص ۵۲۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۸ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۵۹ ج ۲)

مسئلہ ۳۹۷: اگر دیوار رہن تھی اور گرانے کا مطالبہ مرتہن سے کیا گیا تو نہ راہن ضامن ہوگا نہ مرتہن۔ اور اگر مطالبہ راہن سے کیا گیا ہے تو راہن ضامن ہوگا۔ (عالمگیری از شرح مبسوط ص ۳۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۴ جلد ۳، مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، درمختار وشامی ص ۵۲۶ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۳ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸)

مسئلہ ۳۹۸: اور اگر گھر کسی نابالغ کا ہو تو اس کے ماں باپ یا وصی سے گرانے کا مطالبہ کرنا اور اس پر گواہ بنانا صحیح ہے۔ اگر مطالبہ کے بعد دیوار گر پڑی جس سے کسی کی کوئی چیز تلف ہوگئی تو ضمان نابالغ پر واجب ہوگا۔ (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۴ ج ۳، عالمگیری ص ۳۷ ج ۸، عنایہ علی الھدایہ ص ۳۴۳ ج ۸، درمختار وشامی ص ۵۲۶ ج ۵، مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، فتح القدیر ص ۳۴۲ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۵۳ جلد ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۷ ج ۶)

مسئلہ۳۹۹: اگر اشہاد کے بعد نابالغ بچہ کے قبل بلوغ باپ یا وصی مرجائے تو اشہاد باطل ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ اگر ان کی موت کے بعد دیوار گر پڑے جس سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔ چوں کہ موت نے ان کی ولایت کو منقطع کر دیا۔(خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۵ ج ۳، عالمگیری ص ۳۷ ج ۶، شامی ص ۵۲۶ ج ۵)

مسئلہ۴۰۰: اور اگر نابالغ کے بالغ ہونے تک دیوار نہیں گری اس کے بالغ ہونے کے بعد گری جس سے کوئی آدمی مر گیا تو اس کا خون رائیگاں گیا۔(عالمگیری از محیط ص ۳۸ ج ۶، شامی ص ۵۲۶ ج ۵) اور اگر نابالغ کے بلوغ کے بعد اس سے نئے سرے سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا اس کے بعد دیوار گر پڑی جس سے کوئی آدمی مر گیا تو اس کی دیت مالک دیوار کے عاقلہ پر ہوگی (عالمگیری از محیط ص ۳۸ ج ۶)

مسئلہ۴۰۱: مسجد کی دیوار اگر گراؤ ہو جائے تو اس کے انہدام کا مطالبہ اس کے بنانے والے سے کرنا چاہئے۔(عالمگیری از خزانۃ المفتین ص ۳۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ۴۰۲: کسی نے مساکین پر گھر وقف کیا جس کی دیوار گراؤ تھی اور اس کا قبضہ ایک شخص کو دے دیا۔ جو اس کی آمدنی مساکین پر خرچ کرتا تھا۔ اس وکیل سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس پر اشہاد کیا گیا اور وہ دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو اس کی دیت واقف کے عاقلہ پر ہے اور اگر مساکین سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا تو کسی پر کچھ نہیں (عالمگیری از محیط بحوالہ منتقی ص ۳۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ۴۰۳: گراؤ دیوار کا مالک تاجر غلام تھا اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا وہ دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو اس کی دیت غلام تاجر کے مولا کے عاقلہ پر واجب ہوگی۔ غلام مقروض ہو یا نہ ہو، اور اگر دیوار گرنے سے کسی کا مال تلف ہو گیا تو اس مال کا ضمان غلام پر واجب ہے اس میں اس کو بیچا جائے گا اور اگر اس کے مولا سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا تب بھی صحیح ہے۔(خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳، عالمگیری ص ۳۸ ج ۶، درمختار ص ۵۲۹ ج ۵، مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، تبیین ص ۱۴۷ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۴۳ ج ۸)

مسئلہ۴۰۴: اگر کسی مکان کی گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ اس شخص سے کیا جس کے قبضہ میں وہ گھر ہے جس کی دیوار گراؤ تھی اور اس نے مطالبے کے باوجود دیوار نہیں گرائی۔ یہاں تک کہ وہ خود کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا اور اس کے عاقلہ کہتے ہیں کہ، یہ گھر جس کی دیوار گری ہے اس کا ہے ہی نہیں۔ یا عاقلہ کہتے ہیں کہ ہم کو نہیں معلوم کہ یہ گھر اس کا ہے یا کسی اور کا ہے تو مرنے والے کی دیت اس کے عاقلہ پر نہیں ہوگی۔ ہاں اگر اس پر گواہ پیش کر دیئے جائیں کہ یہ گھر اسی کا ہے تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی۔ اس لئے کہ اگرچہ مکان پر قابض ہونا بظاہر مالک ہونے کی

دلیل ہے مگر یہ عاقلہ پر وجوب مال کے لئے حجت نہیں ہوسکتی۔ عاقلہ پر مال واجب ہونے کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول اس بات کا ثبوت کہ یہ گھر اسی کا ہے۔ دوم یہ کہ دیوار گرانے کا مطالبہ کرنے کے وقت اس پر گواہ بھی بنالے۔ تیسرے یہ کہ مقتول پر یہ دیوار گری تھی جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۵ ج ۳، مبسوط ص ۱۱ ج ۲۷)

مسئلہ۴۰۵: اگر قبضہ کرنے والا اقرار کرے کہ یہ گھر اسی کا ہے تو عاقلہ پر دیت کے لزوم کے لئے اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور ان پر ضمان نہیں ہے۔ جیسے کہ کوئی شخص اس مکان میں جس میں وہ رہتا ہے۔ چھجہ نکالے اور وہ چھجہ کسی آدمی پر گر پڑے جس سے وہ آدمی مرجائے اور اس کے عاقلہ کہیں کہ یہ اس گھر کا مالک نہیں ہے۔ اس نے چھجہ گھر کے مالک کے کہنے سے نکالا تھا اور قبضہ والا اس بات کا اقرار کرے کہ وہ اس گھر کا مالک ہے تو یہ اپنے مال سے دیت دے گا۔ اسی طرح یہاں بھی اس پر دیت واجب ہوگی۔ (خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۵ جلد ۳، عالمگیری ص ۳۹ ج ۶، مبسوط ص ۱۱ ج ۲۷)

مسئلہ۴۰۶: کسی کی دیوار گراؤ تھی، اس سے انہدام کا مطالبہ کیا گیا مگر اس نے دیوار نہیں گرائی پھر وہ دیوار خود بخود پڑوس کی دیوار پر گر پڑی جس سے پڑوسی کی دیوار بھی گر پڑی تو اس پر پڑوسی کی دیوار کا ضمان واجب ہے اور پڑوسی کو اختیار ہے کہ چاہے تو وہ اپنی دیوار کی قیمت اس سے بطور ضمان وصول کرے اور ملبہ ضامن کو دے دے اور چاہے تو ملبہ اپنے پاس رکھے اور نقصان پڑوسی سے وصول کرے اور اگر وہ ضامن سے یہ مطالبہ کرے کہ اس کی دیوار جیسی تھی ویسی ہی نئی بنا کر دے، تو یہ اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور اگر پہلی گری ہوئی دیوار سے ٹکرا کر کوئی شخص گر پڑا تو اس کا ضمان پہلی دیوار کے مالک کے عاقلہ پر ہے۔ اور اگر دوسری دیوار کے ملبہ سے ٹکرا کر کوئی شخص گر پڑا تو اس کا ضمان کسی پر نہیں ہے۔ اگر دوسری دیوار کا مالک بھی وہی ہے جو پہلی دیوار کا مالک ہے تو دوسری دیوار سے مرنے والے کا ضامن بھی وہی ہوگا۔ (عالمگیری از محیط ص ۳۹ ج ۶، بحر الرائق ص ۳۵۵ جلد ۸)

مسئلہ۴۰۷: اگر پہلی دیوار کے مالک نے چھجہ نکالا اور وہ دوسری دیوار پر گرا جس سے دوسری دیوار گر گئی اور اس سے ٹکرا کر کوئی شخص گرا اور کچلا گیا تو اس کا ضمان پہلی دیوار کے مالک پر ہے اور اگر دوسری دیوار بھی اس کی ملک ہے تب بھی اس پر ضمان واجب ہے (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳، عالمگیری ص ۳۹ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ۴۰۸: اگر دیوار گرانے کا مطالبہ بعض ورثا سے کیا تو حکم یہ ہے کہ جس وارث سے مطالبہ ہوا ہے۔ وہ بقدر اپنے حصہ کے ضامن ہوگا (مبسوط ص ۱۰ ج ۲۷، عالمگیری ص ۳۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۷، عنایہ ص ۳۴۳ ج ۸)

مسئلہ۴۰۹: کسی گراؤ دیوار کے پانچ مالک تھے۔ان میں سے کسی ایک سے دیوار گرانے کا مطالبہ ہوا تھا اور وہ دیوار کسی آدمی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو جس سے مطالبہ ہوا تھا وہ دیت کے پانچویں حصے کا ضامن ہوگا۔اور یہ پانچواں حصہ بھی اس کے عاقلہ سے لیا جائے گا اسی طرح کسی گھر میں اگر تین آدمی شریک ہیں ان میں سے ایک نے اس گھر میں اپنے دوسرے دونوں شریکوں کی اجازت کے بغیر کنواں کھودا یا دیوار بنائی اور اس سے کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو اس کے عاقلہ پر دو تہائی دیت واجب ہوگی۔(عالمگیری ص ۳۸ ج ۶، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۴۴ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۸ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۵ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۴۴۸ ج ۶، مجمع الانہر ص ۶۵۹ ج ۲)

مسئلہ۴۱۰: اور اگر کنواں یا دیوار اپنے شریکوں کے مشورے سے بنائی گئی تھی تو یہ جنایت متصور نہیں ہوگی۔(عالمگیری از سراج الوہاج ص ۳۸ ج ۶)

مسئلہ۴۱۱: کسی شخص نے صرف ایک بیٹا اور ایک مکان چھوڑا اور اس پر اتنا قرض تھا جو مکان کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ تھا اور اس مکان کی دیوار راستہ کی طرف گراؤ تھی۔اس کے انہدام کا مطالبہ اس کے بیٹے سے کیا جائے گا۔اگرچہ وہ اس کا مالک نہیں ہے،اور اگر اس کی طرف تقدم کے بعد دیوار گر پڑے تو باپ کے عاقلہ پر دیت ہوگی۔ بیٹے کے عاقلہ پر دیت واجب نہیں ہوگی۔(عالمگیری از محیط ص ۳۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۶ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۷ جلد ۵)

مسئلہ۴۱۲: غلام مکاتب گراؤ دیوار کا مالک تھا۔اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا اور اس پر گواہ بھی بنالئے گئے۔تو اگر غلام کے لئے دیوار کے انہدام کے امکان سے پہلے ہی دیوار گر پڑی تو غلام ضامن نہیں ہوگا۔اور اگر تمکن کے بعد گری ہے تو ضامن ہوگا۔اور یہ استحسانا ہے اور قتیل کے ولی کے لئے اپنی قیمت اور قتیل کی دیت سے کم کا ضامن ہوگا۔اور اگر دیوار اس کے آزاد ہونے کے بعد گری ہے تو اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہوگی۔اور اگر وہ غلام مکاتب زر کتابت ادا نہ کر سکا اور پھر غلامی میں لوٹ آیا، پھر دیوار گری تو دیت نہ اس پر واجب ہے نہ اس کے مولا پر۔اور اسی طرح اگر دیوار بیچ دی پھر گر پڑی تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔اور اگر بیچی نہ تھی کہ گر پڑی اور اس سے ٹکرا کر کوئی آدمی گر پڑا اور مر گیا تو یہ غلام ضامن ہوگا۔اور اگر زر کتابت ادا کرنے سے عاجز رہا اور غلامی میں لوٹ آیا تو مولا کو اختیار ہے چاہے غلام اس کو دے دے چاہے فدیہ دے دے۔اور اگر کوئی آدمی اس قتیل سے ٹکرا کر گر پڑا اور مر گیا تو صاحب دیوار پر ضمان نہیں ہے۔(فتاوی عالمگیری از شرح زیادات للعتابی ص ۳۸ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۶ ج ۵)

مسئلہ۴۱۳: اور اگر غلام مکاتب نے راستے کی طرف کوئی بیت الخلاء وغیرہ نکالا اور پھر اس کے مولا نے اس کو بیچ دیا یا آزاد ہوگیا۔

پھر وہ دیوار گر پڑی تو اپنی قیمت اورارش سے کم کا ضامن ہوگا۔ اور اگر زرکتابت ادا کرنے سے عاجز رہا اور غلامی میں لوٹ آیا تو مولا کو اختیار ہے چاہے غلام کو دے دے اور چاہے اس کا فدیہ دے دے اور اگر کوئی آدمی بیت الخلاء کے ملبہ سے ٹکرا کر ہلاک ہوگیا ہو تو بیت الخلاء کا نکالنے والا غلام ضامن ہوگا۔ اور اسی طرح اگر اس قتیل سے ٹکرا کر کوئی دوسرا آدمی گرا اور مرگیا تو بھی یہی ضامن ہوگا (عالمگیری از کافی ص ۳۸ ج ۶)

مسئلہ ۴۱۴: اگر کسی ایسے شخص کی دیوار گراؤ تھی جس کی ماں کسی کی مولاۃ عتاقہ (آزاد کردہ باندی) تھی اور اس کا باپ غلام۔ اس سے کسی نے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا اور اس نے نہیں گرائی۔ یہاں تک کہ اس کا باپ آزاد ہوگیا پھر وہ دیوار گر پڑی جس سے کوئی آدمی مرگیا تو اس کی دیت باپ کے عاقلہ پر ہے اور اگر باپ کے آزاد ہونے سے قبل دیوار گر پڑی تو ماں کے عاقلہ پر دیت واجب ہے اسی طرح اگر راستے کی طرف بیت الخلاء نکالا پھر اس کا باپ آزاد ہوگیا پھر بیت الخلاء کسی پر گر پڑا اور وہ مرگیا تو اس کی دیت ماں کے عاقلہ پر ہے چونکہ راستے کی طرف بیت الخلاء نکالنا ہی جنایت ہے اور اس وقت عاقلہ موالی ام تھے۔ (عالمگیری از محیط ص ۳۸ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)۔

مسئلہ ۴۱۵: کوئی شخص اپنی دیوار پر چڑھا ہوا تھا۔ قطع نظر اس سے کہ دیوار گراؤ تھی یا نہ تھی پھر یہ دیوار گر پڑی جس سے ایک آدمی مرگیا۔ اور دیوار گرنے میں دیوار کے مالک کا کوئی عمل نہ تھا، تو اگر وہ دیوار گراؤ تھی اور اس کے گرانے کا مطالبہ بھی اس سے کیا جا چکا تھا تو وہ ضامن ہوگا۔ اور اس کے سوا کسی صورت میں ضامن نہیں ہوگا اور اگر وہ خود دیوار پر سے کسی آدمی پر گر پڑا اور دیوار نہیں گری اور وہ آدمی مرگیا تو بھی ضامن ہوگا۔ اور اگر دیوار سے گرنے والا مرگیا تو نیچے والے کو دیکھیں گے، اگر وہ چل رہا تھا تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔ (بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸) اور اگر وہ ٹھہرا ہوا تھا راستے میں، یا بیٹھا ہوا تھا یا کھڑا ہوا تھا یا سویا ہوا تھا تو یہ گرنے والے کی دیت کا ضامن ہوگا۔ اور اگر نیچے والا اپنی ملک میں تھا تو یہ ضامن نہیں ہوگا اور ان حالات میں اوپر سے گرنے والے پر نیچے والے کا ضمان واجب ہوگا۔ اگر نیچے والا مرجائے۔ اور اسی طرح اگر وہ غافل تھا کہ گر پڑا یا سوگیا تھا اور کروٹ بدلی اور گر پڑا تو یہ نیچے والے کے نقصان کا ضامن ہوگا اور اس صورت میں اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا۔ اور اسی طرح اگر پہاڑ پر سے پھسل پڑا کسی شخص پر جس سے وہ شخص ہلاک ہوگیا تو اس کا ضمان پھسلنے والے پر ہوگا اور اس صورت میں مرنے والے کا اپنی ملک میں ہونا نہ ہونا برابر ہے اور اسی طرح اگر کنوئیں میں جو اپنی ملک میں کھودا تھا، گر پڑا، اس میں کوئی آدمی تھا، یہ اس پر گر پڑا اور وہ مرگیا تو اس کی دیت کا ضامن ہوگا۔ اور اگر کنواں راستے میں تھا تو کنویں کا مالک دیت کا ضامن ہوگا۔ ساقط اور مسقوط علیہ دونوں کا نقصان اس پر واجب ہوگا۔ (مبسوط ص ۱۲ ج ۲۷، عالمگیری ص ۳۸ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۵ ج ۳)

مسئلہ ۴۱۶: کسی نے دیوار پر مٹکا رکھا، وہ کسی شخص پر گر پڑا جس سے وہ مرگیا تو اس پر اس کا ضمان نہیں ہے۔ عالمگیری از فصول

عمادیہ ص۳۹ ج۶، عنایہ علی الفتح ص۳۴۴ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۴۹ ج۶)

مسئلہ۴۱۷: اگر کسی شخص نے دیوار کے اوپر کوئی چیز اس کے طول میں رکھی اور وہ کسی آدمی پر گر پڑی تو اس پر اس کا ضمان نہیں ہے۔ اور اگر عرض میں رکھی کہ اس کا ایک سرا راستے کی طرف نکلا ہوا تھا اور وہ کسی چیز پر نکلی ہوئی طرف سے گری تو رکھنے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر دوسری طرف سے کسی چیز پر گری تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح اگر دیوار گراؤ تھی اور اس پر کسی نے شہتیر رکھا، لمبائی میں اس طرح کہ اس کا کوئی حصہ راستے کی طرف نکلا ہوا نہیں تھا، پھر وہ شہتیر کسی پر گر پڑا اور اس کو قتل کر دیا تو اس پر ضمان نہیں ہے۔ (عالمگیری ص۳۹ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۶ ج۸)

مسئلہ۴۱۸: گراؤ دیوار جس کے گرانے کا مطالبہ اس کے مالک سے کیا جاچکا تھا اس پر دیوار کے مالک یا کسی اور نے مٹکا رکھا اور دیوار گر پڑی اور مٹکا کسی آدمی کے لگا جس سے وہ مر گیا تو دیوار کے مالک پر ضمان ہے اور اگر مٹکے سے ٹکرا کر کوئی شخص گر پڑا یا اس کے ملبے سے ٹکرا کر گر پڑا تو اگر مٹکا کسی اور کا تھا تو کسی پر کچھ نہیں ہے (بحرالرائق ص۳۵۴ ج۸) اور اگر مٹکا دیوار کے مالک کا تھا تو وہ ضامن ہوگا۔ (عالمگیری از کافی ص۳۹ ج۶)

مسئلہ۴۱۹: گراؤ دیوار جس کے گرانے کا مطالبہ کیا جاچکا تھا مگر دیوار کے مالک نے اس کو نہیں گرایا۔ پھر ہوا سے گر پڑی تو دیوار کا مالک نقصان کا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری از محیط ص۳۹ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۵ ج۸)

مسئلہ۴۲۰: دو گراؤ دیواریں تھیں جن کے گرانے کا مطالبہ کیا جاچکا تھا ان میں سے ایک دوسری پر گر پڑی جس سے وہ بھی ڈھے گئی تو پہلی یا دوسری دیوار کے گرنے سے جو اتلاف ہوا یا پہلی کے ملبے سے جو اتلاف ہوا اس کا ضامن پہلی دیوار کا مالک ہوگا اور دوسری کے گرنے سے اور اس کے ملبے سے جو اتلاف ہوا اس کا ضمان کسی پر نہیں ہوگا۔ (عالمگیری از کافی ص۳۹ ج۶)

مسئلہ۴۲۱: ایسا چھجہ جو کسی شخص نے نکالا تھا وہ چھجہ کسی ایسی گراؤ دیوار پر گر پڑا جس کے گرانے کا مطالبہ اس کے مالک سے کیا جاچکا تھا اور وہ دیوار کسی شخص پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا یا اس دیوار کے زمین پر گرنے کے بعد کوئی شخص اس سے ٹکرا کر گر پڑا تو ان سب صورتوں میں چھجہ نکالنے والے پر ضمان واجب ہے (عالمگیری از محیط ص۳۹ ج۶)

مسئلہ۴۲۲: کسی کی دیوار کا کچھ حصہ راستے کی طرف اور کچھ حصہ لوگوں کے مکان کی طرف جھکا ہوا تھا اور دیوار کے مالک سے دیوار گرانے کا مطالبہ گھر والوں نے کر دیا تھا، مگر دیوار راستہ کی طرف گر پڑی، یا مطالبہ راستہ والوں نے کیا تھا، مگر دیوار گھر والوں پر گر پڑی تو دیوار کا مالک ضامن ہوگا۔ (مبسوط ص۱۳ ج۲۷، ہندیہ ص۳۹ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۳۶۶ ج۳، درمختار و شامی ص۵۲۸ ج۵)

مسئلہ۴۲۳: کسی شخص کی لانبی دیوار تھی جس کا بعض حصہ گراؤ تھا اور بعض گراؤ نہیں تھا اور اس سے مطالبہ نقض کیا گیا تھا۔ پھر پوری دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو دیوار کا مالک گراؤ حصے کے نقصان کا ضامن ہوگا۔ اور جو حصہ دیوار کا گراؤ نہیں تھا اس کے حصے کے نقصان کا ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر دیوار چھوٹی تھی تو پوری دیوار کے نقصان کا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری از ظہیریہ ص ۳۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، مبسوط ص ۱۳ ج ۲۷، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۳۶۶ ج ۳، شامی و درمختار ص ۵۲۹ ج ۵)

مسئلہ۴۲۴: کسی شخص کی دیوار گراؤ تھی، قاضی نے اس کو گرانے کے مطالبے میں پکڑا کسی دوسرے نے اس کی ضمانت دی کہ اس کے حکم سے یہ دیوار گرا دے گا تو یہ ضمانت جائز ہے۔ اور جس نے یہ ضمانت دی ہے اس کو حق ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر گرا دے۔ (عالمگیری بحوالہ منتقی از محیط ص ۳۹ ج ۶، مبسوط ص ۱۳ ج ۲۷)

مسئلہ۴۲۵: کسی کی گراؤ دیوار پر دو گواہ بنائے کہ اس کی دیوار گراؤ ہے پھر وہ دیوار کسی ایک گواہ پر یا اس کے باپ یا اس کے غلام یا اس کے مکاتب پر گر پڑی اور دیوار کے مالک کے خلاف ان دو گواہوں کے سوا اور کوئی گواہ نہیں ہے تو اس صورت میں اس ایک کی گواہی معتبر نہیں ہے جو اس گواہی سے خود یا اس کا متعلق فائدہ اٹھائے۔ (مبسوط ص ۱۲ ج ۲۷، عالمگیری ص ۳۹ ج ۶)

مسئلہ۴۲۶: لقیط کی دیوار جھکی ہوئی تھی اور اس سے دیوار گرانے کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔ وہ دیوار کسی پر گر پڑی جس سے وہ مر گیا تو قتیل کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی کافر مسلمان ہوا اور اس نے کسی سے موالاۃ نہیں کی ہے تو وہ بھی لقیط کے حکم میں ہے (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶، مبسوط ص ۱۲ ج ۲۷، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ۴۲۷: ایک گراؤ دیوار کے دو مالک تھے ایک اوپری حصے کا، دوسرا نیچے کے حصے کا ان میں سے کسی ایک سے دیوار گرانے کا مطالبہ کیا گیا پھر پوری دیوار گر پڑی تو جس سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ وہ نصف دیت کا ضامن ہوگا اور اگر اوپر والی دیوار گری اور اسی کے مالک سے مطالبہ بھی کیا گیا تھا تو یہ ضامن ہوگا، نیچے والی کا مالک ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری از محیط سرخسی ص ۴۰ ج ۶، مبسوط ص ۱۳ ج ۲۷، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۶ جلد ۳)

مسئلہ۴۲۸: کسی شخص نے دیوار گرانے کے لئے کچھ مزدور مقرر کئے ان کے دیوار گرانے سے ایک شخص ان ہی میں سے مر گیا یا کوئی غیر شخص مر گیا تو کفارہ و ضمان ان ہی پر ہوگا دیوار کے مالک پر کچھ نہیں (مبسوط ص ۱۴ ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ۴۲۹: کسی کی دیوار اشہاد سے پہلے گر پڑی پھراس سے مطالبہ کیا گیا کہ اس کا ملبہ راستے سے اٹھائے مگراس نے نہیں اٹھایا۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی یا جانوراس کے ساتھ ٹکرا کر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا تو دیوار کا مالک ضامن ہوگا۔(قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳، عالمگیری ص ۴۱ ج ۶)

مسئلہ۴۳۰: کسی نے اپنی دیوار سے باہر کی طرف بیت الخلاء وغیرہ بنایا اگر وہ بڑا تھا اوراس سے کسی کونقصان پہنچا تو ضامن ہوگا اور اگر چھوٹا تھا تو ضامن نہیں ہوا۔(عالمگیری از محیط ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ۴۳۱: کسی کی دو دیواریں تھیں۔ایک گراؤ ایک صحیح گراؤ کے انہدام کا مطالبہ کیا گیا تھا۔وہ نہ گری لیکن صحیح گر گئی جس سے کوئی چیز تلف ہوگئی تو اس کا ضمان کسی پر نہیں ہے۔(درمختار ص ۴۲۹ ج ۵، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۶ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۵۴ ج ۸)

مسئلہ۴۳۲: کسی شخص کی ایسی جھکی ہوئی دیوار گرانے کا اس سے مطالبہ کیا گیا جس میں راستہ کی طرف چھجہ نکلا ہوا تھا اوراس کواس نے نکالا تھا جس نے یہ گھر بیچا تھا پھر وہ دیوار اور چھجہ گر پڑے اورصورت یہ ہوئی کہ دیوار کے گرنے کی وجہ سے چھجہ گرا تو دیوار کے مالک پرنقصان کا ضمان ہے اوراگر فقط چھجہ گرا ہے تو بیچنے والا نقصان کا ضامن ہوا جس نے راستہ کی طرف اس کونکالا تھا(مبسوط ص ۱۴ ج ۲۷، ہندیہ ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ۴۳۳: ایک شخص ایک مکان کے زیریں حصہ کا مالک تھا اوراس کے بالائی حصہ کا دوسرا شخص مالک تھا اور دونوں حصے گراؤ تھے اور دونوں کے مالکوں سے ان کے گرانے کا مطالبہ بھی کیا جاچکا تھا مگرانھوں نے نہیں گرایا۔اس کے بعد زیریں حصہ گر پڑا اوراس کے گرنے سے اوپر کا حصہ بھی کسی پر گر پڑا جس سے وہ مرگیا تو اس مقتول کی دیت زیرین حصے کے مالک کے عاقلہ پر ہے اور جو شخص نیچے کے ملبے سے ٹکرا کر گرے اس کا ضمان بھی اوراگر بالائی حصے کے گرے ہوئے ملبے سے ٹکرا کر کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔(عالمگیری از محیط ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ۴۳۴: ایک مکان کا بالائی حصہ ایک شخص کا ہے اور زیریں حصہ دوسرے کا اور کل مکان کمزور ہے۔بالائی حصہ کسی پر گر پڑا اور وہ مرگیا اوراس مکان کے گرانے کا مطالبہ دونوں سے کیا جاچکا تھا تو بالائی حصہ کا مالک ضامن ہوگا۔(قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۷ ج ۳، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ۴۳۵: کسی شخص سے اس کی ایسی گراؤ دیوار کے گرانے کا مطالبہ کیا گیا جس کا راستہ کی طرف گرنے کا خطرہ نہیں تھا۔لیکن یہ اندیشہ تھا کہ یہ دیوار اسی شخص کی ایسی صحیح دیوار پر گر سکتی ہے، جس کے گرنے کا اندیشہ نہیں ہے۔ہاں یہ ممکن ہے کہ اگر گراؤ دیوار صحیح دیوار پر گر پڑی تو صحیح دیوار بھی راستے میں گر پڑے گی۔لیکن وہ گراؤ دیوار جس کے گرانے کا

مطالبہ کیا گیا تھا نہ گری اور صحیح دیوار خود بخود راستے میں گر پڑی جس سے کوئی انسان ہلاک ہوگیا یا اس کے ملبے سے ٹکرا کر کوئی آدمی مرگیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا (عالمگیری ص ۴۰ ج ۶)

فصل فی الطریق

راستے میں نقصان پہنچنے کا بیان

مسئلہ ۴۳۶: عام راستے کی طرف بیت الخلاء یا پرنالہ پر برج یا شہتیر یا دکان وغیرہ نکالنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے عوام کو کوئی ضرر نہ ہو اور گزرنے والوں میں سے کوئی مانع نہ ہو اور اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی معترض ہو تو ناجائز ہے۔ (درمختار و شامی ص ۵۲۱ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۲ ج ۶، ہدایہ ص ۵۸۵ ج ۴، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶)

مسئلہ ۴۳۷: اگر کوئی شخص عام راستے پر مذکورہ بالا تعمیرات اپنے لئے امام کی اجازت کے بغیر کرے تو شروع کرتے وقت ہر عاقل بالغ مسلمان مرد عورت اور ذمی کو اس کے روکنے کا حق ہے۔ غلام اور بچوں کو اس کا حق نہیں ہے اور بن جانے کے بعد اس کے انہدام کے مطالبے کا بھی حق ہے۔ بشرطیکہ اس مطالبہ کرنے والے نے عام راستے پر اس قسم کی کوئی تعمیر نہ کر رکھی ہو۔ خواہ اس تعمیر سے کسی کو ضرر ہو یا نہ ہو (درمختار و شامی ص ۵۲۱ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، ہدایہ ص ۵۸۵ ج ۴، تبیین الحقائق ص ۱۴۲ ج ۶، عالمگیری ص ۴۰ ج ۶، فتح القدیر ص ۳۳۰ ج ۸)

مسئلہ ۴۳۸: عام راستہ پر خرید و فروخت کے لئے بیٹھنا جائز ہے جب کہ کسی کے لئے تکلیف دہ نہ ہو اور اگر کسی کو تکلیف دے تو وہ ناجائز ہے۔ (بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، درمختار و شامی ص ۵۲۱ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۴۲ ج ۶)

مسئلہ ۴۳۹: اور اگر یہ تعمیرات امام کی اجازت سے کی گئی ہیں تو کسی کو ان پر اعتراض کا حق نہیں ہے۔ لیکن امام کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ ان تصرفات کی اجازت دے جب کہ لوگوں کو ان سے تکلیف ہو اور اگر اس نے کسی مصلحت کی بناء پر اجازت دے دی تو جائز ہے۔ (شامی ص ۵۲۱ ج ۵، عالمگیری ص ۴۱ ج ۶)

مسئلہ ۴۴۰: عام راستے پر اگر یہ تعمیرات پرانی ہیں تو ان کے ہٹوانے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اور اگر ان کا حال معلوم نہ ہو تو نئی فرض کر کے امام ان کو ہٹوا دے گا۔ (عالمگیری از محیط ص ۴۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، شامی ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۴۴۱: اگر عام راستے پر مسلمانوں کے فائدے کے لئے مسجد وغیرہ کوئی عمارت بنا دی جائے اور اس سے کسی کو کوئی ضرر بھی نہ ہو تو نہیں توڑی جائے گی۔ (عالمگیری ص ۴۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۶ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۶ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۱ ج ۵)

مسئلہ۴۴۲: ایسے خاص راستے پر جو آگے سے بند ہو کسی کو کچھ بنانا جائز نہیں ہے خواہ اس میں لوگوں کا ضرر ہو یا نہ ہو مگر یہ کہ اس گلی کے رہنے والے اجازت دے دیں اور یہ تعمیرات اگر جدید ہیں تو امام کو حق ہے کہ ان کو ڈھادے اور قدیم ہیں تو یہ حق نہیں ہے اور اگر ان کا حال معلوم نہ ہو تو قدیم مان کر باقی رکھی جائیں گی (درمختار و شامی ص۵۲۳، بحرالرائق ص ۳۴۷ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۴۳ ج ۶، عالمگیری ص۴۰ ج ۶)

مسئلہ۴۴۳: اگر کسی نے راستے میں کوڑا ڈالا اور اس سے کوئی پھسل کر گرا اور مر گیا اس پر ضمان نہیں ہے مگر جب کہ کوڑا جمع کر کے اکٹھا کر دیا جس سے ٹکرا کر کوئی گرا اور مر گیا تو کوڑا ڈالنے والا ضامن ہوگا (عالمگیری از ذخیرہ ص۴۱ ج ۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۸ ج ۳)

مسئلہ۴۴۴: کسی شخص نے شارع عام پر کوئی بڑا پتھر رکھا یا اس میں کوئی عمارت بنادی یا اپنی دیوار سے شہتیر یا پتھر وغیرہ باہر راستے کی طرف نکال دیا، یا بیت الخلاء یا چھجہ یا پرنالہ یا سائبان نکالا یا راستہ میں شہتیر رکھا اس سے اگر کسی چیز کو کوئی نقصان پہنچے یا وہ تلف ہو جائے تو یہ اس کا تاوان ادا کرے گا اور اگر اس سے کوئی آدمی مر جائے تو اس کی دیت اس کے عاقلہ پر ہوگی۔ اور اگر کوئی انسان زخمی ہوا مگر مرا نہیں تو اگر اس زخم کا ارش موضحہ کے ارش کے برابر ہو تو یہ ارش اس کے عاقلہ پر ہوگا اور اگر اس سے کم ہو تو بنانے والے کے مال سے دیا جائے گا۔ اور اس سبب سے اگر کوئی مر گیا تو اس پر کفارہ نہیں ہے اور اگر مرنے والا اس کا مورث تھا تو یہ اس کا وارث بھی ہوگا جانور اور مال کے نقصان کا ضامن یہ خود ہوگا۔ ان سب صورتوں میں ضمان اس پر اس وقت واجب ہوگا جب اس نے امام کی اجازت کے بغیر یہ تصرفات کئے ہوں۔ ورنہ یہ ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۴۰ ج ۶، درمختار و شامی ص۵۲۲ ج ۵، بحرالرائق ص۳۴۷ ج ۸، فتح القدیر ص۳۳۱ ج ۸، مبسوط ص۶ ج ۲۷، تبیین الحقائق ص۱۴۳ ج ۶)

مسئلہ۴۴۵: سربند گلی میں جن رہنے والوں کے دروازے کھلتے ہیں ان کو اس راستے میں کسی قسم کی تعمیر کی اجازت نہیں مگر اس گلی کے سب رہنے والوں کی اجازت سے تعمیر کی جاسکتی ہے۔ ہاں اس گلی کے رہنے والے اس قسم کے تصرفات کر سکتے ہیں۔ مثلاً جانور باندھنا، لکڑی رکھنا، وضو کرنا، گارا بنانا یا کوئی چیز عارضی طور پر رکھنا وغیرہ، بشرطیکہ گلی والوں کے لئے راستہ چھوڑ دیا گیا ہو اور جو کام نہیں کر سکتے وہ یہ ہیں: مثلاً پرنالہ نکالنا، دوکان بنانا، چھجہ نکالنا، برج بنانا، بیت الخلاء بنانا وغیرہ مگر جب سب گلی والے اجازت دے دیں تو یہ چیزیں بھی بنائی جاسکتی ہیں (درمختار و شامی ص۵۲۲ ج ۵، عالمگیری ص۴۲ ج ۶، بحرالرائق ص۳۴۷ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۴۳ ج ۶)

مسئلہ۴۴۶: سربند گلی میں جو کام جائز تھے، اس کی وجہ سے کسی نقصان کا ضامن نہیں ہوگا اور جو کام ناجائز ہیں اور بغیر اجازت سکان

کئے تو ان سے جونقصان ہوگا وہ سب رہنے والوں پر تقسیم ہوگا اور تصرف کرنے والا اپنے حصہ کے سوا دوسروں کے حصوں کا تاوان ادا کرے گا۔(عالمگیری ص ۱۴۱ ج ۶ ،شامی ص ۵۲۲ ج ۵، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۸ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۴۵ ج ۶ ،مبسوط ص ۸ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۴۷: راہن نے دار مرہونہ میں مرتہن کی اجازت کے بغیر کچھ تعمیر کی یا کنواں کھودوایا یا جانور باندھے، تو اس سے جونقصان ہوگا راہن اس کا ضامن نہیں ہوگا۔(عالمگیری ص ۱۴۱ ج ۶)

مسئلہ ۴۴۸: کسی نے مزدوروں کو سائبان یا چھجہ بنانے کے لئے مقرر کیا اگر اثنائے تعمیر میں عمارت کے گرنے سے کوئی ہلاک ہو گیا تو اس کا ضمان مزدوروں پر ہوگا اور ان سے دیت کفارہ اور وراثت سے محرومی لازم ہوگی اور اگر تعمیر سے فراغت کے بعد یہ صورت ہو تو مالک پر ضمان ہوگا۔(عالمگیری از جوہر نیرہ ص ۱۴۱ ج ۶ ،مبسوط ص ۸ ج ۲۷، سراج الوہاج و بحر الرائق ص ۳۴۸ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۴ ج ۶)

مسئلہ ۴۴۹: ان مزدوروں میں سے کسی کے ہاتھ سے اینٹ، پتھر یا لکڑی گر پڑی جس سے کوئی آدمی مر گیا تو جس کے ہاتھ سے گری ہے اس پر کفارہ اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہے(عالمگیری ص ۱۴۱ ج ۶)

مسئلہ ۴۵۰: کسی نے دیوار میں راستے کی طرف پرنالہ لگایا وہ کسی پر گرا جس سے وہ ہلاک ہوگیا۔اگر یہ معلوم ہے کہ دیوار میں گڑا ہوا حصہ لگ کر ہلاک ہوا تو ضمان نہیں ہے اور اگر بیرونی حصہ لگ کر ہلاک ہوا تو ضمان ہے اور اگر دونوں حصے لگ کر ہلاک ہوا تو نصف ضمان ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہوسکے تب بھی نصف ضمان ہے۔(عالمگیری از محیط ص ۱۴۱ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۳ ج ۶ ،مبسوط ص ۶ ج ۲۷، بحر الرائق ص ۳۴۷ ج ۸، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۸ ج ۳، درمختار وشامی ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۴۵۱: کسی نے راستے کی طرف چھجہ نکالا تھا پھر وہ مکان بیچ دیا اس کے بعد چھجہ گرا اور کوئی آدمی ہلاک ہوگیا، یا کسی نے راستے میں لکڑی رکھی پھر اس کو بیچ کر مشتری کو قبضہ دے دیا مشتری نے وہیں رہنے دی اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہوگیا تو دونوں صورتوں میں بیچنے والے پر ضمان ہے مشتری پر کچھ نہیں (عالمگیری ص ۱۴۱ ج ۶ ،مبسوط ص ۸ ج ۲۷، قاضی خان علی الہندیہ ۴۰۸ ج ۳، بحر الرائق ص ۳۴۷ ج ۸، تبیین ص ۱۴۳ ج ۶ ،شامی ودرمختار ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۴۵۲: کسی نے راستے میں لکڑی رکھ دی جس سے کوئی ٹکرا گیا تو رکھنے والا ضامن ہے۔اگر گزرنے والا اس لکڑی پر چڑھا اور گر کر مر گیا تو بھی رکھنے والا ضامن ہوگا۔بشرطیکہ چڑھنے والے نے اس پر سے پھسلنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔اور لکڑی بڑی ہو،لیکن اگر لکڑی اتنی چھوٹی ہے کہ اس پر چڑھا ہی نہیں جاسکتا تو رکھنے والے پر کوئی ضمان نہیں ہے۔(عالمگیری ص

۱۴۱ ج ٦ ،شامی ودرمختار ص ۵۲۵ ج ۵ ،مبسوط ص ۸ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۵۳: کسی نے شارع عام پر اتنا پانی چھڑکا کہ اس سے پھسلن ہوگئی جس سے پھسل کر کوئی آدمی گرا اور مرگیا تو پانی چھڑکنے والے کے عاقلہ پر دیت واجب ہے۔ اور اگر کوئی جانور پھسل کر گرا اور مرگیا یا کسی کا کوئی مالی نقصان ہوگیا تو اس کا تاوان چھڑکنے والے کے مال سے ادا کیا جائے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ پورے راستہ میں پانی چھڑکا ہو اور گزرنے کیے لئے جگہ نہ رہے۔ لیکن اگر بعض حصہ میں چھڑکا ہے اور بعض قابل گزر چھوڑ دیا ہے تو اگر پانی والے حصے سے گزرنے والا اندھا ہے اور اسے پانی کا علم نہ تھا، یا گزرنے والا جانور ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر علم کے باوجود بینا یا نابینا پانی والے حصے سے بالقصد گزرا اور پھسل کر ہلاک ہوگیا، تو کسی پر کچھ نہیں ہے (عالمگیری ص ۱۴۱ ج ٦ ،مبسوط ص ۷ جلد ۲۷ ،بحرالرائق ص ۳۵۰ ج ۸ ،شامی ص ۵۳۲ ج ۵ ،تبیین الحقائق ص ۱۴۵ ج ٦ ، ہدایہ ۵۸٦ ج ۳ ، فتح القدیر ص ۳۳۳ جلد ۸ ، قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۸ ج ۳)

مسئلہ ۴۵۴: شربت بیچنے والے یا کسی ریڑھی والے نے اتنا پانی اپنی دکان کے سامنے بہادیا کہ پھسلن ہوگئی تو پانی چھڑکنے والے کے عاقلہ پر دیت واجب ہے۔ اگر کوئی شخص اس سے پھسل کر ہلاک ہوجائے۔ بشرط یہ کہ وہ زمین اس کی ملک نہ ہو۔ (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۵۸ ج ۳ ،تبیین الحقائق ص ۱۴۵ ج ٦ ، عالمگیری ص ۱۴۱ ج ٦ ، ہدایہ ص ۵۸۷ ج ۴ ،بحرالرائق ص ۳۵۰ ج ۸ ، درمختار وشامی ص ۵۲٦ ج ۵)

مسئلہ ۴۵۵: کسی نے شارع عام پر اتنا پانی چھڑکا کہ پھسلن ہوگئی۔ اس پر سے کوئی شخص دو گدھے لے کر گزرا ایک کی ڈوری اس کے ہاتھ میں تھی اور دوسرا اس کے ساتھ جارہا تھا۔ ساتھ جانے والا گدھا پھسل کر گرا جس سے اس کا پیر ٹوٹ گیا۔ گدھے والا اگر دونوں کو پیچھے سے ہانک رہا تھا تو کسی پر کچھ نہیں اور اگر پیچھے سے نہیں ہانک رہا تھا تو پانی چھڑکنے والے پر تاوان ہے۔ (عالمگیری ص ۱۴۲ ج ٦)

مسئلہ ۴۵٦: کسی نے شارع عام پر اتنا پانی بہایا کہ جمع ہوکر برف بن گیا۔ یا برف راستے میں ڈال دی۔ اس سے پھسل کر کوئی آدمی ہلاک ہوگیا یا راستے میں کیچڑ سے بچنے کے لئے پتھر رکھ دئے تھے، اس پر سے پھسل کر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا تو اگر امام کی اجازت سے یہ کام کیا تھا تو ضامن نہیں ہوگا اور اگر بلا اجازت امام کیا تھا تو ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۵۲ جلد ٦)

مسئلہ ۴۵۷: کسی شارع عام پر دو پتھر رکھے ہوئے تھے۔ گزرنے والا ایک سے ٹکرا کر دوسرے پر گرا اور مرگیا پہلا پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا اور اگر پہلے کا واضح معلوم نہ ہو تو دوسرا پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا۔

مسئلہ ۴٦۴: کسی نے شارع عام پر بلا اجازت امام یا شارع خاص پر اس گلی کے رہنے والوں کی اجازت کے بغیر کوئی جدید تعمیر کی جس

سے ٹکرا کر کوئی کسی دوسرے آدمی پر گرا اور جس پر گرا وہ مرگیا تو تعمیر کرنے والا ضامن ہوگا۔ گرنے والا ضامن نہیں ہوگا (عالمگیری ص۴۲ ج۶، مبسوط ص۷ ج۲۷، قاضی خاں علی الھندیہ ص۴۵۸ ج۳)

مسئلہ۴۵۹: کسی نے راستے میں کوئی چیز رکھی۔ دوسرے نے اس کو ہٹا کر دوسری طرف رکھ دیا اور اس سے ٹکرا کر کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو ہٹانے والا ضامن ہوگا۔ رکھنے والا ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۴۲ ج۶، مبسوط ص۷ ج۲۷، قاضی خاں علی الھندیہ ص۴۵۸ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۴۵ ج۶، ہدایہ ص۵۸۷ ج۴، درمختار و شامی ص۵۲۳ ج۵)

مسئلہ۴۶۰: کسی نے شارع عام پر بلا اجازت امام یا شارع خاص پر اس گلی کے رہنے والوں کی اجازت کے بغیر کچھ جدید تعمیر کی جس سے ٹکرا کر کوئی آدمی دوسرے آدمی پر گرا اور دونوں مرگئے تو تعمیر کرنے والے کے عاقلہ پر دونوں کی دیت واجب ہے۔ (بحرالرائق ص۳۴۷ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۴۵ ج۶)

مسئلہ۴۶۱: کسی نے راستے میں انگارہ رکھ دیا اس سے کوئی چیز جل گئی تو رکھنے والا اس کا ضامن ہوگا۔ اور اگر ہوا سے اڑ کر وہ آگ دوسری جگہ چلی گئی اور کسی چیز کو جلا دیا تو اگر رکھتے وقت ہوا چل رہی تھی تو رکھنے والا ضامن ہوگا ورنہ نہیں۔ (خانیہ علی الھندیہ ص۴۵۸ ج۳، مبسوط ص۸ ج۲۷، عالمگیری ۴۲ ج۶، ہدایہ ص۵۸۶ ج۴، تبیین الحقائق ص۱۴۴ ج۶)

مسئلہ۴۶۲: لوہار نے اپنی دکان میں بھٹی سے لوہا نکال کر ارین (نہائی) پر رکھ کر کوٹا جس سے چنگاری نکل کر شارع عام پر چلنے والے کسی آدمی پر گری جس سے وہ جل کر مرگیا یا اس کی آنکھ پھوٹ گئی تو اس کی دیت لوہار کے عاقلہ پر ہے اور اگر کسی کا کپڑا جلا دیا یا کوئی نقصان کر دیا تو اس کا تاوان لوہار کے مال سے دیا جائے گا اور اگر اس کے کوٹنے سے چنگاری نہیں اڑی بلکہ ہوا سے اڑ کر کسی پر گری تو لوہار پر کچھ نہیں ہے۔ (عالمگیری ص۴۲ ج۶، خانیہ علی الھندیہ ص۴۵۹ ج۳)

مسئلہ۴۶۳: لوہار نے اپنی دکان میں راستے کی جانب یہ جانتے ہوئے کہ راستے کی ہوا سے آگ بھڑکے گی، بھٹی جلائی اور اس سے راستے میں کوئی چیز جل گئی تو وہ ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص۴۲ ج۶ از ذخیرہ)

مسئلہ۴۶۴: کوئی شخص آگ لے کر ایسی جگہ سے گزرا جہاں سے گزرنے کا اس کو حق تھا۔ اس سے کوئی چنگاری خود گر گئی یا ہوا سے گر گئی اور اس سے کوئی چیز جل گئی تو وہ ضامن نہیں ہے۔ اور اگر ایسی جگہ سے گزرا جہاں سے گزرنے کا اس کو حق نہ تھا تو اگر ہوا سے چنگاری اڑ کر گری تو ضامن نہیں ہوگا، اور اگر خود گری اور اس سے کوئی چیز جل گئی تو وہ ضامن ہوگا۔

(عالمگیری ازخزانۃ المفتیین ص۴۳ ج۶)

مسئلہ۴۶۵: کوئی شخص شارع عام پر(فٹ پاتھ) پر بیٹھ کر حکومت کی اجازت کے بغیر خرید وفروخت کرتا ہے اس کے سامان میں پھنس کر کوئی شخص گر پڑا اور اس کا کچھ نقصان ہوگیا تو بیٹھنے والا ضامن ہوگا اور حکومت کی اجازت سے بیٹھا ہے تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔(عالمگیری ص۴۳ ج۶)

مسئلہ۴۶۶: شارع عام کے کنارے بیٹھ کر خرید وفروخت اگر کسی چیز کو ضرر نہ دے اور حکومت کی اجازت سے ہو تو جائز ہے اور اگر مضر ہو تو ناجائز ہے۔(درمختار وشامی ص۵۲۱ ج۵)

مسئلہ۴۶۷: کوئی آدمی سونے والے کے پاس سے گزرا اور اس کی ٹھوکر سے سونے والے کی پنڈلی ٹوٹ گئی پھر اس پر گر پڑا جس سے اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی۔اس کے بعد خود مر گیا تو سونے والے پر مرنے والے کی دیت ہے اور مرنے والے پر سونے والے کا ارش واجب ہوگا اور اگر دونوں ہی مر گئے تو سونے والے پر گرنے والے کی دیت ہے اور گرنے والے پر سونے والے کی نصف دیت ہے۔(عالمگیری ص۴۳ ج۶)

مسئلہ۴۶۸: کوئی آدمی راستے سے گزر رہا تھا کہ اچانک گر کر مر گیا اور اس سے ٹکرا کر دوسرا شخص مر گیا تو کسی پر کچھ نہیں۔(عالمگیری از ذخیرہ ص۴۳ ج۶)

مسئلہ۴۶۹: کوئی راہ چلتا بے ہوش ہوکر یا ضعف کی وجہ سے کسی پر گر پڑا جس سے وہ مر گیا یا راہ چلتا گر کر مر گیا اور اس سے ٹکرا کر کوئی دوسرا شخص مر گیا تو راہ گیر کے عاقلہ پر مرنے والے کی دیت واجب ہے۔دوسرے کی موت اگر گرنے والے سے دب کر ہوئی ہے تو گرنے والے پر کفارہ بھی ہے جو اس کے مال سے ادا کیا جائے گا۔اور وراثت سے محروم ہوگا اور اگر راہ گیر اس پر گرا اور دوسرا اس سے ٹکرا کر مر گیا تو کفارہ اور حرمان میراث نہیں ہے۔(عالمگیری از محیط ص۴۳ ج۶)

مسئلہ۴۷۰: کوئی شخص بوجھ اٹھائے راستہ سے گزر رہا تھا کہ اس کا بوجھ کسی شخص پر گرا جس سے وہ شخص مر گیا یا بوجھ زمین پر گرا اور اس سے ٹکرا کر کوئی شخص مر گیا تو بوجھ اٹھانے والا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص۴۳ ج۶، خانیہ علی الہندیہ ص۴۵۸ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۴۶ ج۶، درمختار وشامی ص۵۲۳ جلد۵)

مسئلہ۴۷۱: کوئی شخص راستہ میں کوئی ایسی چیز پہن کر گزرا جو عام طور پر پہنی جاتی ہے۔اس چیز سے الجھ کر کوئی شخص مر گیا یا کسی شخص پر وہ چیز گر پڑی جس سے وہ مر گیا یا راستے میں گر پڑی جس سے ٹکرا کر کوئی مر گیا تو ان سب صورتوں میں گزرنے والے پر ضمان نہیں ہے۔اور اگر اس قسم کی چیز ہے جو پہنی نہیں جاتی ہے تو اس کا حکم بوجھ اٹھانے والے کا سا

ہےاوراس سے جونقصان ہوگا یہ ضامن ہے۔اسی طرح اگرکوئی شخص جانورکو ہانک رہا تھایااس کو کھینچ رہا تھایااس پر سوارتھااوراس کے سامان میں سے کوئی چیز مثلاً زین لگام وغیرہ گر پڑی جس سے کوئی آدمی مرگیا یا جانور یااس کے سامان میں سے کوئی چیز راستے پرگری اوراس سے ٹکرا کرکوئی آدمی مرگیا تو بہرصورت جانور والا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ازمحیط ص۴۳ ج۶)

مسئلہ۴۷۲: دوآدمیوں نے اپنے مٹکے راستہ پر رکھ دئے تھے ایک لڑھک کر دوسرے سے ٹکرایا اگرلڑھکنے والاٹوٹا تو دوسرے کا مالک اس مٹکے کا ضمان دے گااوراگردوسراٹوٹا تولڑھکنے والا کا مالک ضمان نہیں دے گااوراگردونوں لڑھکے تو کسی پر کچھ نہیں (عالمگیری ص۴۳ ج۶،خانیہ علی الہندیہ ص۴۵۹ ج۳)

مسئلہ۴۷۳: دوآدمیوں نے اپنے جانورراستے پرکھڑے کردیئے تھے۔ایک بھاگا جس سے دوسرا گرااورمرگیا تو کسی پرکچھ نہیں ہےاوراگر بھاگنے والااس سے ٹکرا کرمرگیا تو دوسرے کا مالک ضمان دے گا۔(عالمگیری ص۴۳ ج۶،قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۹ ج۳)

مسئلہ۴۷۴: کسی نے راستہ میں کوئی چیز رکھ دی جس کو دیکھ کرادھر سے گزرنے والا جانور بدک کر بھاگا اس نے کسی آدمی کو ماردیا تو اس شے کے رکھنے والے پرکوئی ضمان نہیں ہے۔اسی طرح ایسی ہی گراؤ دیوار جس کے گرانے کا مطالبہ کیا جاچکا تھا، زمین پرگری،اس سے کوئی جانور بھڑک کر بھاگا،جس سے کچل کرکوئی شخص مرگیا تو دیوار والا ضامن نہیں ہوا۔ دیوار کا مالک اورراستے میں چیز رکھنے والاصرف اس صورت میں ضامن ہوں گے کہ دیوار یااس چیز سے لگ کر ہلاکت واقع ہو۔(عالمگیری ص۴۴ ج۶)

مسئلہ۴۷۵: اہل مسجد نے بارش کا پانی جمع کرنے کے لئے مسجد میں کنواں کھدوایایا بڑا سامٹکا رکھایا چٹائی بچھائی یا دروازہ لگایایا چھت میں قندیل لٹکائی یا سائبان ڈالا اوران سے کوئی شخص ہلاک ہوگیا تو اہل مسجد پرضمان نہیں۔اوراگراہل محلّہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے یہ سب کام اہل محلّہ کی اجازت سے کئے تھے اوران سے کوئی ہلاک ہوگیا تب بھی کسی پر کچھ نہیں۔اوربغیراجازت یہ کام کئے اوران سے کوئی ہلاک ہوگیا تو کنواں اورسائبان کی صورت میں ضامن ہوں گےاور بقیہ صورتوں میں ضامن نہیں ہوں گے۔(عالمگیری ص۴۴ ج۶،مبسوط ص۲۴ ج۲۷،شامی ص۵۲۳ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۲ ج۸،خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۳ ج۳)

مسئلہ۴۷۶: کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا تھایا نماز کے انتظار میں بیٹھا تھایاقرات قرآن میں مشغول تھایافقہ وحدیث کا درس دے رہا تھایااعتکاف میں تھایا کسی عبادت میں مشغول تھا کہ اس سے ٹکرا کرکوئی شخص گر پڑااورمرگیا تو فتویٰ یہ ہے کہ اس

پر ضمان نہیں (عالمگیری ص۴۴ ج ۶، شامی ص۵۲۴ ج ۵، بحرالرائق ص۳۵۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۴۶ ج ۶، مبسوط ص۲۵ ج ۲۷، خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۳ ج ۳، ہدایہ ص۵۸۹ ج ۴)

مسئلہ۴۷۷: مسجد میں کوئی شخص ٹہل رہا تھا کہ کسی کو کچل دیا یا مسجد میں سو رہا تھا اور کروٹ لی اور کسی پر گر پڑا جس سے وہ مر گیا تو وہ ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص۴۴ ج ۶)

مسئلہ۴۷۸: کسی نے امام کی اجازت سے راستہ میں چہ بچہ کھودا یا اپنی ملک میں کھودا یا راستے میں کوئی لکڑی رکھ دی یا بلا اجازت امام پل بنوایا۔ اس پر سے کوئی شخص قصداً گزرا اور گر کر ہلاک ہو گیا تو فاعل ضامن نہیں ہوا۔ (بحرالرائق ص۳۵۰ ج ۸، عالمگیری از محیط ص۴۴ ج ۶، تبیین الحقائق ص۱۴۵ ج ۶، شامی و درمختار ص۵۲۴ ج ۵، مبسوط ص۲۲ ج ۲۷، فتح القدیر ص۳۳۶ ج ۸)

مسئلہ۴۷۹: کسی نے راستے میں کنواں کھودا اس میں کسی نے گر کر خودکشی کر لی تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہے۔ (عالمگیری ص۴۵ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۱ ج ۳، مبسوط ص۱۶ ج ۲۷، بحرالرائق ص۳۴۸ ج ۸)

مسئلہ۴۸۰: کسی نے مسلمانوں کے راستے میں اپنے گھر کے گرداگرد سے ہٹ کر کنواں کھودا جس میں گر کر کوئی شخص مر گیا تو اس کے عاقلہ پر مرنے والے کی دیت واجب ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور وہ میراث سے بھی محروم نہیں ہوگا (عالمگیری ص۴۵ ج ۶، بحرالرائق ص۳۴۸ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۴۴ ج ۶، شامی و درمختار ص۵۲۲ ج ۵، مبسوط ص۱۴ ج ۲)

مسئلہ۴۸۱: اگر کسی دوسرے کے مکان کے گرداگرد کنواں کھودا یا ایسی جگہ کھودا جو مسلمانوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ یا ایسے راستہ پر کھودا جو آگے جا کر بند ہو جاتا ہے اور اس کنوئیں میں کوئی گر کر مر گیا تو یہ ضامن ہوگا اور اپنے گھر کے گرداگرد اپنی مملوکہ زمین پر کھودا یا ایسی زمین پر کھودا یا ایسی جگہ کھودا جہاں اس کو پہلے سے کنواں کھودنے کا حق حاصل تھا اور اس میں گر کر کوئی مر گیا تو اس پر ضمان نہیں ہے (عالمگیری ص۴۵ ج ۶، تبیین الحقائق ص۱۴۵ ج ۶)

مسئلہ۴۸۲: کسی نے راستے میں کنواں کھودا اور اس میں کوئی شخص گر پڑا اور بھوک پیاس یا وہاں کے تعفن کی وجہ سے دم گھٹ گیا اور مر گیا تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۴۵ ج ۶، شامی و درمختار ص۵۲۲ ج ۵، تبیین الحقائق ص۱۴۵ ج ۶، بحرالرائق ص۳۴۸ ج ۸، مبسوط ص۱۵ ج ۲۷، خانیہ علی الہندیہ ص۴۶۱ ج ۳)

مسئلہ۴۸۳: کسی نے ایسے میدان میں بغیر اجازت امام کنواں کھودا جہاں لوگوں کی گزرگاہ نہیں ہے اور راستہ بھی نہیں ہے اور کوئی اس میں گر گیا تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہے۔ اسی طرح اس میدان میں کوئی شخص بیٹھا ہوا تھا یا کسی نے خیمہ

لگا لیا تھا۔ اس شخص سے یا خیمہ سے کوئی شخص ٹکرا گیا تو بیٹھنے والا اور خیمہ لگانے والا ضامن نہیں ہے اور اگر یہ صورتیں راستہ میں واقع ہوں تو ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۳۹ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۰ ج ۳)

مسئلہ ۴۸۴: ایک شخص راستہ پر نصف کنواں کھودا پھر دوسرے نے بقیہ حصہ کھود کر اسے تہہ تک پہنچایا اس میں کوئی شخص گر گیا تو پہلا کھودنے والا ضامن ہے۔ (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۹ ج ۸، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۳ ج ۳، مبسوط ص ۱۷ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۸۵: کسی نے راستے میں کنواں کھودا پھر دوسرے نے اس کا منہ چوڑا کر دیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس نے چوڑائی میں کتنا اضافہ کیا ہے اگر اتنا زیادہ اضافہ ہے کہ گرنے والے کا قدم چوڑا کرنے والے کے حصہ پر پڑے گا تو یہ ضامن ہوگا اور اگر اتنا کم اضافہ کیا ہے کہ گرنے والے کا قدم اس کے اضافہ پر نہیں پڑے گا تو پہلا کھودنے والا ضامن ہوگا اور اگر اضافہ اتنا ہے کہ دونوں حصوں پر قدم پڑنے کا احتمال ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ قدم کس حصے پر پڑا تھا تو دونوں نصف نصف کے ضامن ہوں گے (عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، مبسوط ص ۱۷ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۸۶: کسی نے راستہ میں کنواں کھودا پھر اس کو مٹی چونا یا جنس ارض میں سے کسی چیز سے پاٹ دیا۔ پھر دوسرے نے آ کر یہ چیزیں نکا کر اس کو خالی کر دیا پھر اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو خالی کرنے والا ضامن ہوگا اور اگر پہلے نے کھانے وغیرہ سے یا کسی ایسی چیز سے پاٹا جو جنس ارض سے نہیں ہے اور دوسرے شخص نے اس کو نکال کر خالی کر دیا پھر اس میں گر کر کوئی آدمی ہلاک ہو گیا، یا کنویں کو پاٹا نہیں تھا، اس کا منہ کسی چیز سے ڈھک دیا تھا۔ پھر دوسرے نے اس کا منہ کھول دیا پھر اس میں گر کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا تو پہلے والا ضامن ہوگا (عالمگیری ص ۴۵ جلد ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۰ ج ۳، مبسوط ص ۱۷ ج ۲۷)

مسئلہ ۴۸۷: کسی نے کنوئیں کے قریب راستے پر پتھر رکھ دیا اور کوئی شخص اس میں پھنس کر کنوئیں میں گر پڑا تو پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا اور اگر کسی نے پتھر نہیں رکھا تھا بلکہ سیلاب وغیرہ سے بہہ کر پتھر وہاں آ گیا تھا تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔ (مبسوط ص ۱۷ ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۲ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۴۹ ج ۸)

مسئلہ ۴۸۸: کسی شخص نے کنوئیں میں پتھر یا لوہا ڈال دیا۔ پھر اس میں کوئی گر پڑا اور پتھر یا لوہے سے ٹکرا کر مر گیا تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔ (مبسوط ص ۱۸ ج ۲۷، عالمگیری ص ۵ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۴۶ ج ۸)

مسئلہ ۴۸۹: راستے میں کسی نے کنواں کھودا۔ اس کے قریب کسی نے پانی چھڑک دیا جس سے پھسل کر کوئی شخص کنوئیں میں گر پڑا

تو پانی چھڑکنے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر پانی چھڑکنے والا کوئی نہیں تھا بلکہ بارش سے پھسلن ہوگئی تھی تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص ۴۵ ج ۶)

مسئلہ ۴۹۰: کسی شخص نے کسی کو کنوئیں میں دھکیل دیا تو دھکیلنے والا ضامن ہوگا کنواں اس کی ملک ہو یا نہ ہو۔(عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، مبسوط ص ۱۹ ج ۲۷، بحرالرائق ص ۳۴۸ ج ۸)

مسئلہ ۴۹۱: کسی نے راستے میں کنواں کھودا۔اس میں گرکر کوئی ہلاک ہوگیا۔کنواں کھودنے والا کہتا ہے کہ اس نے خودکشی کی ہے اس لئے کچھ ضمان نہیں ہے اور مقتول کے ورثا کہتے ہیں کہ اس نے خودکشی نہیں کی ہے بلکہ اتفاقیہ کنوئیں میں گر پڑا ہے۔تو کنواں کھودنے والے کا قول معتبر ہے اور اس پر کوئی ضمان نہیں ہے(عالمگیری ص ۴۵ ج ۶، مبسوط ص ۲۰ ج ۲۷، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۲ ج ۳، بحرالرائق ص ۳۴۸ جلد ۸)

مسئلہ ۴۹۲: کسی نے راستہ میں کنواں کھودا اس میں کوئی آدمی گر گیا مگر چوٹ نہیں آئی پھر کنویں سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کچھ اوپر کو چڑھنے کے بعد گر کر مر گیا تو کنواں کھودنے والے پر کوئی ضمان نہیں۔اور اگر کنوئیں کی تہہ میں چلا پھرا اور کسی پتھر ٹکرا کر ہلاک ہوگیا تو اگر وہ پتھر زمین میں خلقۃً گڑا ہوا ہے تو کنواں کھودنے والا ضامن نہیں ہے اور اگر کنواں کھودنے والا نے یہ پتھر کنوئیں میں رکھا تھا یا اصل جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ پر رکھ دیا تھا تو کنواں کھودنے والا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ ۴۹۳: کسی نے دوسرے شخص کے مکان سے ملحق جگہ پر کنواں کھودنے کے لئے کسی کو مزدور رکھا۔اور مزدور خود یہ جانتا تھا کہ یہ جگہ مستاجر کی نہیں ہے یا مستاجر نے مزدور کو بتا دیا تھا تو مزدور ضامن ہوگا۔اگر اس کنوئیں میں کوئی گر کر مر گیا۔اور اگر مزدور کو نہیں بتایا گیا اور وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ جگہ مستاجر کی نہیں ہے تو مستاجر ضامن ہوگیا۔اور اگر مستاجر نے اپنے احاطہ سے ملحقہ اپنی زمین میں کنواں کھودنے پر مزدور رکھا اور اس کو یہ بتایا کہ اس جگہ کنواں کھودنے کا مجھے حق حاصل ہے۔پھر اس کنوئیں میں کوئی شخص گر کر ہلاک ہوگیا تو مستاجر ضامن ہوگا۔اور اگر مستاجر نے یہ کہا تھا کہ یہ جگہ میری ہے مگر مجھے کنواں کھودنے کا حق نہیں ہے تو بھی مستاجر ہی ضامن ہوگا(عالمگیری ص ۴۶ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۲۴ ج ۵)

مسئلہ ۴۹۴: چار آدمیوں کو کسی نے کنواں کھودنے کے لئے مزدوری پر رکھا وہ کنواں کھود رہے تھے کہ ان پر کچھ حصہ گر پڑا جس سے ایک مزدور ہلاک ہوگیا تو باقی تین مزدور چوتھائی چوتھائی دیت کے ضامن ہوں گے۔اور ایک چوتھائی حصہ ساقط ہوجائے گا۔اور اگر ایک ہی مزدور کنواں کھود رہا تھا اس پر کنواں گر پڑا اور وہ مزدور مر گیا تو اس کا کوئی ضمان نہیں

(عالمگیری ص ۴۶ ج ۶، مبسوط ص ۱۶ ج ۲۷، درمختار وشامی ص ۵۲۵ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۲ ج ۳)

مسئلہ ۴۹۵: کسی شخص نے اپنی زمین میں نہر کھودی جس میں گر کر کوئی انسان یا جانور ہلاک ہو گیا تو یہ شخص ضامن نہیں ہوگا اور اگر پرائی زمین میں نہر کھودی تھی تو یہ ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، مبسوط ص ۲۲ ج ۲۷، قاضی خان ص ۴۶۰ ج ۳)

مسئلہ ۴۹۶: کسی نے اپنی زمین میں نہر یا کنواں کھودا جس سے پڑوسی کی زمین سیم زدہ ہو گئی۔ تو یہ دیکھا جائے گا کنواں کھودنے والے کی اپنی زمین عادتاً جتنا پانی برداشت کرسکتی تھی اتنا پانی اس نے دیا ہے یا اس سے زیادہ اگر زیادہ دیا ہے تو ضامن ہوگا۔ اور اگر عادۃً اتنا پانی برداشت کرسکتی تھی تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اس کو کنوئیں کی جگہ تبدیل کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۴۶۱ ج ۳)

مسئلہ ۴۹۷: اگر کسی نے اپنی زمین میں پانی دیا اور وہ اس کی زمین سے بہہ کر دوسرے کی زمین میں پہنچ گیا اور اس کی کسی چیز کو نقصان پہنچایا اور وہ پانی دیتے وقت یہ جانتا تھا کہ یہ پانی بہہ کر دوسرے کی زمین میں چلا جائے گا تو یہ ضامن ہوگا ورنہ نہیں۔ (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۶۱ ج ۳، عالمگیری ص ۴۷ ج ۶)

مسئلہ ۴۹۸: راستے پر کنواں بنا ہوا تھا۔ اس میں کوئی آدمی گر کر مر گیا۔ ایک شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میں نے یہ کنواں کھودا ہے تو اس کے اس اقرار کی وجہ سے اس کے مال میں سے تین سال میں دیت دی جائے گی۔ اس کے عاقلہ پر نہیں ہوگی۔ (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ ۴۹۹: کسی نے دوسرے کی زمین میں کنواں کھودا۔ اس میں گر کر کوئی شخص ہلاک ہو گیا۔ زمین کا مالک کہتا ہے کہ میں نے اس کو کنواں کھودنے کا حکم دیا تھا مگر مقتول کے ورثاء کہتے ہیں کہ اس نے حکم نہیں دیا تھا تو زمین کے مالک کی بات مان لی جائے گی اور کسی پر ضمان لازم نہیں ہوا۔ (مبسوط ص ۲۲ ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ ۵۰۰: کسی نے اپنی ملک میں کنواں کھودا، اس میں کوئی آدمی یا جانور گرا، اس کے بعد دوسرا شخص گرا۔ اس کے گرنے سے وہ آدمی یا جانور ہلاک ہو گیا۔ تو اوپر گرنے والا ہلاکت کا ضامن ہوگا اور اگر کنواں راستے میں امام کی اجازت کے بغیر کھودا گیا تھا تو کنواں کھودنے والا دونوں کے نقصان کا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶، خانیہ علی الہندیہ ص ۳۶۱ ج ۳)

مسئلہ ۵۰۱: کسی نے دوسرے کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر گڑھا کھودا۔ اس میں کسی کا گدھا گر کر مر گیا تو کھودنے والا

ضامن ہوگا (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶، ازمحیط سرخسی)

مسئلہ۵۰۲: کسی نے راستے میں کنواں کھودا اس میں کوئی شخص گر گیا اور اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ پھر کنوئیں سے نکلا تو دوشخصوں نے اس کا سر پھاڑ دیا جس سے وہ بیمار ہوکر پڑا رہا پھر مر گیا تو اس کی دیت تینوں پر تقسیم ہو جائے گی (مبسوط ص ۱۸ ج ۲۷، عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ۵۰۳: کسی نے کنواں کھودنے کے لئے کسی کو مزدور رکھا۔ مزدور نے کنواں کھودا۔ اس کے بعد کوئی آدمی اس میں گر کر ہلاک ہوگیا۔ یہ کنواں اگر مسلمانوں کے ایسے عام راستے پر کھودا گیا تھا جس کو ہر شخص عام راستہ خیال کرتا تھا تو مزدور ضامن ہوگا۔ مستاجر نے اس کو یہ بتایا ہو کہ یہ عام راستہ ہے یا نہ بتایا ہو اسی طرح غیر معروف راستہ پر اگر کنواں کھودا گیا اور مستاجر نے مزدور کو یہ بتا دیا تھا کہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے تو بھی مزدور ضامن ہوگا۔ اور اگر مزدور کو یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ عام راستہ مسلمانوں کا ہے تو مستاجر ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۴۶ ج ۶)

مسئلہ۵۰۴: کسی نے اپنی زمین میں پانی دیا۔ وہ پڑوسی کی زمین میں پہنچ گیا تو اگر پانی دیا ہی اس طرح پر ہے کہ پانی اس کی زمین میں ٹھہرنے کے بجائے پڑوسی کی زمین میں جمع ہو جائے تو ضامن ہوگا۔ اور اگر اس کی اپنی زمین میں ٹھہرنے کے بعد فالتو پانی پڑوسی کی زمین میں چلا گیا اور پڑوسی نے پانی دینے سے پہلے اس سے یہ کہا تھا کہ تم اپنا بند مضبوط بناؤ۔ اور اس نے اس کے کہنے پر عمل نہیں کیا تو ضامن ہوگا۔ اور اگر پڑوسی نے یہ مطالبہ نہیں کیا تھا تو ضامن نہیں ہوگا۔ ہاں اگر اس کی زمین بلند تھی اور پڑوسی کی زمین نیچی اور یہ جانتا تھا کہ اپنی زمین میں پانی دینے سے پڑوسی کی زمین میں پانی چلا جائے گا تو ضامن ہوگا اور اس کو یہ حکم دیا جائے گا کہ مینڈھیں باندھ کر پانی دے۔ (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۱ ج ۳)

مسئلہ۵۰۵: کسی نے اپنی زمین میں پانی دیا اور اس کی اپنی زمین میں چوہوں وغیرہ کے بل تھے اور یہ ان کو جانتا تھا اور ان کو بند نہیں کیا تھا۔ ان سوراخوں کی وجہ سے پانی پڑوسی کی زمین میں چلا گیا اور اس کا کچھ نقصان ہوا تو یہ ضامن ہوگا اور اگر اس کو سوراخوں کا علم نہ تھا تو ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۱ ج ۳)

مسئلہ۵۰۶: کسی نے عام نہر سے اپنی زمین کو سیراب کیا اور اس نہر سے چھوٹی چھوٹی نالیاں نکل کر دوسروں کی زمینوں پر جا رہی تھیں۔ ان نالیوں کے دہانے کھلے ہوئے تھے۔ اس کے پانی دینے کی وجہ سے ان نالیوں میں پانی چلا گیا تو دوسروں کی زمین کے نقصان کا یہ ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۴۷ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۶۱ ج ۳)

جنایات بہائم کا بیان

جانوروں سے نقصان کا بیان

مسئلہ۵۱۳: بہائم کی جنایتوں کی تین صورتیں ہیں:۔

۱۔ جس جگہ پر جنایت واقع ہوئی وہ جگہ جانور کے مالک کی ملکیت ہے۔

۲۔ کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے۔

۳۔ وہ جگہ شاہراہ عام ہے۔(عالمگیری ص۵۰ ج۶،عنایہ علی الفتح ص۳۴۵ ج۸)

پہلی صورت میں اگر جانور کا مالک جانور کے ساتھ نہ ہوتو وہ کسی نقصان کا ضامن نہیں ہوگا۔خواہ جانور کھڑا ہو یا چل رہا ہواور ہاتھ پیر سے کسی کو کچل دے یا دم یا پیر سے کسی کو نقصان پہنچائے یا کاٹ لے اور اگر جانور کا مالک اس کی رسی پکڑ کر آگے آگے چل رہا تھا یا پیچھے سے ہانک رہا تھا۔ جب بھی مذکورہ بالا صورت میں ضامن نہیں ہے۔(عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۳۰ ج ۵،تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶،بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸،عنایہ علی الفتح ۳۴۵ ج ۸،مبسوط ص ۵ ج ۲۷)

مسئلہ۵۱۴: اگر جانور کا مالک اپنی ملک میں سوار ہوکر چلا رہا تھا اور جانور نے کسی کو کچل کر ہلاک کر ڈالا تو مالک کے عاقلہ پر دیت ہے اور مالک پر کفارہ ہے اور وراثت سے بھی مالک محروم ہوگا۔(عالمگیری ص۵۰ ج۶، درمختار وشامی ص۵۳۰ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۴۹ ج۶، بحرالرائق ص۳۵۷ ج۸،عنایہ علی الفتح القدیر ص۳۴۵ ج۸،مبسوط ۵ ج۲۰)

مسئلہ۵۱۵: اگر مالک اپنی ملک میں سوار ہوکر جانور کو چلا رہا تھا اور جانور نے کسی کو کاٹ لیا یا لات ماری یا دم ماردی تو مالک پر ضمان نہیں ہے۔(عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۳۰ ج ۵،تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸،عنایہ علی الفتح القدیر ص۳۴۵ ج۸)

مسئلہ۵۱۶: دوسری صورت یعنی اگر جنایت کسی دوسرے شخص کی زمین ہوئی اور یہ جانور مالک کے داخل کئے بغیر رسی تڑا کر اس کی زمین داخل ہوگیا تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔اور اگر مالک نے خود غیر کی زمین میں جانور کو داخل کیا تھا تو ہر صورت میں مالک ضامن ہوگا۔خواہ جانور کھڑا ہو یا چل رہا ہو۔ مالک اس پر سوار ہو یا سوار نہ ہو۔رسی پکڑ کر چلا رہا ہو یا پیچھے سے ہانک رہا ہو یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مالک زمین کی اجازت کے بغیر جانور کے مالک نے اس زمین میں جانور کو داخل کیا ہو اور اگر صاحب زمین کی اجازت سے جانور کو داخل کیا تھا تو اس کا حکم وہی ہے جو اپنی زمین کا ہے۔ (عالمگیری ص۵۰ ج۶،تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج۶، درمختار وشامی ص ۵۳۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸،

عنایہ علی الفتح القدیر ص۳۴۵ ج۸)

مسئلہ۵۱۷: جانور کے مالک نے شارع عام پر جانور کو کھڑا کر دیا تھا اور اس نے اسی جگہ کوئی نقصان کر دیا تو سب صورتوں میں نقصان کا ضامن ہوگا مگر پیشاب یا لید کرنے کے لئے کھڑا کیا تھا تو ضمان نہیں (عالمگیری ص ۵۷ ج ۶، تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، مبسوط ص ۵ جلد ۲۷، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۵ ج ۳، ہدایہ ص ۶۱۰ ج ۴، فتح القدیر حاشیہ چلپی ص ۳۴۵ ج ۸، بدائع وصنائع ص ۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ۵۱۸: مالک نے جانور کو راستہ پر چھوڑ دیا اور مالک اس کے ساتھ نہیں ہے تو جب تک وہ جانور سیدھا چلتا رہا اور کسی طرف مڑا نہیں تو مالک نقصان کا ضامن ہوگا اور اگر داہنے بائیں مڑ گیا اور راستہ بھی صرف اسی جانب تھا تب بھی مالک ضامن ہوگا اور اگر دوراہے سے کسی طرف مڑا اور اس کے بعد جنایات واقع ہوئی تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۶۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۲ ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ۵۱۹: مالک نے جانور کو شارع عام پر چھوڑ دیا۔ جانور آگے جا کر کچھ دیر رکا اور پھر چل پڑا تو ٹھہرنے کے بعد جب چلا اور اس سے کوئی جنایت سرزد ہوئی تو مالک نقصان کا ضامن نہیں ہوگا (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۶۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۲ ج ۶)

مسئلہ۵۲۰: مالک نے راستے پر جانور چھوڑ دیا اور کسی شخص نے اس جانور کو لوٹانے کی کوشش کی مگر جانور نہ لوٹا اور اسی طرف چلتا رہا جس طرف مالک نے چلا کر چھوڑ دیا تھا اس سے جنایت سرزد ہوئی تو اس سے کوئی نقصان ہوا تو کوئی ضامن نہیں ہوگا اور اگر روکنے والے کے روکنے سے پلٹا مگر ٹھہرا نہیں تو نقصان کا ضامن لوٹانے والا ہوگا (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶)

مسئلہ۵۲۱: جانور خود رسی تڑا کر شارع عام پر دوڑنے لگا تو اس کے کسی نقصان کا ضامن مالک نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۶۲ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ۵۲۲: شارع عام پر چلنے والا سوار اپنی سواری سے ہونے والے نقصان کا ضامن ہوگا۔ سوائے اس نقصان کے جو لات مارنے یا دم مارنے سے ہو۔ رسی پکڑ کر آگے چلنے والے کا بھی یہی حکم ہے۔ ہاں کچل دینے کی صورت میں راکب پر کفارہ اور حرمان میراث بھی ہے لیکن قائد پر نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۵۰ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۳۰ جلد ۵، ہدایہ ص ۶۱۰ ج ۴، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۴۹ ج ۶، بدائع صنائع ص ۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ۵۲۳: کسی جانور پر دو آدمی سوار ہیں ایک رسی پکڑ کر آگے سے کھینچ رہا ہے اور ایک پیچھے سے ہانک رہا ہے اور اس جانور نے کسی

کوکچل کر ہلاک کردیا تو چاروں پر دیت برابر تقسیم ہوگی اور دونوں سواروں پر کفارہ بھی ہے۔(عالمگیری بحوالہ محیط ص ۵۰ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۵۹ ج ۸)

مسئلہ ۵۲۴: جانور نے شارع عام پر چلتے ہوئے گوبر یا پیشاب کردیا اس سے پھسل کر کوئی آدمی ہلاک ہوگیا تو کوئی ضمان نہیں ہے۔ کھڑے ہوئے اگر گوبر یا پیشاب کیا تب بھی یہی حکم ہے بشرط یہ کہ جانور پیشاب یا لید کے لئے کھڑا کیا تھا۔اور اگر کسی دوسرے کام سے کھڑا کیا تھا اور اس نے پیشاب یا لید کردی تو اس کے نقصان کا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص ۵۰ ج ٦، درمختار وشامی ص ۵۳۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۸ ج ۸،)

مسئلہ ۵۲۵: جانور کے چلنے سے کوئی کنکری یا گٹھلی یا گرد وغبار اڑ کر کسی کی آنکھ میں لگا یا کیچڑ وغیرہ نے کسی کے کپڑے خراب کر دیئے تو اس کا ضمان نہیں ہے اور اگر بڑا پتھر اچھل کر کسی کے لگا تو نقصان کا ضامن ہوگا۔ یہ حکم سوار اور قائد وسائق (یعنی ہانکنے والا) سب کے لئے ہے(عالمگیری ص ۵۰ ج ٦، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۵ ج ۳، درمختار وشامی ص ۵۳۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸،تبیین الحقائق ص ۱۵۰ ج ٦)

مسئلہ ۵۲٦: کسی شخص نے راستہ میں پتھر وغیرہ کوئی چیز رکھ دی تھی یا پانی چھڑک دیا تھا کوئی سوار ادھر سے گزرا۔اس کے جانور نے ٹھوکر کھائی یا پھسل گیا اور کسی آدمی پر گر پڑا جس سے وہ شخص مرگیا تو اگر سوار نے دیدہ ودانستہ وہاں سے اپنے جانور کو گزارا تو سوار ضامن ہوگا اور اگر سوار کو ان باتوں کا علم نہ تھا تو پانی چھڑکنے والا یا پتھر رکھنے والا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۵۰ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۵۹ ج ۸،مبسوط ص ۴ ج ۲۷،صنائع بدائع ص ۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ ۵۲۷: اگر کسی شخص نے مسجد کے دروازے پر اپنا جانور کھڑا کردیا تھا۔اس نے کسی کو لات ماردی تو کھڑا کرنے والا ضامن ہے اور اگر مسجد کے دروازے کے قریب جانور کے باندھنے کی کوئی جگہ مقرر ہے اس جگہ کسی نے اپنا جانور باندھ دیا یا کھڑا کردیا تھا تو اس کے کسی نقصان کا ضمان نہیں ہے،لیکن اگر اس جگہ کوئی شخص اپنے جانور کو،سوار ہوکر یا ہانک کر یا آگے سے کھینچ کر چلا رہا تھا تو چلانے والا نقصان کا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص ۵۰ ج ٦، درمختار وشامی ص ۵۳۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ ۵۲۸: نخاسہ میں کسی نے اپنے جانور کو کھڑا کیا اس نے کسی کو کوئی نقصان پہنچایا تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔(عالمگیری ص ۵۱ ج ٦، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ ۵۲۹: کسی نے میدان میں اپنا جانور کھڑا کیا تو اس کے نقصان کا ضامن کھڑا کرنے والا نہیں ہوگا لیکن میدان میں لوگوں کے چلنے سے جو راستہ بن جاتا ہے اس پر اگر کھڑا کیا تو ضامن ہوگا(عالمگیری ص ۵۰ ج ٦، قاضی خان علی الہندیہ ص

۴۵۶ ج ۳، شامی ص ۵۳۰ ج ۵، بدائع صنائع ص ۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ ۵۳۰: شارع عام پر اگر کسی نے اپنا جانور بغیر باندھے کھڑا کر دیا جانور نے وہاں سے ہٹ کر کوئی نقصان کر دیا تو ضمان نہیں ہے (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۳۱: کسی نے عام راستے میں جانور باندھ دیا اگر اس نے رسی تڑا کر اپنی جگہ سے ہٹ کر کوئی نقصان پہنچایا تو ضمان نہیں ہے اور اگر رسی نہیں تڑائی اور کوئی نقصان کیا تو ضمان ہے (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۳۲: جانور نے سوار سے سرکشی کی اور سوار نے اسے مارا یا لگام کھینچی اور جانور نے پیر یا دم سے کسی کو مارا تو سوار پر ضمان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر سوار گر پڑا اور جانور بھاگ گیا اور راستے میں کسی کو مار ڈالا تب بھی سوار پر کچھ نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۳۳: کسی نے کرائے پر گدھا لیا اور اس کو اہل مجلس کے قریب راستہ پر کھڑا کر دیا اور اہل مجلس سے سلام کلام کیا پھر اس کو چلانے کے لئے مارا یا کوئی چیز اس کے چبھو دی یا اس کو ہانکا اور اس گدھے نے کسی کو لات ماردی تو سوار ضامن ہوگا (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۳۴: سوار اپنی سواری پر جارہا تھا کسی نے سواری کو کوئی چیز چبھو دی اس نے سوار کو گرا دیا تو اگر یہ چبھونا سوار کی اجازت سے تھا تو چبھونے والا کسی نقصان کا ضامن نہیں ہے اور اگر بغیر اجازت سوار کوئی چیز چبھو دی تو چبھونے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر سواری نے چبھونے والے کو ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، درمختار و شامی ص ۵۳۴ ج ۵، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۱۰ ج ۸، ہدایہ ص ۶۱۵ ج ۴، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، مبسوط ص ۲ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۳۵: سواری کو سوار کی اجازت کے بغیر کسی نے مارا یا کوئی چیز چبھو دی جس کی وجہ سے سواری نے ہاتھ یا پیر یا جسم کے کسی حصے سے کسی شخص کو فوراً کچل کر ہلاک کر دیا تو چبھونے اور مارنے والا ضامن ہوگا سوار ضامن نہیں ہوگا اور اگر سوار کی اجازت سے ایسا کیا اور سواری نے فوراً کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو سوار اور چبھونے والے دونوں کے عاقلہ پر دیت لازم ہے اور اگر سواری نے کسی کو لات یا دم ماردی تو اس کا ضمان نہیں ہے (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، درمختار و شامی ص ۵۳۴ ج ۵، عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، فتح القدیر و عنایہ ص ۳۵۴ ج ۸، ہدایہ ص ۶۱۵ ج ۴، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، مبسوط ص ۲ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۳۶: سوار کسی غیر کی ملک میں اپنی سواری کو روکے کھڑا تھا اس نے کسی شخص کو حکم دیا کہ اس کو کوئی چیز چبھو دو۔ اس نے

چھودی اور اس کی وجہ سے سواری نے کسی کو لات ماردی تو دونوں ضامن ہوں گے اور اگر بغیر اجازت سوار ایسا کیا تھا تو چھونے والا ضامن ہوگا مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (عالمگیری از محیط ص ۵۱ ج ۶، شامی ص ۵۳۵ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸)

مسئلہ ۵۳۷: کوئی شخص جانور کو رسی پکڑ کر کھینچ رہا تھا یا پیچھے سے ہانک رہا تھا کہ کسی نے جانور کے کوئی چیز چھودی اور اس کی وجہ سے جانور نے بدک کر چلانے والے کے ہاتھ سے رسی چھڑا لی اور بھاگ پڑا اور فوراً کسی کا کچھ نقصان کر دیا تو چھونے والا ضامن ہوگا (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، شامی ص ۵۳۵ ج ۵، ہدایہ ص ۶۱۷ جلد ۴، مبسوط ص ۲ ج ۲۷، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳)

مسئلہ ۵۳۸: کسی جانور کو ایک آدمی آگے سے کھینچ رہا تھا اور دوسرا پیچھے سے چلا رہا تھا۔ ان دونوں کی اجازت کے بغیر کسی اور شخص نے جانور کو کوئی چیز چھودی جس کی وجہ سے جانور نے کسی آدمی کے لات ماردی تو چھونے والا ضامن ہوگا۔ اور اگر کسی ایک کی اجازت سے ایسا کیا تھا تو کسی پر ضمان نہیں ہے (عالمگیری ص ۵۱ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۶ ج ۳، مبسوط ص ۲ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۳۹: راستے میں کسی شخص نے کوئی چیز نصب کر دی تھی، کسی کا جانور وہاں سے گزرا اور اس چیز کے چبھنے کی وجہ سے کسی کو لات مار کر ہلاک کر دیا تو نصب کرنے والا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶، شامی ص ۵۳۵ ج ۵، ہدایہ ص ۶۱۷ ج ۴، مبسوط ص ۳ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۴۰: کسی سوار نے اپنی سواری کو راستہ میں روک رکھا تھا پھر اس کے حکم سے کسی نے سواری کو کوئی چیز چھوئی جس کی وجہ سے سواری نے اسی جگہ کسی کو ہلاک کر دیا تو دونوں ضامن ہوں گے۔ اور اگر سوار کو گرا کر ہلاک کر دیا تو اس کا خون رائیگاں جائے گا اور اگر اس چھونے کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ کر کسی کو ہلاک کر دیا تو صرف چھونے والا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶، شامی ص ۵۳۵ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۸ ج ۸)

مسئلہ ۵۴۱: کوئی سوار اپنی سواری کو راستہ پر روکے کھڑا تھا پھر اس کے حکم سے کسی نے اس کو کوئی چیز چھودی جس کی وجہ سے سواری نے اسی جگہ پر چھونے والے کو اور ایک دوسرے شخص کو ہلاک کر دیا تو اجنبی کی دیت سوار اور چھونے والے دونوں پر واجب الادا ہوگی اور چھونے والے کی آدھی دیت سوار پر ہے (عالمگیری ص ۵۲ ج ۶، شامی ص ۵۳۵ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۵۸ ج ۸)

مسئلہ ۵۴۲: کسی سوار کی سواری رک کر راستہ میں کھڑی ہوگئی۔ سوار نے یا کسی دوسرے شخص نے اس کو چلانے کے لئے کوئی چیز

چھوئی اوراس کی وجہ سے سواری نے کسی کے لات ماردی تو کوئی ضامن نہیں ہے(عالمگیری ص۵۲ ج۶، شامی ص ۵۳۵ ج۵، بحرالرائق ص۳۵۸ ج۸)

مسئلہ۵۴۳: کسی سوار نے اپنی سواری کوراستہ پرروک رکھا تھا۔ایک دوسرا شخص بھی اس پرسوار ہوگیا۔اس کی وجہ سے کسی کوجانور نے لات ماردی اور ہلاک کردیا تو دونوں نصف نصف دیت کے ضامن ہوں گے۔(عالمگیری ص۵۲ ج۶)

مسئلہ۵۴۴: کسی نے دوسرے کے جانورکوراستے پر باندھ دیااورخودغائب ہوگیا۔جانور کے مالک نے کسی کوحکم دیا کہ اس کوکوئی چیز چبھودےاوراس نے چبھودی جس کی وجہ سے جانور نے حکم دینے والےکویااورکسی اجنبی کولات مارکر ہلاک کردیا تواس کی دیت چبھونے والے پر ہےاوراگر جانورکوکھڑا کرنے والے ہی نے چبھونے کا حکم دیا تھااور جانور نے کسی کو ماردیا تو چبھونے والے اورحکم دینے والے دونوں پرنصف نصف دیت ہے(عالمگیری ص۵۲ ج۶، بحرالرائق ۳۵۸ ج۸)

مسئلہ۵۴۵: کسی شخص نے راستہ پر پتھر رکھ دیا تھااس سے بدک کر جانور جونقصان کرے گا اس کے احکام وہی ہیں جو چبھونے والے کے ہیں۔یعنی پتھر رکھنے والا چبھونے والے کے حکم میں ہے۔(عالمگیری ص۵۲ ج۶، مبسوط ص۴ ج۲۷)

مسئلہ۵۴۶: کسی نے اپنا گدھا چھوڑ دیا۔اس نے کسی کی کھیتی کونقصان پہنچایا تو اگر مالک نے اس کوخود کھیت میں لے جاکر چھوڑا ہے تو مالک ضامن ہوگا۔اوراگر مالک ساتھ نہیں گیا لیکن گدھا کھولنے کے فوراً بعد سیدھا چلا گیا۔داہنے بائیں مڑا نہیں یا مڑا تو صرف اس وجہ سے کہ راستہ صرف اسی طرف مڑتا تھا تب بھی مالک ضامن ہوگا۔اوراگر کھولنے کے بعد کچھ دیر کھڑا رہا پھر کھیت میں گیا۔یا اپنی مرضی سے کسی طرف مڑ کر کھیت میں چلا گیا تو مالک نقصان کا ضامن نہیں ہے (عالمگیری ص۵۲ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۵ ج۳، شامی و درمختار ص۵۳۷ ج۵، ہدایہ ص۶۱۴ ج ۴، عنایہ ص۳۵۰ ج۸)

مسئلہ۵۴۷: اگرکسی نے جانورکوآبادی سے باہر کر کے اپنے کھیت کی طرف ہانک دیا۔راستہ میں اس جانور نے کسی دوسرے کی زراعت کونقصان پہنچایا تو اگر راستہ صرف یہی تھا تو ضامن ہوگا اور اگر چند راستے تھے تو ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۵۲ ج۶)

مسئلہ۵۴۸: باڑہ سے نکل کر جانورخود باہر چلا گیا یا مالک نے چراگاہ میں چھوڑا تھا مگر وہ کسی اور کے کھیت میں گھس گیا اور کوئی نقصان کردیا تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔(عالمگیری ص۵۲ ج۶)

مسئلہ۵۴۹: پالتو بلی اور کتا اگرکسی کے مال کا نقصان کردے تو مالک ضامن نہیں ہے۔شکاری پرندہ کا بھی حکم یہی ہے اگرچہ

چھوڑنے کے فورا بعد کوئی نقصان کردے۔(عالمگیری از سراج الوہاج ص۵۲ ج ۶، درمختار وشامی ص۵۳۴ ج ۵، بحرالرائق ص۳۵۹ ج ۸، بدائع صنائع ص۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ ۵۵۰ (الف): اگر کسی شخص نے اپنا کتا کسی کی بکری پر چھوڑ دیا مگر کتا کچھ دیر ٹھہر کر اس پر حملہ آور ہوا اور بکری کو ہلاک کر دیا تو ضمان نہیں ہے۔ اگر چھوڑنے کے فوراً بعد حملہ کیا تو ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص۵۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۵ ج ۳)

مسئلہ ۵۵۰ (ب): اگر کسی آدمی پر کتے کو چھوڑ دیا اور اس نے فوراً اس کو قتل کر دیا یا اس کے کپڑے پھاڑ دیئے یا کاٹ کھایا تو چھوڑنے والا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص۵۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۵ ج ۳)

مسئلہ ۵۵۱: کسی کا کٹ کھنا کتا ہے اور گزرنے والوں کو ایذا دیتا ہے تو اہل محلّہ کو حق ہے کہ اس کو ماردیں اور اگر مالک کو تنبیہ کرنے کے بعد اس کتے نے کسی کا کچھ نقصان کیا تو مالک ضامن ہوگا۔ ورنہ نہیں۔(عالمگیری ص۵۲ ج ۶، بحرالرائق ص۳۶۳ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۵۲ ج ۶)

مسئلہ ۵۵۲: کسی نے کتا جانور پر چھوڑا اور مالک ساتھ نہ گیا۔ کتے نے کسی انسان کو ہلاک کر دیا تو مالک ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۵۲ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۵ ج ۳، بحرالرائق ص۳۶۲ ج ۸)

مسئلہ ۵۵۳: کسی نے اپنے مست اونٹ کو دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت داخل کر دیا اور اس گھر میں دوسرا اونٹ بھی تھا جس کو مست اونٹ نے مار ڈالا تو ضامن ہوگا اور اگر صاحب خانہ کی اجازت سے داخل کیا تھا تو ضمان نہیں ہے۔(عالمگیری ص۵۲ ج ۶، شامی ص۵۳۷ ج ۵)

مسئلہ ۵۵۴: اونٹوں کی قطار کو آگے سے چلانے والا پوری قطار کے نقصان کا ضامن ہوگا۔ خواہ کتنی ہی بڑی قطار ہو جب کہ پیچھے سے کوئی ہانکنے والا نہ ہو اور اگر پیچھے سے ہانکنے والا بھی ہو تو دونوں ضامن ہوں گے اور اگر قطار کے درمیان میں تیسرا ہانکنے والا بھی ہے جو قطار کے برابر برابر چل کر ہانک رہا ہے اور کسی کی نکیل کو پکڑے ہوئے نہیں ہے تو تینوں ضامن ہوں گے۔(عالمگیری ص۵۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۶ ج ۳، درمختار وشامی ص۵۳۳ ج ۵، ہدایہ ص۶۱۳ ج ۴، بحرالرائق ص۳۵۹ ج ۸، مبسوط ص۳ ج ۲۷، تبیین الحقائق ص۱۵۱ ج ۶)

مسئلہ ۵۵۵: اگر ایک آدمی نکیل پکڑ کر قطار کے آگے چل رہا ہے اور دوسرا قطار کے درمیان میں کسی اونٹ کی نکیل پکڑ کر چل رہا ہے تو درمیان والے سے پیچھے کے اونٹوں کے نقصان کا ضمان صرف درمیان والے پر ہے اور درمیان والے سے آگے کے اونٹوں کے نقصان کا ضمان دونوں پر ہے اور اگر یہ دونوں جگہ بدلتے رہتے ہیں یعنی کبھی درمیان والا آگے اور

آ گے والا درمیان میں آ جاتے ہیں تو ہر صورت میں نقصان کا ضمان دونوں پر ہوگا۔(عالمگیری ص۵۳ ج ٦، درمختار و شامی ص۵۳۳ ج۵،مبسوط ص۳ ج ۲۷)

مسئلہ۵۵٦: ایک شخص قطار کے آ گے آ گے نکیل پکڑ کر چل رہا ہے اور دوسرا قطار کے درمیان میں نکیل پکڑ کر اپنے پیچھے والے اونٹوں کو چلا رہا ہے مگر اپنے آ گے والوں کو ہانک نہیں رہا ہے تو درمیان والا پچھلے اونٹوں کے نقصان کا ضامن ہے اور اس سے آ گے کے اونٹوں کے نقصان کا ضمان اگلے نکیل پکڑنے والے پر ہے۔(عالمگیری ص۵۳ ج ٦،بحرالرائق ص۳۵۹ ج ۸)

مسئلہ۵۵۷: قطار کے درمیان میں کسی اونٹ پر کوئی شخص سوار تھا لیکن کسی کو ہانک نہیں رہا تھا تو اپنے سے اگلے اونٹوں کے ضمان میں وہ شریک نہیں ہوگا۔لیکن اپنی سواری اور اپنے سے پچھلے اونٹوں کے نقصان میں شریک ہوگا جب کہ پچھلے اونٹ کی نکیل اس کے ہاتھ میں ہو۔اور اگر یہ اپنے اونٹ پر سور ہا تھا یا صرف بیٹھا ہوا تھا اور نہ کسی اونٹ کو ہانک رہا تھا نہ کھینچ رہا تھا تو اپنے سے پچھلے اونٹوں کے نقصان کا بھی ضامن نہیں ہوگا۔صرف اپنی سواری کے اونٹ سے ہونے والے نقصان کے ضمان میں شریک ہوگا۔(عالمگیری ص۵۳ ج٦،بحرالرائق ص۳۵۹ ج ۸،مبسوط ص۴ ج ۲۷)

مسئلہ۵۵۸: ایک شخص قطار کے آ گے نکیل پکڑ کر چل رہا ہے اور دوسرا پیچھے سے ہانک رہا ہے اور تیسرا آدمی درمیان میں کسی اونٹ پر سوار ہے اور سوار کے اونٹ نے کسی انسان کو ہلاک کر دیا تو تینوں ضامن ہوں گے اور اسی طرح راکب سے پیچھے کے اونٹ نے اگر کسی کو ہلاک کر دیا تو بھی تینوں ضامن ہوں گے اور اگر سوار سے آ گے کے کسی اونٹ نے کسی کو ہلاک کر دیا تو صرف ہانکنے والا اور آ گے سے چلانے والے پر ضمان ہے سوار پر نہیں(عالمگیری ص۵۳ ج٦ از محیط)

مسئلہ۵۵۹: ایک شخص اونٹوں کی قطار کو آ گے سے چلا رہا تھا یا روکے کھڑا تھا کہ کسی نے اپنے اونٹ کی نکیل کو اس قطار میں اس کی اطلاع کے بغیر باندھ دیا اور اس اونٹ نے کسی شخص کو ہلاک کر دیا تو اس کی دیت آ گے سے چلانے والے کے عاقلہ پر ہوگی۔اور اس کے عاقلہ باندھنے والے کے عاقلہ سے واپس لیں گے اور اگر آ گے والے کو باندھنے کا علم تھا تو باندھنے والے کے عاقلہ سے دیت واپس نہیں لیں گے (عالمگیری ص۵۳ ج ٦، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵٦ ج ۳، درمختار و شامی ص۵۳۳ ج ۵، ہدایہ ص٦۱۲ ج ۴،عنایہ ص۳۵۰ ج ۸،مبسوط ص۴ ج ۲۷، بحرالرائق ص۳٦۱ ج ۸،تبیین الحقائق ص۱۵۲ ج ٦)

مسئلہ۵٦۰: کسی کا جانور دن یا رات میں رسی تڑا کر بھاگا اور کسی مال یا جان کا نقصان کر دیا تو جانور کا مالک ضامن نہیں ہوگا (عالمگیری از ہدایہ ص۵۳ ج ٦،قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳، ہدایہ ص٦۱۵ ج ۴، فتح القدیر و عنایہ ص۳۵۱ ج ۸)

مسئلہ۵۶۱: کسی نے رات کے وقت اپنے کھیت میں دو بیل پائے اور یہ گمان کیا کہ اپنے گاؤں والوں کے ہیں اور وہ ان کو پکڑ کر اپنے مویشی خانے میں لے جانے لگا کہ ان میں سے ایک بھاگ گیا اور دوسرے کو اس نے باندھ دیا۔ اس کے بعد بھاگنے والے کو تلاش کیا مگر نہ ملا اور درحقیقت یہ دونوں بیل کسی دوسرے گاؤں والے کے تھے، چنانچہ بیلوں کے مالک نے آ کر اپنے گم شدہ بیل کا ضمان طلب کیا تو اگر بیل پکڑنے والے کی نیت پکڑتے وقت لوٹانے کی نہ تھی تو ضامن ہوگا اور اگر نیت یہ تھی کہ مالک جب آئے گا تو واپس کر دوں گا لیکن اپنے اس ارادے پر اس کو گواہ بنانے کا موقع نہیں ملا تو ضامن نہیں ہوگا (عالمگیری از قاضی خان ص۵۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳، بحرالرائق ص۳۵۳ ج ۸)

مسئلہ۵۶۲: اور اگر وہ بیل اسی گاؤں والوں کے تھے اور اس نے صرف اپنی کھیتی سے ان کو نکال دیا اور کچھ نہ کیا تو بیل کے گم ہو جانے کی صورت میں یہ ضامن نہیں ہوگا اور اگر اس نے کھیت سے نکال کر کسی طرف کو ہانک دیا تھا تو یہ ضامن ہوگا (عالمگیری ص۵۳ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳)

مسئلہ۵۶۳: کسی نے اپنی کھیتی میں کسی کا جانور پایا اور اس کو اپنے کھیت سے نکال دیا اور کسی طرف کو ہانکا نہیں۔ اس جانور کو کسی درندے نے پھاڑ کھایا تو کھیت والا ضامن نہیں ہے اور اگر کھیت سے نکال کر کسی طرف کو ہانک دیا تھا تو ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص۵۴ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳، شامی ص۵۳۸ ج ۵، بحرالرائق ص۳۶۰ ج ۸)

مسئلہ۵۶۴: کسی نے اپنے کھیت میں کسی کا جانور پایا اس کو ہانکتا ہوا لے چلا تاکہ مالک کے سپرد کر دے۔ راستہ میں جانور ہلاک ہو گیا یا اس کا پیر ٹوٹ گیا تو یہ ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص۵۴ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳)

مسئلہ۵۶۵: کسی نے اپنی چراگاہ میں دوسرے کے جانور کو دیکھا اور اس کو اتنی دور تک ہانکا کہ وہ اس کی چراگاہ سے باہر نکل جائے اس اثناء میں اگر جانور ہلاک ہو جائے یا اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۵۴ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳)

مسئلہ۵۶۶: کوئی کاشت کار اپنے کھیت میں رہتا تھا۔ اس نے کسی چرواہے سے بکری مانگ لی تاکہ رات میں اس کے پاس رہے اور اس کا دودھ دوھ لیا کرے۔ کاشت کار ایک رات سو رہا تھا کہ اس کی بکری نے پڑوسی کے کھیت میں جا کر نقصان کر دیا تو کوئی ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۵۴ ج ۶)

مسئلہ۵۶۷: کسی کے جانور نے کھیت یا باغ میں گھس کر کسی کا کچھ نقصان کر دیا کھیت والے نے پکڑ کر جانور کو باندھ دیا اور جانور ہلاک ہو گیا تو یہ جانور کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ (عالمگیری ص۵۴ ج ۶)

مسئلہ ۵۶۸: کسی نے اپنا جانور کسی دوسرے کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر گھسیڑ دیا اور گھر والا اس کو باہر نکال رہا تھا کہ جانور ہلاک ہوگیا تو ضامن نہیں ہوگا۔(عالمگیری ص۵۴ ج ۶)

مسئلہ ۵۶۹: کسی نے دوسرے کے مکان میں اس کی اجازت کے بغیر کپڑا رکھ دیا تھا۔ مالک مکان نے کپڑے والے کی عدم موجودگی میں کپڑا نکال کر باہر پھینک دیا اور کپڑا ضائع ہوگیا تو یہ کپڑے کی قیمت کا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص۵۴ ج۶)

مسئلہ ۵۷۰: کوئی شخص اپنے گدھے پر لکڑی لادے جا رہا تھا اور بچو بچو کہہ رہا تھا اس کے آگے ایک شخص چل رہا تھا اس نے اس کی آواز کو نہیں سنا یا سنا مگر اس کو اتنا موقع نہ ملا کہ کسی طرف کو بچ جائے تو گدھے پر لادی ہوئی لکڑی سے اگر اس کا کپڑا پھٹ جائے تو گدھے والا ضامن ہے اور اگر وہ بچ سکتا تھا اور سننے کے باوجود نہ بچا تو گدھے والا ضامن نہیں ہے۔ (عالمگیری ص۵۴ ج ۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳، بحرالرائق ص۳۵۷ ج ۸)

مسئلہ ۵۷۱: کسی نے دوسرے کے حلال یا حرام جانور کا ہاتھ یا پیر کاٹ دیا تو کاٹنے والا جانور کی قیمت کا ضامن ہے اور مالک کو یہ حق نہیں ہے کہ جانور کو اپنے پاس رکھے اور نقصان کا ضمان لے لے (عالمگیری ص۵۴ ج ۶)

مسئلہ ۵۷۲: کسی نے راستہ پر سانپ ڈال دیا جس جگہ ڈالا تھا اسی جگہ پر سانپ نے کسی کو ڈس لیا تو سانپ ڈالنے والا ضامن ہوگا اور اگر اس جگہ سے ہٹ کر ڈسا تو ضامن نہیں ہوگا۔(قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۵ ج ۳، بدائع صنائع ص۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ ۵۷۳: راستے پر چلتے ہوئے جانور نے گوبر یا پیشاب کیا یا منہ سے لعاب گرایا یا اس کا پسینہ بہا اور کسی کو لگ گیا یا کسی کی کوئی چیز گندی کر دی تو جانور کا سوار ضامن نہیں ہوگا۔(قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۵ ج ۳، بدائع صنائع ص۲۷۲ ج ۷)

مسئلہ ۵۷۴: کسی نے شارع عام پر لکڑی، پتھر یا لوہا وغیرہ کوئی چیز رکھ دی۔ وہاں سے کوئی شخص اپنا جانور ہانکتے ہوئے گزرا اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر جانور ہلاک ہوگیا تو رکھنے والا ضامن ہوگا۔(قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۷ ج ۳)

مسئلہ ۵۷۵: کوئی شخص اپنا جانور ہانک رہا تھا اور جانور کی پیٹھ پر لدا ہوا سامان یا چار جامہ یا زین یا لگام کسی شخص پر گر پڑی جس سے وہ ہلاک ہوگیا تو ہانکنے والا ضامن ہوگا۔(شامی و درمختار ص۵۳۳ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۶ ج ۳، ہدایہ ص۶۱۳ ج ۴، عنایہ ص۳۴۹ ج ۸، بحرالرائق ص۳۵۹ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۵۱ ج ۶، مبسوط ص۴ ج ۲۷)

مسئلہ ۵۷۶: اندھے کو ہاتھ پکڑ کر کوئی شخص چلا رہا تھا اور اس اندھے نے کسی کو کچل کر ہلاک کر دیا تو اندھا ضامن ہوگا۔ چلانے والا ضامن نہیں ہوگا۔(شامی ص۵۳۵ ج ۵)

مسئلہ۵۷۷: کوئی شخص اپنے گدھے پرلکڑیاں لادکر لے جارہا تھااور ہٹوبچونہیں کہہ رہا تھا۔یہ گدھا راہ گیروں کے پاس سے گزرااور کسی کا کپڑاوغیرہ پھاڑ دیا تو گدھے والا ضامن ہوگا۔اوراگر راہ گیروں نے گدھے کوآتے دیکھا تھااور بچنے کا موقع بھی ملا تھامگرنہ بچے تو گدھے والا ضامن نہ ہوگا۔(شامی ۵۳۸ ج ۵)

مسئلہ۵۷۸: ایک شخص نے اپنا گدھا کسی ستون سے باندھ دیا تھا پھر دوسرے آدمی نے بھی اپنا گدھا وہیں باندھ دیا پہلے والے گدھے کو دوسرے گدھے نے کاٹ کھایا تو ان دونوں کو اگر اس جگہ باندھنے کا حق حاصل تھا تو ضمان نہیں ہے۔ورنہ دوسرے گدھے والا ضامن ہوگا۔(شامی ص۵۳۸ ج۵)

متفرقات

مسئلہ۱: دوآدمی رسہ کشی کررہے تھے کہ درمیان سے رسی ٹوٹ گئی اور دونوں گدی کے بل گرکر مر گئے تو دونوں کا خون رائیگاں جائے گااوراگر منہ کے بل گرکر مرے تو ہرایک کی دیت دوسرے کے عاقلہ پر ہے۔اوراگرایک منہ کے بل گرکر مرااوردوسرا گدی کے بل گرکر مرا تو گدی کے بل گرنے والے کا خون رائیگاں جائے گااورمنہ کے بل گرنے والے کی دیت گدی کے بل گرنے والے کے عاقلہ پر ہے(درمختاروشامی ص۵۳۲ ج ۵،بحرالرائق ص۳۶۰ ج ۸، تبیین الحقائق ص۱۵۱ ج ۶،بدائع نائع ص۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ۲: دوآدمی رسہ کشی کررہے تھے کہ کسی شخص نے درمیان سے رسی کاٹ دی اور دونوں رسہ کش گدی کے بل گرکر مرگئے تو دونوں کی دیت رسی کاٹنے والے کے عاقلہ پر ہے(درمختاروشامی ص۵۳۲ ج ۵،بحرالرائق ص۳۶۰ ج ۸،تبیین الحقائق ص۱۵۱ ج ۶،بدائع صنائع ص۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ۳: کسی شخص نے کسی کے پرندے یا بکری یا بلی،یا کتے کی ایک آنکھ پھوڑ دی تو آنکھ کی وجہ سے قیمت کےنقصان کا ضامن آنکھ پھوڑنے والا ہوگا۔اوراگر دونوں آنکھیں پھوڑ دیں تو جانور کے مالک کواختیار ہے کہ چاہےتو نقصان وصول کر لےاور چاہےتو آنکھ پھوڑنے والےکوجانوردے کر پوری قیمت وصول کرلے(درمختاروشامی ص۵۳۵ ج ۵)

مسئلہ۴: کسی کےاونٹ،گائے،گدھا،گھوڑا،خچر،بھینس یعنی باربرداری سواری،اورکاشت کاری کے جانورنریامادہ کی ایک آنکھ پھوڑنے کی صورت میں چوتھائی قیمت کا ضامن آنکھ پھوڑنے والا ہوگا۔اوردونوں آنکھوں کو پھوڑنے کی صورت میں مالک کواختیار ہے کہ چاہےتو جانورآنکھ پھوڑنے والے کو دے کر پوری قیمت وصول کرے اور چاہے تو دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے قیمت میں جونقصان آیا ہے وہ وصول کرےاور جانوراپنے پاس رکھے(درمختاروشامی ص۵۳۶ ج ۵،ہدایہ وفتح القدیروعنایہ ص۳۵۲ ج ۸،بحرالرائق ص۳۶۳ ج ۸،تبیین الحقائق ص۱۵۳

ج٦)

مسئلہ۵: دوسوار یا پیدل چلنے والے آپس میں ٹکرا کر مر گئے اگر یہ حادثہ خطاء ہوا تھا تو ہر ایک کے عاقلہ پر دوسرے کی دیت ہے (ہدایہ فتح القدیر ص ۳۴۸ ج ۸، بحرالرائق ص ۳۵۹ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۰ ج ٦، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷، عالمگیری ۸۷ ج ٦، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳)

مسئلہ٦: کسی شخص نے اپنی ملک میں شہد کی مکھیوں کا چھتہ لگایا۔ ان مکھیوں نے دوسرے لوگوں کے انگور یا دوسرے پھل کھا لئے تو چھتہ والا اس کا ضامن نہیں ہوگا اور چھتہ والے کو اس پر مجبور بھی نہیں کیا جائے گا کہ وہ چھتہ کو وہاں سے ہٹا دے۔ (درمختار وشامی ص ۵۳۷ ج ۸)

مسئلہ۷: کسی شخص نے دوسرے کی ملک میں لمبی رسی سے اپنے جانور کو باندھ دیا تھا جانور نے بندھے بندھے خود پھاند کر کسی کا کچھ نقصان کر دیا تو باندھنے والا ضامن ہوگا۔ (بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸، بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷)

مسئلہ۸: جنایت بہائم میں یہ قاعدہ ہے کہ جب جانور اپنی جگہ اور اسی حالت پر رہا جس پر کھا کرنے والے نے کھڑا کیا تھا تو مالک اس کے ہر نقصان کا ضامن ہوگا۔ اور اگر جانور نے وہ جگہ اور حالت بدل لی تو مالک اس کے کسی نقصان کا ضامن نہیں ہے۔ (بحرالرائق ص ۳۵۷ ج ۸)

مسئلہ۹: کسی شخص نے کسی کو درندے کے آگے پھینک دیا اور درندے نے اس کو پھاڑ کھایا تو پھینکنے والے پر دیت نہیں لیکن اس کو تعزیر کی جائے گی اور توبہ کرنے تک قید میں رکھا جائے گا۔ (بحرالرائق ص ۳٦۲ ج ۸، تبیین الحقائق ص ۱۵۳ ج ٦)

مسئلہ۱۰: اگر کوئی شخص کسی آدمی پر سانپ وغیرہ ڈال دے اور وہ اس کو کاٹ لے تو یہ ضامن ہوگا۔ (مبسوط ص ۵ ج ۲۷)

مسئلہ۱۱: کوئی شخص کسی کے گھر میں گیا اجازت سے گیا ہو یا بلا اجازت اور صاحب خانہ کے کتے نے اس کو کاٹ کھایا تو صاحب خانہ ضامن نہیں ہے (بدائع صنائع ص ۲۷۳ ج ۷، مبسوط ص ۵ ج ۲۷)

باب القسامتہ

مسئلہ۱: قسامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ مقتول پایا جائے اور قاتل کا پتہ نہ ہو اور اولیائے مقتول اہل محلّہ پر قتل عمد یا قتل خطا کا دعوی کریں اور اہل محلّہ انکار کریں تو اس محلے کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ نہ ہم نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں اور یہ قسم کھانے والے عاقل بالغ آزاد مرد ہوں۔ (ہندیہ ص ۷۷ ج ٦، شامی ص ۵۴۹ ج ۵)

قسامت واجب ہونے کے لئے چند شرائط ہیں:۔

(۱) مقتول کے جسم پر زخم یا ضرب کے نشانات یا گلا گھونٹنے کی علامات پائی جائیں یا ایسی جگہ سے خون بہے جہاں سے عادتاً نہیں نکلتا۔ مثلاً آنکھ، کان۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۲ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۷۱ ج۶، بحرالرائق ص۳۹۲ ج ۸)

(۲) قاتل کا پتہ نہ ہو۔ (فتح القدیر ص۳۹۰ ج۸، مبسوط ص۱۱۴ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۸۷ ج۷)

(۳) مقتول انسان ہو۔ (بدائع صنائع ص۲۸۸ ج۷)

(۴) مقتول کے اولیاء دعویٰ کریں۔ (بدائع صنائع ص۲۸۹ ج۷)

(۵) اہل محلّہ قتل کرنے کا انکار کریں۔ (عالمگیری ص۷۷ ج۶، شامی ص۵۴۹ ج۵)

(۶) مدعی قسامت کا مطالبہ کرے۔ (بدائع صنائع ص۲۸۹ ج۷)

(۷) جس جگہ مقتول پایا گیا وہ کسی شخص کی ملکیت ہو یا کسی کے قبضے میں ہو یا محلّہ میں پایا جائے یا آبادی کے اتنا قریب پایا جائے کہ وہاں کی آواز بستی میں سنی جاسکے۔ (شامی ص۵۵۳ ج۵، عالمگیری ص۸۰ ج۶)

(۸) مقتول زمین کے مالک یا قابض کا مملوک نہ ہو۔ (ہندیہ ص۷۷ ج۶، شامی ص۵۴۹ ج۵، بدائع صنائع ۲۸۷ ج۷، مبسوط ص۱۰۶ ج۲۶، فتح القدیر وعنایہ ص۳۸۴ ج۸، بحرالرائق ص۳۹۱ ج۸)

مسئلہ۲: اگر کسی جگہ ایسا مردہ پایا جائے کہ اس پر ضرب کا کوئی نشان نہ ہو، یا اس کے منہ یا ناک یا پیشاب و پاخانہ کے مقام سے خون بہہ رہا ہو یا اس کے گلے میں سانپ لپٹا ہوا ہو تو وہاں کے لوگوں پر قسامت و دیت کچھ نہیں ہے۔ (درمختار و شامی ص۵۵۱ ج۵)

مسئلہ۳: قسامت کا حکم یہ کہ اگر مقتول کے اولیاء نے قتل عمد کا دعویٰ کیا ہے اور اہل محلّہ نے قسم کھائی کہ نہ انھوں نے قتل کیا ہے نہ ان کو قاتل کا علم ہے تو اہل محلّہ پر دیت لازم ہوگی اور اگر اولیائے مقتول نے قتل خطا کا دعوی کیا ہے اور اہل محلّہ نے قسم کھالی تو اہل محلّہ کے عاقلہ پر دیت لازم ہوگی جس کو وہ لوگ تین سال میں ادا کریں گے اور انکار کی صورت میں ان کو قید کیا جائے گا۔ حتی کہ قسم کھائیں۔ (درمختار و شامی ص۵۵۰ ج۵، ملتقی الابحر ص۶۶۸ ج۲، فتح القدیر ص۳۸۸ ج۸)

مسئلہ۴: کسی محلّہ میں مقتول پایا جائے اور اس کے اولیاء، تمام یا بعض اہل محلّہ پر دعویٰ کریں کہ انھوں نے اس کو عمداً یا خطاءً قتل کیا ہے اور اہل محلّہ انکار کریں تو ان میں سے پچاس آدمیوں سے اس طرح قسم لی جائے گی کہ ہر آدمی اللہ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے نہ میں قاتل کو جانتا ہوں۔ اگر وہاں کی آبادی میں پچاس سے زیادہ مرد ہیں

توان میں سے پچاس کے انتخاب کا حق مقتول کے اولیاء کو ہے۔ اگر پچاس سے کم مرد ہیں تو ان سے قسم کی تکرار کرا کر پچاس کے عدد کو پورا کیا جائے گا۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۱ ج ۳، عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸، فتح القدیر وعنایہ ص ۳۸۴ ج ۸)

مسئلہ۵: مدعی سے اس بات کی قسم نہیں لی جائے گی کہ اہل محلّہ نے قتل کیا ہے۔ خواہ ظاہری حالات مدعی کی تائید میں ہوں مثلاً مقتول اور اہل محلّہ کے درمیان کھلی دشمنی تھی یا ظاہری حالات مدعی کی تائید میں نہ ہوں۔ مثلاً مقتول اور اہل محلّہ کے درمیان کھلی عداوت کا کوئی ثبوت نہ ہو۔ (عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸)

مسئلہ۶: اگر اولیائے مقتول یہ دعویٰ کریں کہ اہل محلّہ میں سے فلاں فلاں اشخاص نے قتل کیا ہے۔ یا بغیر معین کئے یوں کہیں کہ اہل محلّہ میں سے بعض لوگوں نے قتل کیا ہے، جب بھی قسامت و دیت کا وہی حکم ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ (عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۰ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸)

مسئلہ۷: اگر ولی مقتول نے یہ دعویٰ کیا کہ اہل محلّہ کے غیر کسی شخص نے قتل کیا ہے تو اہل محلّہ پر قسامت و دیت کچھ نہیں ہے بلکہ مدعی سے گواہ طلب کئے جائیں گے۔ اگر گواہ پیش کر دیئے تو اس کا دعویٰ ثابت ہو جائے گا اور اگر گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے ایک مرتبہ قسم لی جائے گی۔ (عالمگیری ص ۷۷ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۲ ج ۸، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳، مبسوط ص ۱۱۵ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۹۵ ج ۷)

مسئلہ۸: اولیائے مقتول کو یہ اختیار ہے کہ جس خاندان کے درمیان مقتول پایا جائے اس خاندان کے یا جس محلّہ میں پایا جائے تو اس محلے کے صالحین کو قسم کھانے کے لئے منتخب کریں، اگر صالحین کی تعداد پچاس سے کم ہو تو وہ باقی لوگوں میں سے منتخب کر کے پچاس پورے کرلیں۔ ولی کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ ان میں سے جوانوں کو یہ فساق کو قسم کھانے کے لئے منتخب کرلیں۔ یہ اختیار صرف ولی کو ہے امام کو نہیں ہے (عالمگیری ص ۷۸ ج ۶، شامی ص ۵۵۰ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۱ ج ۳، مبسوط ص ۱۱۰ ج ۲۶)

مسئلہ۹: قسامت میں بچہ اور پاگل اور عورت اور غلام داخل نہیں ہیں لیکن اندھا اور محدود فی القذف اور کافر قسامت میں داخل ہیں۔ (عالمگیری ص ۷۸ ج ۶، درمختار وشامی ص ۵۵۱ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸)

مسئلہ۱۰: جس جگہ مقتول کا پورا جسم یا جسم کا اکثر حصہ یا نصف حصہ بشرط یہ کہ اس کے ساتھ سر بھی پایا جائے تو اس جگہ کے لوگوں پر قسامت و دیت ہے۔ اور اگر لمبائی میں سے چرا ہوا نصف پایا جائے یا بدن کا نصف سے کم حصہ پایا جائے۔ اگر چہ

عرضاً ہواوراس کے ساتھ سر بھی ہو یا صرف ہاتھ یا پیر یا سر پایا جائے تو قسامت و دیت کچھ نہیں ہے۔(درمختار و شامی ص ۵۴۹ ج ۵، قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۵۳ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۷۲ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۹۲ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۹۰ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۶ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۸۸ ج ۷)

مسئلہ ۱۱: اگر کسی محلے میں کوئی مردہ بچہ تام الخلقت یا ناقص الخلقت پایا جائے اور اس پر ضرب کے کچھ نشانات نہ ہوں تو اہل محلّہ پر کچھ نہیں ہے اور اگر ضرب کے نشانات ہوں اور بچہ تام الخلقت ہو تو قسامت و دیت واجب ہے اور اگر ناقص الخلقت ہو تو کچھ نہیں ہے۔(عالمگیری ص ۸۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۲ ج ۵، قاضی خان ص ۴۵۳ ج ۳، تبیین الحقائق ص ۱۷۲ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۹۴ ج ۸، فتح القدیر ص ۳۹۱ ج ۸)

مسئلہ ۱۲: اگر کسی کے مکان میں مقتول پایا جائے اور صاحب خانہ کے عاقلہ بھی وہاں موجود ہوں تو قسامت میں سب شریک ہوں گے اور اگر اس کے عاقلہ وہاں موجود نہ ہوں تو گھر والا ہی پچاس مرتبہ قسم کھائے گا اور دیت دونوں صورتوں میں عاقلہ پر ہوگی۔(عالمگیری ص ۸۷ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۵ ج ۵، بحرالرائق ص ۳۹۴ ج ۸)

مسئلہ ۱۳: اگر کسی محلّہ میں مقتول پایا جائے اور اہل محلّہ دعویٰ کریں کہ محلّہ کے باہر کے فلاں شخص نے اس کو قتل کیا ہے اور اس محلے کے باہر کے دو گواہ بھی اس پر شہادت دیں تو اہل محلّہ قسامت و دیت سے بری ہو جائیں گے۔ ولی مقتول نے یہ دعوی کیا ہو یا نہ کیا ہو۔(عالمگیری ص ۷۹ ج ۶)

مسئلہ ۱۴: اگر ولی مقتول دعوی کرے کہ جس محلے میں مقتول پایا گیا ہے اور اس محلے کے باہر رہنے والے فلاں شخص نے اس کے آدمی کو قتل کیا ہے تو ولی کو اپنا دعوی گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا۔ ورنہ مدعی علیہ سے ایک مرتبہ قسم لی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھالے تو بری الذمہ ہو جائے گا اور اگر قسم سے انکار کرے اور دعویٰ قتل خطا کا ہو تو دیت لازم ہوگی اور اگر دعویٰ قتل عمد کا تھا تو قید کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ قتل کا اقرار کرے یا قسم کھائے یا بھوکا مر جائے (درمختار ص ۵۲۲ ج ۵)

مسئلہ ۱۵: کسی محلّہ یا قبیلے میں کوئی شخص زخمی کیا گیا۔ وہاں سے وہ زخمی حالت میں دوسرے محل میں منتقل کیا گیا اور اسی وجہ صاحب فراش رہ کر مر گیا تو قسامت اور دیت پہلے محلے والوں پر ہے۔(عالمگیری ص ۷۹ ج ۶، درمختار و شامی ص ۵۵۸ ج ۵، تبیین الحقائق ص ۱۷۶ ج ۶، بحرالرائق ص ۳۹۴ ج ۸، مبسوط ص ۱۱۸ ج ۲۶، بدائع صنائع ص ۲۸۸ ج ۷)

مسئلہ ۱۶: اگر تین مختلف قبائل کے لوگوں کو کوئی خطہ زمین الاٹ کیا گیا وہاں انھوں نے مکانات یا مسجد بنائی اور اس آبادی یا مسجد

میں کوئی مقتول پایا گیا تو دیت تین قبیلوں پر لازم ہوگی۔ ہر قبیلے پر ایک تہائی اگر چہ ان کے افراد کی تعداد کم وبیش ہو۔ یہاں تک کہ اگر کسی قبیلے کا صرف ایک ہی شخص ہو تو اس پر بھی ایک تہائی دیت لازم ہوگی اور یہ دیت ان سب کے عاقلہ ادا کریں گے (عالمگیری ص۷۹ ج۶)

مسئلہ۱۷: اگر کسی بازار یا مسجد میں کوئی مقتول پایا جائے اور وہ مسجد یا بازار کسی خاص قبیلے کی ملکیت ہو تو قسامت و دیت ان پر لازم ہوگی۔ اور اگر وہ مسجد و بازار حکومت کی ملک میں ہیں تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (عالمگیری ص۷۹ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۲ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۷۴ ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۶ ج۵، بحرالرائق ص۳۹۶ ج۸، مبسوط ص۱۱۸ ج۲۶، صنائع بدائع ص۲۹۰ ج۷)

مسئلہ۱۸: اگر شارع عام پر یا پل پر مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی (عالمگیری ص۸۰ ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۶ ج۵، بحرالرائق ص۳۹۷ ج۸، بدائع صنائع ص۲۹۰ ج۷)

مسئلہ۱۹: مسجد حرام یا میدان عرفات میں اژدہام کے بغیر کوئی مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بھی قسامت کے بغیر بیت المال سے ادا کی جائے گی (عالمگیری ۸۰ ج۶)

مسئلہ۲۰: اگر کسی ایسی زمین یا مکان میں مقتول پایا جائے جس کو معین لوگوں پر وقف کیا گیا تھا تو قسامت و دیت انہی لوگوں پر ہے جن پر وقف کیا گیا ہے اور اگر مسجد پر وقف کیا گیا تھا تو اس کا حکم مقتول فی المسجد کا ہے (عالمگیری ص۸۰ ج۶ از محیط سرخسی، تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶، درمختار و شامی ص۵۶۰ ج۵، بحرالرائق ص۳۹۷ ج۸)

مسئلہ۲۱: اگر کسی ایسے گاؤں میں مقتول پایا جائے جو ذمی کفار اور مسلمانوں کی ملکیت ہے تو قسامت اور دیت دونوں فریقوں پر ہے۔ مسلمانوں پر دیت کا جتنا حصہ لازم ہوگا وہ ان کے عاقلہ ادا کریں گے اور کفار پر جتنا حصہ لازم ہوگا، اگر ان کے عاقلہ ہوں تو ان کے عاقلہ ادا کریں گے۔ ورنہ ان کے مال سے وصول کیا جائے گا۔ (عالمگیری از مبسوط ص۸۰ ج۶)

مسئلہ۲۲: اگر دو محلوں یا دو گاؤں کے درمیان مقتول پایا جائے اور یہاں سے دونوں جگہ آواز پہنچتی ہو تو جس آبادی کا فاصلہ کم ہوگا اس آبادی کے لوگوں پر قسامت و دیت ہے اور اگر کسی جگہ آواز نہیں پہنچتی ہے تو کسی پر کچھ نہیں ہے۔ (عالمگیری ص۸۰ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۱ ج۳، بحرالرائق ص۳۹۳ ج۸، مبسوط ص۱۱۱ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۸۹ ج۷)

مسئلہ۲۳: اگر دو بستیوں کے درمیان مقتول پایا جائے اور دونوں جگہوں کا فاصلہ وہاں سے برابر ہو اور دونوں جگہ آواز پہنچتی ہو تو دونوں بستیوں والوں پر دیت نصف نصف ہوگی، اگر چہ ان کے افراد کی تعداد مختلف ہو۔ (عالمگیری ص۸۰ ج۶)

مسئلہ۲۴: اگر کسی شخص کے گھر میں مقتول پایا جائے تو اس کے عاقلہ اس وقت دیت ادا کریں گے جب گواہوں سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ یہ گھر اس کی ملکیت ہے (عالمگیری ص۸۰ ج۶، تبیین الحقائق ص۱۷۴ ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۵ ج۵، بحر الرائق ص۳۹۶ ج۸)

مسئلہ۲۵: اگر کسی شخص کے گھر میں مقتول پایا جائے اور اس گھر میں مالک کے غلام یا آزاد ملازم رہتے ہوں تو قسامت و دیت گھر کے مالک پر ہوگی۔ ملازمین یا غلاموں پر نہیں۔ (عالمگیری ص۸۰ ج۶)

مسئلہ۲۶: ملک مشترک میں اگر قتیل پایا جائے تو سب مالکوں پر دیت برابر برابر لازم ہوگی جس کو ان کے عواقل ادا کریں گے اگرچہ ملک میں ان کے حصے کم وبیش ہوں۔ (عالمگیری ص۸۰ ج۶، قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۵۲ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۷۳ ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۵ ج۵، بحر الرائق ص۳۹۵ ج۸، مبسوط ص۱۱۳ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۳ ج۷)

مسئلہ۲۷: اگر کسی ایسے شخص کے گھر میں مقتول پایا جائے جس کی شہادت مقتول کے حق میں مقبول نہیں ہوتی ہے یا عورت اپنے شوہر کے گھر میں مقتول پائی جائے تو ان صورتوں میں بھی قسامت و دیت لازم ہوگی اور مالک مکان میراث سے محروم نہیں ہوگا۔ (عالمگیری از محیط سرخسی ص۸۱ ج۶، بحر الرائق ص۳۹۴ ج۸، درمختار و شامی ص۵۶۱ ج۵، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۳ ج۳، مبسوط ص۱۱۶ ج۲۶)

مسئلہ۲۸: اگر کسی ایسی عورت کے گھر میں مقتول پایا جائے جو ایسے شہر میں رہتی ہے کہ وہاں اس کا کوئی رشتہ دار نہیں رہتا، تو اس عورت سے پچاس مرتبہ قسم لی جائے گی اس کے بعد اس کے قریب ترین رشتہ داروں پر دیت لازم ہوگی۔ اگر اس کے رشتہ دار بھی اس شہر میں رہتے ہیں تو وہ بھی عورت کے ساتھ قسامت میں شریک ہوں گے۔ (عالمگیری از کفایہ ص۸۱ ج۶، درمختار و شامی ص۵۵۹ ج۵، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۲ ج۳ علی الہندیہ، مبسوط ص۱۲۰ ج۲۶)

مسئلہ۲۹: اگر کسی بچے یا پاگل کے گھر میں مقتول پایا جائے تو بچے اور پاگل سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ ان کے عاقلہ سے قسم بھی لی جائے گی اور دیت بھی لی جائے گی (عالمگیری از ذخیرہ ص۸۱ ج۶، درمختار و شامی ص۵۶۱ ج۵)

مسئلہ۳۰: اگر یتیموں کے گھر میں مقتول پایا جائے یا ان کے محلّہ میں پایا جائے تو ان یتیموں میں جو بالغ ہے اس سے قسم لی جائے گی اور دیت سب کے عاقلہ پر ہوگی۔ اور اگر ان میں سے کوئی بالغ نہیں ہے تو قسامت و دیت دونوں سب کے عاقلہ پر واجب ہیں۔ (عالمگیری از محیط سرخسی ص۸۱ ج۶، درمختار و شامی ص۵۶۱ ج۵، مبسوط ص۱۲۱ ج۲۶)

مسئلہ۳۱: اگر کسی ذمی کے گھر میں مقتول پایا جائے تو اس سے پچاس مرتبہ قسم لی جائے گی۔اس کے بعد اگر ان ذمیوں میں یہ رواج ہے کہ دیت ان کے عاقلہ ادا کرتے ہیں تو ان کے عاقلہ سے دیت وصول کی جائے گی ورنہ اس کے مال سے ادا کی جائے گی۔(عالمگیری از ذخیرہ ص۸۱ ج۶، درمختار وشامی ص۵۶۱ ج۵)

مسئلہ۳۲ (الف): اگر کسی قوم کی مملوکہ چھوٹی نہر میں مقتول پایا جائے تو اس نہر کے مالکوں پر قسامت اور ان کے عاقلہ پر دیت واجب ہے (عالمگیری از ذخیرہ ص۸۲ ج۶، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۳ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۷۴ ج۶، درمختار وشامی ص۵۵۷ ج۵، بحرالرائق ص۳۹۷ ج۸، مبسوط ص۱۱۸ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۰ ج۷)

مسئلہ۳۲ (ب): اگر کسی بڑی بہتی ہوئی نہر میں مقتول بہتا ہوا پایا جائے اور وہ نہر دارالاسلام سے نکلی ہے تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی اور اگر وہ نہر دارالحرب سے نکلی ہے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا۔اور اگر لاش نہر کے کنارے پر اٹکی ہوئی ہے اور اس کنارے کے اتنے قریب کوئی آبادی ہے جہاں تک اس جگہ کی آواز پہنچ سکتی ہے تو اس آبادی والوں پر دیت واجب ہوگی اور اگر وہاں تک آواز نہیں پہنچ سکتی تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔(عالمگیری از ذخیرہ ص۸۲ ج۶، تبیین الحقائق ص۱۷۴ ج۶، درمختار وشامی ص۵۵۷ ج۵، بحرالرائق ص۳۹۷ ج۸، مبسوط ص۱۱۸ ج۲۶)

مسئلہ۳۳: اگر کسی کشتی میں مقتول پایا جائے تو اس کشتی کے سواروں پر قسامت و دیت ہے جس میں ملاح مسافر اور اگر اس میں مالک بھی ہو تو وہ بھی داخل ہے اور چھکڑے کا حکم بھی یہی ہے۔(عالمگیری ص۸۲ ج۶، ہدایہ ص۶۲۴ ج۴، درمختار وردالمحتار ص۵۵۶ ج۵، تبیین الحقائق ص۱۷۴ ج۶، بحرالرائق ص۳۹۶ ج۸، مبسوط ص۱۱۷ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۱ ج۷)

مسئلہ۳۴: اگر کسی جانور کی پیٹھ پر مقتول پایا جائے اور اس جانور کا کوئی سائق یا قائد یا اس پر کوئی سوار ہے تو دیت اسی پر ہے، اور اگر سائق وقائد وراکب تینوں ہیں تو تینوں پر برابر برابر دیت واجب ہوگی۔اور اگر جانور اکیلا ہے تو قسامت و دیت اس محلّہ کے لوگوں پر ہے جہاں اس جانور پر مقتول پایا گیا ہے۔(عالمگیری ص۸۲ ج۶، تبیین الحقائق ص۱۷۲ ج۶، بحرالرائق ص۳۹۳ ج۸، درمختار وشامی ص۵۵۳ ج۵، ہدایہ ص۶۲۲ ج۴، مبسوط ص۱۱۷ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۲ ج۷)

مسئلہ۳۵: اگر دو آبادیوں کے درمیان کسی جانور پر مقتول پایا جائے اور جانور اکیلا ہو تو جس بستی تک آواز پہنچ سکتی ہو اس کے رہنے والوں پر اور اگر دونوں جگہ آواز پہنچتی ہو تو دونوں بستیوں میں قریب والی کے باشندوں پر قسامت و دیت واجب

ہوگی۔(عالمگیری ص۸۲ ج۶،تبیین الحقائق ص۱۷۲ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۳ ج۸،درمختار وشامی ص۵۵۳ ج۵)

مسئلہ۳۶: اگرکسی کی افتادہ زمین میں مقتول پایا جائے تو زمین کے مالک اوراس کے قبیلے والوں پرقسامت ودیت ہے اوراگروہ زمین کسی کی ملکیت نہیں ہے اوراس کے اتنے قریب کوئی آبادی ہے جس میں وہاں کی آوازسنی جاسکتی ہے تواس آبادی والوں پرقسامت ودیت واجب ہوگی اوراگراس کے قریب کوئی آبادی نہیں ہے یاآبادی اس قدر دور ہے کہ وہاں کی آوازاس آبادی تک نہیں پہنچتی ہے تواگراس زمین سے مسلمان کوئی فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً وہاں سے لکڑی یاگھاس کاٹتے ہیں۔یا وہاں جانورچراتے ہیں تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔اوراگروہ زمین انتفاع کے قابل ہی نہیں ہے تو مقتول کا خون رائیگاں جائے گا۔(عالمگیری ازمحیط سرخسی ص۸۲ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۳ ج۸،درمختار وشامی ص۵۵۴ ج۵)

مسئلہ۳۷: اگرکسی پل پرمقتول پایاجائے تواس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی اوراگرشہر کے اردگرد کی خندق میں مقتول پایاجائے تواس کاحکم شارع عام پرپائے جانے والے مقتول کا ساہے(عالمگیری ازمحیط سرخسی ص۸۲ ج۶)

مسئلہ۳۸: مسلمان لشکرکسی مباح زمین میں جوکسی شخص کی ملکیت نہ تھی پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ان میں سے کسی لشکری کے خیمے میں مقتول پایاجائے تواس خیمے والوں پردیت وقسامت ہے اوراگرخیمے کے باہرپایاجائے اورلشکریوں کے قبائل الگ الگ ٹھہرے ہوں توجس قبیلے میں پایاجائے گااس قبیلے پردیت وقسامت ہے اوراگردوقبیلوں کے درمیان پایاجائے تو قریب والے قبیلے پرقسامت ودیت ہے اوراگردونوں کافاصلہ برابرہوتودونوں پرقسامت ودیت ہے(عالمگیری ص۸۲ ج۶،تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۴ ج۸،درمختار وشامی ص۵۶۰ ج۵،مبسوط ص۱۱۹ ج۲۶)

مسئلہ۳۹: اگرلشکریوں کے قبیلے ملے جلے ٹھہرے ہوں اورمقتول کسی کے خیمے میں پایا گیاتوصرف اس خیمے والوں پرہی قسامت ودیت واجب ہوگی اوراگرخیمے سے باہرپایاجائے توسب لشکرپرقسامت ودیت واجب ہوگی(عالمگیری ازمحیط ص۸۲ ج۶،تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۴ ج۸،درمختار وشامی ص۵۶۱ ج۵)

مسئلہ۴۰: مسلمانوں کالشکرکسی کی مملوکہ زمین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا توہرصورت میں زمین کے مالک پرقسامت ودیت واجب ہے۔(عالمگیری ازمحیط ص۸۲ ج۶،تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶،بحرالرائق ص۳۹۴ ج۸،بدائع صنائع ص۲۹۲ ج۷،درمختار وشامی ص۵۶۱ ج۵)

مسئلہ۴۱: اگر مسلمان لشکر کا کافروں سے مقابلہ ہوا پھر وہاں کوئی مسلمان مقتول پایا گیا تو کسی پر قسامت و دیت نہیں اور اگر دو مسلمان گروہوں میں مقابلہ ہوا اور ان میں سے ایک گروہ باغی اور دوسرا حق پر تھا اور جو مقتول پایا گیا وہ اہل حق کی جماعت کا تھا تو کسی پر کچھ نہیں ہے (عالمگیری از محیط ص۸۲ ج۶)

مسئلہ۴۲: اگر کسی مقفل مکان میں مقتول پایا جائے تو گھر کے مالک پر قسامت و دیت ہے (عالمگیری از محیط ص۸۳ ج۶، شامی ص۵۵۵ ج۵، بحرالرائق ص۳۹۵ ج۸)

مسئلہ۴۳: اگر کوئی شخص اپنے باپ یا ماں کے گھر میں مقتول پایا جائے یا بیوی شوہر کے گھر میں مقتول پائی جائے تو اس میں قسامت ہے اور دیت عاقلہ پر ہے۔ مگر مالک مکان میراث سے محروم نہیں ہوگا۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۳ ج۳)

مسئلہ۴۴: اگر کسی ایسے ویران محلے میں جس میں کوئی شخص نہیں رہتا ہے مقتول پایا جائے تو اس کے اتنے قریب کی آبادی پر قسامت و دیت واجب ہے۔ جہاں تک وہاں کی آواز پہنچتی ہے۔ (بحرالرائق ص۳۹۴ ج۸)

مسئلہ۴۵: اگر کسی جگہ دو گروہوں میں عصبیت کی وجہ سے تلوار چلی پھر ان لوگوں کے متفرق ہو جانے کے بعد وہاں کوئی مقتول پایا گیا تو اہل محلّہ پر قسامت و دیت ہے۔ مگر جب ولی مقتول ان متحاربین پر یا ان میں سے کسی معین شخص پر قتل کا دعوی کرے تو اہل محلّہ بری ہو جائیں گے اور متحاربین کے خلاف غیر اہل محلّہ میں سے دو گواہ اگر اس بات کی گواہی دیں کہ مدعٰی علیہم نے قتل کیا ہے تو قصاص یا دیت واجب ہوگی ورنہ وہ بھی بری ہو جائیں گے۔ (درمختار و شامی ص۵۵۸ ج۵، بحرالرائق ص۳۹۷ ج۸)

مسئلہ۴۶: اگر کسی کا جانور کسی جگہ مردہ پایا جائے تو اس میں کچھ نہیں ہے (قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۳ ج۳، درمختار ص۵۶۱ ج۵، فتح القدیر ص۳۸۴ ج۸، مبسوط ص۱۱۶ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۸۸ ج۷)

مسئلہ۴۷: اگر جیل خانے میں کوئی مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی (ہدایہ ص۶۲۵ ج۴، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۵۲ ج۳، تبیین الحقائق ص۱۷۴ ج۶، بحرالرائق ص۳۹۷ ج۸، مبسوط ص۱۱۲ ج۲۶، بدائع صنائع ص۲۹۰ ج۷)

متفرقات

مسئلہ۱: اگر کسی شخص کو عمداً زخمی کیا گیا۔ اس نے دو آدمیوں کو گواہ بنا کر یہ کہا کہ فلاں شخص نے مجھے زخمی نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد وہ مر گیا تو اس میں اگر قاضی اور عام لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ اسی شخص نے زخمی کیا ہے تو ان گواہوں کی

شہادت مقبول نہیں ہے اور اگر کسی کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس شخص نے زخمی کیا ہے تو یہ شہادت صحیح ہے اور اگر اولیائے مقتول گواہوں سے اسی شخص کے زخمی کرنے کا ثبوت فراہم کردیں تو یہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ (عالمگیری ص ۸۷ ج ٦)

مسئلہ ۲: اگر کسی زخمی نے یہ اقرار کیا کہ فلاں شخص نے مجھے زخمی کیا ہے پھر وہ مرگیا اور اولیاء نے گواہوں سے کسی دوسرے کو زخمی کرنے والا ثابت کیا تو یہ گواہی مقبول نہیں ہوگی۔ (عالمگیری ص ۸۷ ج ٦)

مسئلہ ۳: اگر کسی زخمی نے یہ اقرار کیا کہ فلاں شخص نے مجھے زخمی کیا ہے پھر مرگیا پھر مقتول کے ایک لڑکے نے اس بات پر گواہ پیش کئے کہ مقتول کے دوسرے لڑکے نے اس کو خطاء زخمی کیا تھا تو یہ شہادت مقبول ہوگی۔ (عالمگیری ص ۸۷ ج ٦)

مسئلہ ۴: اگر کوئی سوار کسی راہ گیر سے پیچھے کی طرف آکر ٹکرا اور سوار مرگیا تو راہ گیر پر اس کا ضمان نہیں ہے اور راہ گیر مرگیا تو سوار پر اس کا ضمان ہے کشتیوں کی ٹکر کی صورت میں بھی یہی حکم ہے (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳، عالمگیری ص ۸۸ ج ٦)

مسئلہ ۵: اگر دو جانور آپس میں ٹکرا گئے اور ایک مرگیا اور دونوں کے ساتھ ان کے سائق تھے تو دوسرے پر ضمان واجب ہے۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳)

مسئلہ ٦: اگر دو ایسے سوار آپس میں ٹکرا گئے کہ ایک ٹھہرا ہوا تھا اور دوسرا چل رہا تھا اور اسی طرح دو آدمی آپس میں ٹکرا گئے کہ ایک چل رہا تھا اور دوسرا کھڑا ہوا تھا اور ٹھہرے ہوئے کو کچھ صدمہ پہنچا تو اس کا تاوان چلنے والے پر واجب ہوگا۔ (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳، عالمگیری ص ۸۸ ج ٦)

مسئلہ ۷: کوئی شخص راستے میں سو رہا تھا کہ ایک راہ گیر نے اس کو کچل دیا اور دونوں کی ایک ایک انگلی ٹوٹ گئی تو چلنے والے پر تاوان ہے سونے والے پر کچھ نہیں ہے اور اگر ان میں سے کوئی مرجائے درآں حالیکہ ایک دوسرے کے وارث ہوں تو سونے والا چلنے والے کا ترکہ پائے مگر چلنے والا سونے والے کا ترکہ نہیں پائے گا۔ (قاضی خاں علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳)

مسئلہ ۸: دو شخص کسی درخت کو کھینچ رہے تھے کہ وہ ان پر گر پڑا جس سے وہ دونوں مرگئے ہر ایک کے عاقلہ پر دوسرے کی نصف دیت ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک مرگیا تو دوسرے کے عاقلہ پر نصف دیت ہے (قاضی خان علی الہندیہ ص ۴۴۴ ج ۳، عالمگیری ص ۹۰ ج ٦)

مسئلہ۹: اگرکسی نے کسی کا ہاتھ پکڑااوراس نے اپنا ہاتھ کھینچا اور ہاتھ کھینچنے والا گر کر مر گیا تو اگر پکڑنے والا نے مصافحہ کرنے کے لئے پکڑا تھا تو کوئی ضمان نہیں ہے اور اگر اس کے موڑنے اور ایذا دینے کے لئے پکڑا تھا تو پکڑنے والا اس کی دیت کا ضامن ہے اور اگر پکڑنے والے کا ہاتھ ٹوٹ گیا تو ہاتھ کھینچنے والا ضامن نہیں ہے(عالمگیری ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۰: ایک شخص نے دوسرے کو پکڑا اور تیسرے شخص نے پکڑے ہوئے آدمی کو قتل کر دیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کی سزا دی جائے گی(عالمگیری ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۱: کسی نے دوسرے کو پکڑا اور تیسرے نے آکر پکڑے ہوئے کا مال چھین لیا تو چھیننے والا ضامن ہے پکڑنے والا ضامن نہیں ہے۔(عالمگیری ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۲: کوئی شخص کسی کے کپڑے پر بیٹھ گیا۔ کپڑے والے کو علم نہ تھا وہ کھڑا ہو گیا جس کی وجہ سے کپڑا پھٹ گیا تو بیٹھنے والا کپڑے کی نصف قیمت کا ضامن ہوگا۔(عالمگیری ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۳: اگرکسی نے اپنے گھر میں لوگوں کو دعوت دی اور ان لوگوں کے چلنے یا بیٹھنے سے فرش یا تکیہ پھٹ گیا تو یہ ضامن نہیں ہیں۔ اور اگر کسی برتن کو ان میں سے کسی نے کچل دیا یا ایسے کپڑے کو جو بچھایا نہیں جاتا ہے کچل کر خراب کر دیا تو ضامن ہوں گے اور اگر ان کے ہاتھ سے گر کر کوئی برتن ٹوٹ گیا تو ضامن نہیں ہیں اور اگر ان مہمانوں میں سے کسی کی تلوار لٹکی ہوئی تھی اور اس سے فرش پھٹ گیا تو ضامن نہیں ہے(عالمگیری از محیط ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۴: اگر صاحب خانہ نے مہمانوں کو بستر پر بیٹھنے کی اجازت دی اور وہ بیٹھ گئے بستر کے نیچے صاحب خانہ کا چھوٹا بچہ لیٹا ہوا تھا ان کے بیٹھنے سے وہ کچل کر مر گیا تو مہمان اس کی دیت کا ضامن ہے۔ اسی طرح اگر بستر کے نیچے شیشے وغیرہ کے برتن تھے، وہ ٹوٹ گئے تو مہمان کو تاوان دینا ہوگا۔(عالمگیری از ذخیرہ ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۵: اگرکسی نے کسی سوئے ہوئے آدمی کی فصد کھول دی جس سے اتنا خون بہا کہ سونے والا مر گیا تو فصد کھولنے والے پر قصاص واجب ہے۔(عالمگیری از قنیہ ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۶: اگرکسی نے یہ کہا کہ میں نے فلاں شخص کو قتل کیا ہے لیکن عمداً یا خطاء کچھ نہیں کہا تو اس کے اپنے مال سے دیت ادا کی جائے گی۔(عالمگیری از منتقی و ذخیرہ ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۷: اگرکسی نے کسی کو ہاتھ یا پیر سے مارا اور وہ مر گیا تو یہ شبہ عمد کہلائے گا اور اگر تنبیہ کے لئے کسی ایسی چیز سے مارا تھا جس سے مرنے کا اندیشہ نہیں تھا مگر مر گیا تو قتل خطا کہلائے گا اور اگر مارنے میں مبالغہ کیا تھا تو یہ بھی شبہ عمد کہلائے گا(عالمگیری از محیط ص۸۸ ج۶)

مسئلہ۱۸: اگرکسی نے کسی کوتلوار مارنے کاارادہ کیاجس کومارنا چاہتا تھااس نے تلوار ہاتھ سے پکڑ لی۔تلوار والے نے تلوار کھینچی جس سے پکڑنے والے کی انگلیاں کٹ گئیں،تواگر جوڑ سے کٹ گئی ہیں تو قصاص لیا جائے گا۔اگر جوڑ کے علاوہ کسی جگہ سے کٹی ہیں تو دیت لازم ہوگی (عالمگیری از ذخیرہ ص۸۹ج۶)

مسئلہ۱۹: اگرکسی کے دانت میں درد ہواور وہ دانت معین کر کے ڈاکٹر سے کہے کہ اس دانت کواکھیڑ دواور ڈاکٹر دوسرا دانت اکھیڑ دے پھر دونوں میں اختلاف ہو جائے تو مریض کا قول حلف کے ساتھ معتبر ہوگا اور ڈاکٹر کے مال میں دیت لازم ہوگی (عالمگیری از قنیہ ص۸۹ج۶)

مسئلہ۲۰: اگر دوآدمی کسی تیسرے کا دانت خطاءً توڑ دیں تو دونوں کے مال سے دیت ادا کی جائے گی۔(عالمگیری از قنیہ ص۸۹ ج۶)

مسئلہ۲۱: اگرکسی نے حسب معمول اپنے گھر میں آگ جلائی۔اتفاقاً اس سے اس کا اور اس کے پڑوسی کا گھر جل گیا تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔(عالمگیری ازفصول عمادیہ ص۸۹ج۶)

مسئلہ۲۲: اگرکسی نے اپنے گھر کے تنور میں گنجائش سے زیادہ لکڑیاں جلائیں جس سے اس کا اور اس کے پڑوسی کا گھر جل گیا تو یہ ضامن ہوگا۔(عالمگیری از محیط ص۸۹ج۶)

مسئلہ۲۳: اگرکسی نے اپنے لڑکے کو اپنی زمین میں آگ جلانے کا حکم دیا،لڑکے نے آگ جلائی جس سے چنگاریاں اڑ کر پڑوسی کی زمین میں گئیں جن سے اس کا کوئی نقصان ہوگیا تو باپ ضامن ہوگا۔(عالمگیری از قنیہ ص۸۹ج۶)

مسئلہ۲۴: اگرکسی سمجھدار بچے نے کسی کی بکری پر کتا دوڑایا جس سے بکری بھاگ گئی اور غائب ہوگئی تو یہ بچہ ضامن نہیں ہوگا۔ (عالمگیری از قنیہ ص۹۰ج۶)

مسئلہ۲۵: کسی نے اپنے جانور کو دیکھا کہ دوسرے کا غلہ کھا رہا تھا اور اس کو غلہ کھانے سے نہیں روکا تو نقصان کا ضامن ہوگا (عالمگیری ص۹۰ج۶)

مسئلہ۲۶: کسی کا جانور دوسرے کے کھیت میں گھس کر نقصان کر رہا ہو تو اگر جانور کے مالک کے کھیت میں جانور کو نکالنے کے لئے گھسنے سے بھی نقصان ہوتا ہے مگر جانور کو نہ نکالا جائے تو زیادہ نقصان کا خطرہ ہے تو گھس کر جانور کو نکالنا واجب ہے اور اس کے کھیت میں گھسنے سے جو نقصان ہوگا اس کا ضامن بھی یہی ہوگا اور اگر جانور کسی دوسرے کا ہو تو اس کا نکالنا واجب نہیں ہے۔پھر بھی اگر نکال رہا تھا کہ جانور ہلاک ہوگیا تو جانور کی قیمت کا یہ ضامن نہیں ہوگا۔(عالمگیری ص۹۰ج۶)

مسئلہ۲۷: اگرکسی کے خصیتین پر کسی نے چوٹ ماری جس سے ایک یا دونوں خصیتین زخمی ہوگئے تو حکومت عدل ہے۔ (عالمگیری ازقنیہ ص۹۰ ج۶)

مسئلہ۲۸: اگرکسی نے کسی کا مویشی خانہ غصب کر کے اس میں اپنے جانور باندھے پھراس کے مالک نے جانوروں کونکال دیا تو اگرکوئی جانورگم ہوگیا تو مویشی خانے کا مالک ضامن ہوگا (عالمگیری از جامع اصغرص۹۰ ج۶)

مسئلہ۲۹: اگرکسی نے جانور کا ہاتھ یا پیرکاٹ کراسے ہلاک کر دیا یا ذبح کر دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ چاہے تو یہ ہلاک شدہ جانور ہلاک کرنے والے کو دے دے اوراس سے قیمت وصول کر لے یا اس جانور کو اپنے پاس رکھ لے اور ضمان وصول کرے (عالمگیری ص۹۰ ج۶)

عاقلہ کا بیان

مسئلہ۱: عاقلہ وہ لوگ کہلاتے ہیں جوقتل خطاء یا شبہ عمد میں ایسے قاتل کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں جوان کے متعلقین میں سے ہیں اور یہ دیت اصالتہً واجب ہوئی ہواور اگر وہ دیت اصالتہً واجب نہ ہوئی ہومثلاً قتل عمد میں قاتل نے اولیائے مقتول سے مال پرصلح کر لی ہوتو قاتل کے مال سے ادا کی جائے گی اور اگر باپ نے اپنے بیٹے کو عمداً قتل کر دیا ہو تو گو اصالتہً قصاص واجب ہونا چاہئے تھا مگر شبہ کی وجہ سے قصاص کے بجائے دیت واجب ہوگی جو باپ کے مال سے ادا کی جائے گی۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں عاقلہ پر دیت واجب نہ ہوگی۔ (درمختار وشامی ص۵۶۱ ج ۵، عالمگیری ص۸۳ ج۶، بحرالرائق ص۳۹۹ ج۸، فتح القدیر ص۴۰۲ ج۸، تبیین الحقائق ص۱۷۶ ج۶، بدائع صنائع ص۲۵۶ ج۷، قاضی خان علی الہندیہ ص۴۴۸ ج۳)

مسئلہ۲: حکومت کے مختلف محکموں کے ملازمین اور ایسی جماعتیں جن کو حکومت بیت المال سے سالانہ یا ماہانہ وظیفہ دیتی ہے یا ہم پیشہ جماعتیں ایک شہر یا ایک قصبہ یا ایک گاؤں یا ایک محلے کے لوگ یا ایک بازار کے تاجر جن میں یہ معاہدہ یا رواج ہو کہ اگران کے کسی فرد پر کوئی افتاد پڑے تو سب مل کراس کی اعانت ومدد کرتے ہیں تو وہی فریق اس قاتل کا عاقلہ ہوگا جس کا یہ فرد ہے اور اگران میں اس قسم کا رواج نہیں ہے تو قاتل کے آبائی رشتہ دار اس کے عاقلہ کہلائیں گے جن میں الاقرب فالاقرب کا اصول جاری ہوگا اور دیت کی ادائیگی میں قاتل بھی عاقلہ کے ساتھ شریک ہوگا لیکن اس زمانہ میں چونکہ اس قسم کا رواج نہیں ہے اور بیت المال کا نظام بھی نہیں ہے لہذا آج کل عاقلہ صرف قاتل کے آبائی رشتہ دار ہوں گے اور اگرکسی شخص کے آبائی رشتہ دار بھی نہ ہوں تو قاتل کے مال سے تین سال میں دیت ادا کی جائے گی (درمختار وشامی ص۵۶۶ ج۵، عالمگیری ص۸۳ ج۶، بحرالرائق ص۴۰۰ ج۸، فتح القدیر ص۴۰۵ ج

۸،تبیین الحقائق ص۱۷۸ج۶، بدائع صنائع ص۵۵۶ج۷،قاضی خاں علی الہندیہ ص۴۴۸ج۳)

فائدہ:۔ آج کل کارخانوں اور مختلف اداروں میں ملازمین اور مزدوروں کی یونینیں بنی ہوئی ہیں جن کے مقاصد میں بھی یہ شامل ہے کہ کسی ممبر پر کوئی افتاد پڑے تو یونین اس کی مدد کرتی ہے لہذا کسی یونین کے ممبر کے عاقلہ کے قائم مقام اسی یونین کو مانا جائے گا جس کا یہ ممبر ہے۔

والحمد لله على الائه والصلوة والسلام على افضل انبيائه و على اله وصحبه و اولیائه

وعلینا معهم يا ارحم الراحمين و اخردعوانا ان الحمد لله رب العالمين